Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 13/14

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

29 صفر 7 ربیع الاول 1427 ہجری 30 امان 6 شہادت 1385 ہش 30 مارچ 6 اپریل 2006

اخبار احمدیہ

قادیان یکم اپریل (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو انفاق فی سبیل اللہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بصیرت افروز نصائح فرمائیں۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔

بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں۔ اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بارو بر نہ رہی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اظہار سچائی کیلئے ایک مجدد اعظم تھے جو گم گشتہ سچائی کو دوبارہ دنیا میں لائے اس فخر میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بھی نبی شریک نہیں کہ آپؐ نے تمام دنیا کو ایک تاریکی میں پایا۔ اور پھر آپؐ کے ظہور سے وہ تاریکی نور سے بدل گئی۔ جس قوم میں آپؐ ظاہر ہوئے آپؐ فوت نہ ہوئے جب تک کہ اس تمام قوم نے شرک کا چولہ اتار کر توحید کا جامہ نہ پہن لیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ وہ لوگ اعلیٰ مراتب ایمان کو پہنچ گئے اور وہ کام صدق اور وفا اور یقین کے ان سے ظاہر ہوئے کہ جس کی نظیر دنیا کے کسی حصہ میں پائی نہیں جاتی یہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے کہ آپؐ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا۔ اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا۔ اور پھر آپؐ نے ایسے وقت میں دنیا سے انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہِ راست اختیار کر چکے تھے۔ اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپؐ ہی سے مخصوص تھی کہ آپؐ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھلائے۔ یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے باخدا انسان بنایا۔ اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی۔ اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح کئے گئے۔ اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر ایک مصیبت میں آگے قدم بڑھایا پس بلاشبہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے۔ بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں۔ اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بارو بر نہ رہی۔ اور ختم نبوت آپؐ پر نہ صرف زمانہ کے تاخر کی وجہ سے ہوا۔ بلکہ اس وجہ سے بھی کہ تمام کمالات نبوت آپ پر ختم ہو گئے۔ اور چونکہ آپ صفات الٰہیہ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کی شریعت صفاتِ جلالیہ و جمالیہ دونوں کی حامل تھی۔ اور آپؐ کے دو نام محمد اور احمد صلی اللہ علیہ وسلم اسی غرض سے ہیں۔ اور آپ کی نبوت عامہ میں کوئی حصہ بخل کا نہیں۔ بلکہ وہ ابتداء سے تمام دنیا کیلئے ہے۔ اور ایک اور دلیل آپؐ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لیکر اخیر تک دنیا کی عمر

باقی صفحہ نمبر (27) پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مالی قربانیوں کا جہاد بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے

جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہے گا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 مارچ 2006 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی:

"وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین" کی تلاوت فرمائی

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں (اپنے تئیں) ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان کرو اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

حضور پُرنور نے مالی قربانیوں کی اہمیت و افادیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم میں مالی قربانی کرنے والوں کو بیشمار خوشخبریاں دی گئی ہیں کہ اس دنیا میں بھی ان کیلئے اجر ہوگا اور اُس دنیا میں بھی اللہ کی رضا کے وارث ہوں گے۔

فرمایا: ہماری جماعت کا جو مالی سال ہے چونکہ اس

باقی صفحہ نمبر (27) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلیشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

اسلام دشمنی کی انتہا

---(۴)---

گزشتہ گفتگو میں ہم ذکر کر رہے تھے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں صرف اور صرف بانیٔ اسلام حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایسے نبی گزرے ہیں جنہوں نے تمام دنیا کے مذاہب، ان کے نبیوں، مقدس کتابوں اور عبادت گاہوں کی عزت واحترام کا درس دیا ہے۔ ساتھ ہی اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے تمام دنیا کے انسانوں کیلئے چاہے وہ کسی بھی مذہب قوم نسل اور رنگ کے ہوں مساوی حقوق تسلیم فرمائے ہیں۔ تیسرے نمبر پر ہم نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ اسلام کو ہی یہ فخر حاصل ہے کہ دشمنوں سے بھی عدل وانصاف کے سلوک کی تلقین کرتا ہے۔ اور جنگ کے دنوں میں بھی دشمنوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ سب ہوتے ہوئے بھی یورپ کے بعض سکالروں اور صحافیوں کا آنحضرت ﷺ کو نشانۂ استہزا بنانا اور بغیر کسی تحقیق کے اسلام کی تعلیم پر اعتراضات کرنا نہ صرف عدل و انصاف کا خون کرنا ہے بلکہ ان کی طرف سے آنحضرت ﷺ جیسے عظیم محسنِ انسانیت کی احسان فراموشی بھی ہے۔

یہ بات درست ہے کہ یورپ کے اکثر معترضین نے قرآن مجید کی تعلیم کا گہری نظر سے مطالعہ نہیں کیا اور وہ دیکھا دیکھی اور ایک دوسرے سے سن کر بالکل اسی طرح اسلام کی مقدس تعلیم پر اعتراضات داغ رہے ہیں جیسے آج بہت سے غیر احمدی ملاں جنہوں نے احمدیت کی تعلیم کو تو خود پڑھا نہیں ہے۔ صرف ایک دوسرے سے سن کر ہی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو نشانہ تضحیک واستہزا بنا کر اس محسن پر باطل اعتراضات کے وار کر کے ایک طرف عدل وانصاف کا خون کرتے ہیں تو دوسری طرف اسلام کے ایک عظیم پہلوان پر جو کہ دن رات دشمنانِ اسلام کے ساتھ دلائل و براہین کے میدان میں برسرپیکار رہا احسان فراموشی کرتے ہیں۔

اس موقع پر ہم یہ بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام پر بے بنیاد اعتراضات کروانے میں خود مسلم ملاؤں کا بھی ہاتھ ہے کہ انہوں نے تعلیم اسلام کے خلاف مقدس مذہب اسلام میں ایسے ایسے عقیدے ایجاد کر رکھے ہیں جن کو اسلام میں دُور دُور تک دخل نہیں ہے انہوں نے ہی خلاف تعلیم قرآن اپنے زمینی جھگڑوں آپسی اختلافات اور جھوٹی اناؤں کو جہاد کا نام دے رکھا ہے جس کی وجہ سے غیروں کو اسلام کی پاک تعلیم پر اعتراض کرنے کا موقع مل گیا ہے۔ اور ان کے ناعاقبت اندیشوں نے اس مقدس وجود کے کارٹون تک بنانے کی جرأت کر ڈالی۔ کاش یہ مُلاں لوگ سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی بات مان کر جہاد کے اس غلط عقیدہ سے باز آجاتے اور بجائے آپ پر اعتراضات کرنے کے اور غلط طور پر آپکو انگریزوں کا طرفدار کہنے کے اس جہاد میں آپ کا ساتھ دیتے جس میں عرصہ سو سال سے جماعت احمدیہ مصروف ہے تو آج غیروں کو آنحضرت ﷺ پر اعتراضات کرنے کا موقع نہ ملتا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جب سے کہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت ومہدویت فرمایا ہے اور قرآن وحدیث کی روشنی میں اس زمانہ میں تلوار کے جہاد کے التوا کا اعلان فرمایا ہے اس عرصہ میں کوئی بھی مسلمان تنظیم یا مسلم ملک جو جہاد کا نام لیکر میدان جنگ میں اُترا ہو ایک مرتبہ بھی کامیاب نہیں ہوا۔ اگر اس عرصہ سو سال میں کسی ایک کو بھی کامیابی نصیب ہوئی ہو تو ہم مخالفین احمدیت کو چیلنج دیتے ہیں کہ اس کی مثال پیش کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ آپ کی طرف سے جہاد کے التواء کے حکم کے بعد جو شخص بھی کافروں سے لڑنے کو جائے گا وہ ان سے سخت ہزیمت اُٹھائے گا چنانچہ عرصہ سو سال سے ہم یہی نظارہ دیکھتے چلے آرہے ہیں۔

ایک طرف تو مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف جہاد کے میدان میں سخت ناکام و نامراد ہو رہے ہیں اور اس ناکامی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نشانہ اعتراض بنوا رہے ہیں تو دوسری طرف انہوں نے قتل مرتد کا خلاف اسلام عقیدہ بنا کر اسلام کو مزید اعتراضات کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ اسلام ہی تو وہ پہلا اور آخری مذہب ہے جو مذہب کے معاملہ میں مکمل آزادی کو تسلیم کرتا ہے جو آزادی ضمیر کا سب سے بڑا علمبردار ہے لیکن ان لوگوں نے خلافِ تعلیمِ قرآن یہ عقیدہ بھی بنا رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام چھوڑ کر کوئی دوسرا مذہب اختیار کرے تو اس کو اسلامی حکومت میں نعوذ باللہ تعلیم قرآن کے مطابق قتل کیا جاتا ہے اس غلط عقیدہ کی وجہ سے مسلمانوں کو دوہرا نقصان ہوا ہے ایک طرف تو غیروں کو اسلام پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس ذات پر اعتراض کرنے کا موقع ملا ہے اور دوسری طرف ان لوگوں نے قتل مرتد کے اس عقیدہ سے غیروں کو تو آج تک قتل نہیں کیا بلکہ اس باطل عقیدہ کی وجہ سے آپس میں مسلمانوں نے مسلمانوں کے گلے ضرور کاٹے ہیں۔ کیونکہ ہر مسلمان فرقہ دوسرے فرقہ کو نہ صرف کافر بلکہ مرتد کہہ کر واجب القتل قرار دیتا ہے اور ان فتوؤں کے نتیجہ میں پاکستان افغانستان عراق اور بنگلہ دیش جیسے اسلامی ملکوں میں اب تک سینکڑوں مسلمان مرتد قرار دیکر مسلمانوں کے ہاتھوں ہی موت کے گھاٹ اُتارے جا چکے ہیں آئے دن مساجد اور امام بارگاہیں خون سے لت پت ہو رہی ہیں اور یہ بھی عجیب بدقسمتی ہے کہ جہاں قتل مرتد کے فتوؤں کی تلواریں بھی مسلمانوں کی آپس میں چل رہی ہیں وہیں جہاد کے فتوؤں کی تلواریں انہوں نے غیروں کی نسبت آپس میں ہی زیادہ چلائی ہیں۔ حال ہی میں توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت پر بھی یہ مسلم ممالک غیروں کا تو کچھ بھی نقصان نہیں کر سکے البتہ اپنے ہی ممالک کی اربوں کی جائیدادیں انہوں نے جلا کر راکھ کر ڈالیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم ہفت روزہ لاہور میں شائع شدہ ایک پاکستانی شہری کا ایک مکتوب ذیل میں درج کرتے ہیں جو اسی حقیقت پر روشنی ڈالتا ہے اخبار رقمطراز ہے۔

”ستمبر 2005ء میں شائع ہونے والے توہین آمیز خاکوں کے خلاف پاکستان میں فروری 2006ء میں ایک لہر سی ملک بھر میں اُٹھی ہوئی ہے مذہبی تنظیموں کے اس طرح احتجاج کے انداز سے لاہور پشاور میں اربوں روپے مالیت کا نقصان ہوا معصوم لوگ جوش میں اپنی جان تک گنوا گئے اور اپنے پچھلوں کو غم میں مبتلا کر گئے اس طریق احتجاج کا سیاہ پہلو یہ بھی ہے کہ احتجاج کرنے والوں نے بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کی نافرمانی بھی کر دکھائی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک جو آپ نے خطبہ حجۃ الوداع میں فرمایا تھا کہ......

آج کے دن مسلمان پر مسلمان کا مال اور خون حرام ہے۔

دوسری نافرمانی یہ کہ محرم کے مہینے میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ یہ بات کسی طرح بھی جائز نہیں۔

تیسری نافرمانی یہ کہ مسلمانوں کے کئی فرقے پتلے بنانے کے خلاف فتویٰ دے چکے ہیں اور اس احتجاج میں مسلمانوں نے پتلے بنائے اور جلائے۔

جبکہ قرآن مجید کی سورہ الانعام کی آیت 109 میں ارشاد خداوندی کا مفہوم کچھ یوں ہے کہ تم اُن جھوٹے معبودوں کو بُرا بھلا مت کہو ورنہ وہ تمہارے سچے خدا کو برا کہیں گے۔

لاہور شہر میں ایک نجی تعلیمی ادارے کو اس لئے نقصان پہنچایا گیا کہ اس اسکول کے نام کا آغاز امریکن لفظ تھا۔

اس حملے کے وقت کو ذہن میں لایا جائے اور اسکول میں پڑھنے والے بچوں کی اس دن کی کیفیت اور والدین کی پریشانی کا اندازہ کیجئے۔

جبکہ حکم یہ ہے کہ مسلمان کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔

احتجاج کثرت سے توبہ اور استغفار درود وسلام پڑھنے اور خدا کی طرف زیادہ جھکنے سے بھی ہو سکتا ہے۔ وہی تو ہے جو اس نظام ہستی کو چلا رہا ہے فقط (نسرین فاطمہ لاہور۔ منقول از ہفت روزہ لاہور ۱۱ مارچ ۲۰۰۶)

کاش یہ لوگ مامور زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بات کو مان لیتے تو آپسی فرقہ بندی، منافرت اور قتل وغارت سے بچ جاتے اور مسلمانوں کے گھر امن وسکون کا گہوارہ ہوتے غیروں کو بھی اسلام پر اعتراضات کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نشانۂ استہزاء بنانے کا موقع نہ ملتا۔ اب حالت یہ ہے کہ جہاد سے متاثرہ تمام ریجن میں مسلمانوں کے گھروں میں جہاد کے نام پر بیواؤں اور یتیموں کی بھرمار ہے جن کا کوئی پُرسانِ حال نہیں ہے گھروں کا امن وچین وسکون چھینا جا چکا ہے اور وہ آپس میں ہی ایک دوسرے کی طرف خوفزدہ نظروں سے دیکھتے رہتے ہیں مسلمان مسلمان سے ہی عدم اعتماد کا شکار ہو کر غیروں کی طرف مدد کے لئے ہاتھ بڑھائے ہوئے ہے اگر سعودی عرب کو عراق ایران یا بعض دوسرے ممالک سے خطرہ نہ ہوتا تو وہ کیوں امریکہ کو اپنے مسلمان بھائیوں کے خلاف معاون و مددگار بناتا اگرچہ یہ بات بھی درست ہے کہ سعودی عرب وہ پہلا ملک ہے جس نے اس بے اطمینانی اور عدم اعتماد کی کیفیت کو تمام ممالک میں قائم کر رکھا ہے نتیجہ اس کا یہ ہے کہ مسلم ممالک باوجود عرب لیگ یا OIC جیسی تنظیموں کے ہونے کے ایک دوسرے پر یقین اور اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے کوئی ایسا مشترکہ فیصلہ نہیں کر سکتے جو غیر ممالک پر تو درکنار کسی مسلم ملک پر بھی اثر انداز ہو سکے اور اس بات کو غیر لوگ اچھی طرح سمجھتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ کس طرح مسلمانوں کی طاقت کو منتشر کیا جا سکتا ہے اور کس طرح اس منتشر طاقت سے پھر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے

کاش مسلمان خدا کے مامور کی بات کو مانتے آپسی فرقہ بندیاں چھوڑ کر غیروں کے ساتھ بھی اچھے برتاؤ سے پیش آتے اور مسلم ممالک بجائے جنگ وجہاد کے نعرے لگانے کے مامور وقت کی بات مان کر غیر مسلم ممالک میں اپنی عظیم طاقت کے ساتھ اور سینکڑوں مبلغین اسلام کے ساتھ تبلیغ اسلام کا جہاد کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنہری تعلیمات ان کے سامنے پیش کرتے ان کے دلوں کو جیتتے تو آج امریکہ اور یورپ کے ممالک کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ امریکہ اور یورپ کے لوگوں کا مسلم ممالک سے کچھ اور تعلق ہوتا لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ خوش قسمتی ان لوگوں کو اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ مامور زمانہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ مان لیں۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مارچ 2006ء میں فرمایا ہے:

”مسلم ممالک کے لیڈروں اور عوام کو تقویٰ سے کام لینا چاہئے لیکن انہیں یہ تقویٰ اس وقت تک حاصل ہو نہیں سکتا جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو مان کر ایک نہیں ہو جاتے تقویٰ کی راہ جو گم ہو گئی ہے اس کا حصول اب خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے مامور کو مان کر ہی ممکن ہے۔ فرمایا۔ احمدی کی ذمہ داری صرف اتنی نہیں کہ ان کو سیاسی اعتبار سے سمجھائیں بلکہ ساتھ ہی ایک مہم کے ساتھ ان لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش بھی کی جائے کہ اس زمانے کے امام کو مانے بغیر نہ تو تم میں تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے اور نہ طاقت مل سکتی ہے یہ فرقہ بندیاں زمانے کے امام کو نہ ماننے کا ہی نتیجہ ہیں پس اس لحاظ سے مسلمانوں کو سمجھانے اور تبلیغ کرنے کی ضرورت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ تمام دنیا کیلئے آئے تھے اس لئے ہمیں غیر مسلموں کیلئے بھی دُعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی ہدایت دے ان مغربی ممالک کو بتائیں کہ جس راستے کی طرف تم کو تمہاری حکومتیں لے جا رہی ہیں یہ تباہی کے راستے ہیں ایسا نہ ہو کہ دنیا ایک اور عالمی جنگ میں مبتلا ہو جائے پس بہت دعائیں کرنی چاہئیں اللہ کرے کہ مسلمان اور دیگر اقوام اس حقیقت کو سمجھنے والی بن جائیں۔“ (خلاصہ خطبہ جمعہ 17 مارچ 2006ء)

(منیر احمد خادم)

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر مبنی حرکات پر اصرار اور انہیں تسلسل اور ڈھٹائی سے کرتے چلے جانا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب ہے۔

یہ زلزلے، یہ طوفان اور یہ آفتیں جو دنیا میں آ رہی ہیں یہ صرف ایشیا کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ خدا کے مسیح نے یورپ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے اور امریکہ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے۔ اس لئے کچھ خوف خدا کرو اور خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔

وہ خدا جو اپنی اور اپنے پیاروں کی غیرت رکھنے والا ہے وہ اپنی قہری تجلیات کے ساتھ آنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔

مسلمان ممالک اور مسلمان کہلانے والے بھی اپنے رویے درست کریں۔ آنحضرت ﷺ کے مقام اور آپ کے حسن کو دنیا کے سامنے رکھیں۔

آج مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی صحیح سمت کا تعین کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔ اس کو پہچانیں۔ اس کے پیچھے چلیں۔

اسلام کی شان و شوکت اور آنحضرت ﷺ کے تقدس کو مسیح و مہدی کی جماعت نے ہی قائم کرنا اور کروانا ہے۔ انشاء اللہ۔

احمدی اپنے اپنے حلقہ میں کھل کر ہر مذہب والے کو سمجھائیں کہ ہر مذہب کی تعلیم کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 17 / فروری 2006ء بمطابق 17 / تبلیغ 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ جمعہ کے خطبہ میں، اس سے پہلے جو دو خطبے دیئے تھے انہی کے مضمون کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا تھا۔ لیکن پھر جو نازیبا اور بیہودہ حرکت مغرب کے بعض اخباروں نے کی اور جس کی وجہ سے مسلم دنیا میں غم و غصہ کی ایک لہر دوڑی اور اس پر جو ردّعمل ظاہر ہوا اس بارے میں مَیں نے کچھ کہنا ضروری سمجھا تا کہ احمدیوں کو بھی پتہ لگے کہ ایسے حالات میں ہمارے رویے کیسے ہونے چاہئیں۔ ویسے تو اللہ کے فضل سے پتہ ہے لیکن یاددہانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور دنیا کو بھی پتہ چلے کہ ایک مسلمان کا صحیح ردّعمل ایسے حالات میں کیا ہوتا ہے۔

جہاں ہم دنیا کو سمجھاتے ہیں کہ کسی بھی مذہب کی مقدس ہستیوں کے بارے میں کسی بھی قسم کا نازیبا اظہار خیال، کسی بھی طرح کی آزادی کے زمرے میں نہیں آتا۔ تم جو جمہوریت اور آزادی ضمیر کے چیمپین بن کر دوسروں کے جذبات سے کھیلتے ہو یہ نہ ہی جمہوریت ہے اور نہ ہی آزادیٔ ضمیر ہے۔ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے اور کچھ ضابطۂ اخلاق ہوتے ہیں۔ جس طرح ہر پیشے میں ضابطہ اخلاق ہیں، اسی طرح صحافت کے لئے بھی ضابطہ اخلاق ہے اور اسی طرح کوئی بھی طرز حکومت ہو اس کے بھی قانون قاعدے ہیں۔ آزادی رائے کا قطعاً یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسرے کے جذبات سے کھیلا جائے، اس کو تکلیف پہنچائی جائے۔ اگر یہی آزادی ہے جس پر مغرب کو ناز ہے تو یہ آزادی ترقی کی طرف لے جانے والی نہیں ہے بلکہ یہ تنزل کی طرف لے جانے والی آزادی ہے۔ مغرب بڑی تیزی سے مذہب کو چھوڑ کر آزادی کے نام پر ہر میدان میں اخلاقی قدریں پامال کر رہا ہے اس کو پتہ نہیں ہے کہ کس طرح یہ لوگ اپنی ہلاکت کو دعوت دے رہے ہیں۔ ابھی اٹلی میں ایک وزیر صاحب نے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے کہ یہ بیہودہ اور غلیظ کارٹون ٹی شرٹس پر چھاپ کر پہننے شروع کر دیئے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی کہا ہے میرے سے لو۔ سنا ہے وہاں بیچے بھی جا رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کا علاج یہی ہے۔ تو ان لوگوں کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ یہ تو ہمیں نہیں پتہ کہ مسلمانوں کا یہ علاج ہے یا نہیں لیکن ان حرکتوں سے وہ خدا کے غضب کو بھڑکانے کا ذریعہ ضرور بن رہے ہیں۔ جو کچھ بیوقوفی میں ہو گیا، وہ تو ہو گیا لیکن اس کو تسلسل سے اور ڈھٹائی کے ساتھ کرتے چلے جانا اور اس پر پھر مصر ہونا کہ ہم جو کر رہے ہیں ٹھیک ہے۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ کے غضب کو ضرور بھڑکاتی ہے۔ تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا تھا باقی مسلمانوں کا ردّعمل تو وہ جانیں، لیکن ایک احمدی مسلمان کا ردّعمل یہ ہونا چاہئے کہ ان کو سمجھائیں، خدا کے غضب سے ڈرائیں۔ جیسا کہ پہلے بھی مَیں کہہ چکا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تصویر دنیا کے سامنے پیش کریں اور اپنے قادر و مقتدر خدا کے آگے جھکیں اور اس سے مدد مانگیں۔ اگر یہ لوگ عذاب کی طرف ہی بڑھ رہے ہیں تو وہ خدا جو اپنی اور اپنے پیاروں کی غیرت رکھنے والا ہے، اپنی قہری تجلیات کے ساتھ آنے کی بھی طاقت رکھتا ہے۔ وہ جو سب طاقتوں کا مالک ہے، وہ جو انسان کے بنائے ہوئے قانون کا پابند نہیں ہے، ہر چیز پر قادر ہے، اس کی چکّی جب چلتی ہے تو پھر انسان کی سوچ اس کا احاطہ نہیں کر سکتی، پھر اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔

پس احمدیوں کو مغرب کے بعض لوگوں کے یا بعض ملکوں کے یہ رویے دیکھ کر خدا تعالیٰ کے حضور مزید جھکنا چاہئے۔ خدا کے مسیح نے یورپ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے اور امریکہ کو بھی وارننگ دی ہوئی ہے۔ یہ زلزلے، یہ طوفان اور یہ آفتیں جو دنیا میں آ رہی ہیں یہ صرف ایشیا کے لئے مخصوص نہیں ہیں۔ امریکہ نے تو اس کی ایک جھلک دیکھ لی ہے۔ پس اے یورپ! تو بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس لئے کچھ خوف۔ خدا کرو اور خدا کی غیرت کو نہ للکارو۔ لیکن ساتھ ہی مَیں یہ کہتا ہوں کہ مسلمان ممالک یا مسلمان کہلانے والے بھی اپنے رویے درست کریں۔ ایسے رویے اور ایسے ردّعمل ظاہر کریں جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو، آپ ﷺ کے حُسن کو دنیا کے سامنے رکھیں، ان کو دکھائیں۔ تو یہ وہ صحیح ردّعمل ہے جو ایک مومن کا ہونا چاہئے۔

اب آجکل جو بعض حرکتیں ہو رہی ہیں یہ کون سا اسلامی ردّعمل ہے کہ اپنے ہی ملک کے لوگوں کو مار دیا، اپنی ہی جائیدادوں کو آگ لگا دی۔ اسلام تو غیر قوموں کی دشمنی میں بھی عدل کو، انصاف کو ہاتھ سے چھوڑنے کی اجازت نہیں دیتا، عقل سے چلنے کا حکم دیتا ہے، کجا یہ کہ پچھلے دنوں میں جو پاکستان میں ہوا یا دوسرے اسلامی ملکوں میں ہو رہا ہے۔ بہرحال ان اسلامی ممالک میں چاہے وہ غیر ملکیوں کے کاروبار کو یا سفارتخانوں کو نقصان پہنچانے کے عمل ہیں یا اپنے ہی لوگوں کو نقصان پہنچانے کے عمل ہیں یہ سوائے اسلام کو بدنام کرنے کے اور کچھ نہیں۔ پس مسلمانوں کو چاہئے، مسلمان عوام کو چاہئے کہ ان غلط قسم کے علماء اور لیڈروں کے پیچھے چلنے کی بجائے، ان کے پیچھے چل کر اپنی دنیا و آخرت خراب کرنے کی بجائے، عقل سے

کام لیں۔ آج مسلمانوں کی بلکہ تمام دنیا کی صحیح سمت کا تعین کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کو بھیجا ہے۔ اس کو پہچانیں، اس کے پیچھے چلیں اور دنیا کی اصلاح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں گاڑنے کے لئے اس مسیح ومہدی کی جماعت میں شامل ہوں کہ اب کوئی دوسرا طریق، کوئی دوسرا راہبر ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے اور چلانے والا نہیں بنا سکتا۔ اسلام کی شان وشوکت کو بحال کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقدس کو مسیح ومہدی کی جماعت نے ہی قائم کرنا ہے اور کروانا ہے انشاء اللہ۔

پس اس پر ہر ایک کو، مسلمان کہلانے والوں کو بھی غور کرنا چاہئے۔ اور ہمیں بھی ان کو سمجھانا چاہئے اور نام نہاد علماء کی ان بحثوں میں نہیں پڑنا چاہئے کہ جو آنے والا مسیح تھا ابھی نہیں آیا، یا اس نے تو فلاں جگہ اترنا ہے یعنی مہدی نے فلاں جگہ آنا ہے۔ دراصل جس طرح یہ نظریہ پیش کیا جاتا ہے یہ ایک حدیث کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ اس روایت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح پیش فرمایا ہے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ:

"اگر یہ کہا جائے کہ احادیث صاف اور صریح لفظوں میں بتلا رہی ہیں کہ مسیح ابن مریم آسمان سے اترے گا اور دمشق کے منارۂ شرقی کے پاس اس کا اترنا ہوگا اور دو فرشتوں کے کندھوں پر اس کے ہاتھ ہوں گے تو اس مُصَرّح اور واضح بیان سے کیوں کر انکار کیا جائے؟"۔ یعنی یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو صاف صاف اور کھلا کھلا بیان ہے اس سے کس طرح انکار کیا جا سکتا ہے، یہ لوگ کہتے ہیں۔

تو اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ:

"اس کا جواب یہ ہے کہ آسمان سے اترنا اس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ سچ مچ خاکی وجود آسمان سے اترے بلکہ صحیح حدیثوں میں تو آسمان کا لفظ بھی نہیں ہے۔ اور یوں تو نزول کا لفظ عام ہے۔ جو شخص ایک جگہ سے چل کر دوسری جگہ ٹھہرتا ہے اس کو بھی یہی کہتے ہیں کہ اس جگہ اترا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ لشکر اترا ہے یا ڈیرا اترا ہے کیا اس سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ لشکر یا وہ ڈیرا آسمان سے اترا ہے۔ ماسوائے اس کے خدائے تعالیٰ نے تو قران شریف میں صاف فرما دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی آسمان سے ہی اترے ہیں۔ بلکہ ایک جگہ فرمایا ہے کہ لوہا بھی ہم نے آسمان سے اتارا ہے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ یہ آسمان سے اترنا اس صورت اور رنگ کا نہیں ہے جس صورت پر لوگ خیال کر رہے ہیں"۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 132-133)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حدیثیں اس کی وضاحت سے بھری پڑی ہیں۔ تو لوگ خود تو اتنا علم نہیں رکھتے اور علماء غلط رہنمائی کرتے ہیں۔ آپؑ نے اس سے آگے فرمایا: "اس لئے یہودیوں نے بھی غلطی کھائی تھی اور حضرت عیسیٰ کو قبول نہیں کیا تھا"۔ تو بہرحال یہ ساری لمبی باتیں اور تفصیلیں ہیں، خطبے میں تو بیان نہیں ہو سکتیں۔ اب جس طرح حالات بدل رہے ہیں، احمدیوں کو بھی چاہئے کہ ان باتوں کو کھول کر اپنے ماحول میں بیان کریں تا کہ جس حد تک اور جتنی سعید روحیں بچ سکتی ہیں بچ جائیں، جو شرفاء بچ سکتے ہیں بچ جائیں۔ احمدی اپنے اپنے حلقے میں کھل کر ہر مذہب والے کو سمجھائیں کہ ہر مذہب کی تعلیم کے مطابق جس نے آنا تھا وہ آ چکا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اب مَیں وہ حدیث جو ابوداؤد نے اپنی صحیح میں لکھی ہے ناظرین کے سامنے پیش کر کے اس کے مصداق کی طرف ان کو توجہ دلاتا ہوں۔ سو واضح ہو کہ یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث ماوراء النہر سے یعنی سمرقند سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا۔ جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی، الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیشگوئی اور مسیح کے آنے کی پیشگوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا دراصل یہ دونوں پیشگوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔ مسیح کے نام پر جو پیشگوئی ہے اس کی علامات خاصہ درحقیقت دو ہی ہیں۔ ایک یہ کہ جب وہ مسیح آئے گا تو مسلمانوں کی اندرونی حالت کو جو اس وقت بغایت درجہ بگڑی ہوئی ہوگی اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا"۔

اس بارے میں شروع کے خطبوں میں بھی ذکر ہو چکا ہے۔ خود یہ تسلیم کرتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت بگڑی ہوئی ہے۔ اور کسی مصلح کو چاہتی ہے۔

تو فرمایا کہ: "اپنی صحیح تعلیم سے درست کر دے گا اور ان کے روحانی افلاس اور باطنی ناداری کو بکلی دور فرما کر جواہرات علوم وحقائق ومعارف ان کے سامنے رکھ دے گا"۔ یعنی یہ خزانے ہیں اور وہ ان کے سامنے روحانی علم کی وضاحت کرے گا۔ پھر فرمایا: "یہاں تک کہ وہ لوگ اس دولت کو لیتے لیتے تھک جائیں گے اور ان میں سے کوئی طالب حق روحانی طور پر مفلس اور نادار نہیں رہے گا بلکہ جس قدر سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں ان کو بکثرت طیب غذا صداقت کی اور شربت شیریں معرفت کا پلایا جائے گا"۔ یعنی یہ پاکیزہ غذا جو سچائی کی ہے وہ ان کو ملے گی، صحیح اسلام کی تعلیم ان کو ملے گی، مسیح موعود کے ذریعہ سے ہی اور یہ جو معرفت کا میٹھا شربت ہے یہ ان کو پلایا جائے گا۔ اگر یہ معرفت کا شربت پینے والے ہوتے تو غیر تعمیری قسم کا [illegible] پھیرنے والا ردّعمل جو ان سے ظاہر ہوا ہے اس کی بجائے یہ ایک تعمیری ردّعمل دکھاتے اور خدا تعالیٰ کے جھکنے والے ہوتے۔

فرمایا: "اور علوم حقہ کے موتیوں سے ان کی جھولیاں پُر کر دی جائیں گی"۔ اسلام کا جو تعلیم ہے وہ ایک بڑا قیمتی خزانہ ہے، موتیوں کی طرح ہے، اس سے ان کی جھولیاں پُر کرے گا۔ "اور جو مغز اور لبِ لباب قرآن شریف کا ہے اس عطر کے بھرے ہوئے شیشے ان کو دیئے جائیں گے"۔ یہ جو قرآن کریم کی خوشبو ہے یہ ان کو ملے گی۔

پھر فرمایا کہ "دوسری علامت خاصہ یہ ہے کہ جب وہ مسیح موعود آئے گا تو صلیب کو توڑے گا اور خنزیروں کو قتل کرے گا اور دجال یک چشم کو قتل کر ڈالے گا اور جس کافر تک اس کے دم کی ہوا پہنچے گی وہ فی الفور مر جائے گا۔ سو اس علامت کی اصل حقیقت جو روحانی طور پر مراد رکھی گئی۔ یہ ہے کہ مسیح دنیا میں آ کر صلیبی زمین کی شان وشوکت کو اپنے پیروں کے نیچے کچل ڈالے گا۔ اور ان لوگوں کو جن میں خنزیروں کی بے حیائی، خوکوں کی بے شرمی"، یعنی سؤروں کی بے شرمی وہ بھی ایک جانور ہی ہے "اور نجاست خوری ہے ان پر دلائل قاطعہ کا ہتھیار چلا کر ان سب کا کام تمام کرے گا۔ اور وہ لوگ جو صرف دنیا کی آنکھ رکھتے ہیں مگر دین کی آنکھ بکلی ندارد۔ بلکہ ایک بدنما ٹینٹ اس میں نکلا ہوا ہے" (یعنی آنکھ پر پھوڑا سا بنا ہوا ہے) ان کو بیّن حجتوں کی سیف قاطعہ سے، ایسی دلیلوں کی تلوار سے جو کاٹنے والی ہے "ملزم کر کے ان کی منکرانہ ہستی کا خاتمہ کر دے گا"۔ تو یہ دلائل ہیں جن سے کاٹنا ہے تا کہ ان کے جو جھوٹے دعوے اور وجود ہیں ان کو ختم کر سکے۔ "اور نہ صرف ایسے یک چشم لوگ بلکہ ہر ایک کافر جو دین محمدی کو بنظر استحقار دیکھتا ہے"۔ جو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو تحقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ "مسیحی دلائل کے جلالی دم سے روحانی طور پر مارا جائے گا"۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آ کر دلیلوں سے اس کو ماریں گے۔ "غرض یہ سب عبارتیں استعارہ کے طور پر واقع ہیں جو اس عاجز پر بخوبی کھولی گئی ہیں۔ اب چاہے کوئی اس کو سمجھے یا نہ سمجھے لیکن آخر کچھ مدت اور انتظار کر کے اور اپنی بے بنیاد امیدوں سے یاس کلی کی حالت میں ہو کر ایک دن سب لوگ اس طرف رجوع کریں گے۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 141-143 حاشیہ)

پس آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسائیوں کو چیلنج کیا ہے۔ عیسائیت جس تیزی سے پھیل رہی تھی یہ آپ ہی ہیں جنہوں نے اس کو روکا ہے۔ ہندوستان میں اس زمانے میں ہزاروں لاکھوں مسلمان عیسائی ہو رہے تھے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے جنہوں نے اس حملے کو نہ صرف روکا بلکہ اسلام کی ساکھ دوبارہ قائم کی۔ پھر افریقہ میں جماعت احمدیہ نے عیسائیت کی یلغار کو روکا۔ اسلام کی خوبصورت تصویر دکھائی، ہزاروں لاکھوں عیسائیوں کو احمدی مسلمان بنایا۔ تو یہ تھے مسیح کے کارنامے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج تک آپؑ کی دی ہوئی تعلیم اور دلائل کے ساتھ جماعت احمدیہ دلوں کو جیتتے ہوئے منزلیں طے کر رہی ہے اور انشاء اللہ کرتی چلی جائے گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ ایک دن یہ لوگ مایوس ہو کر رجوع کریں گے۔

تو یہ ہے وضاحت اس بات کی کہ کس طرح ان لوگوں کے دجل اور فریب کو ختم کرنا ہے۔ یہ ہے خنزیر کو قتل کرنے اور صلیبوں کو توڑنے کا مطلب اور دجال سے مقابلے کا مطلب، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ آج بھی جیسا کہ مَیں نے کہا جماعت احمدیہ ہی ہے جو ہر جگہ عیسائیت کا مقابلہ کر رہی ہے۔ گزشتہ دنوں ٹی وی پر ایک پروگرام آ رہا تھا شاید جیو یا ARY پر، یا اسی قسم کے کسی ٹی وی پر جو ایشیا سے آتے ہیں تو اس میں ایک علامہ ڈاکٹر اسرار صاحب یہ فرما رہے تھے کہ کیونکہ مسلمان علماء جاہل تھے اور دینی علم بالکل نہیں تھا۔ نہ قرآن کا علم تھا، نہ بائبل کا علم تھا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک علمی آدمی تھے، بائبل کا علم بھی رکھتے تھے، دوسرے مذاہب کا علم بھی رکھتے تھے۔ اس وجہ سے انہوں نے اس وقت عیسائیوں کا مقابلہ کیا اور ان کا منہ بند کر دیا۔ ان کے الفاظ کا مفہوم کچھ اس قسم کا تھا۔ تو بہرحال یہ تو انہوں نے تسلیم کر لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی (جیسا کہ خود آپؑ نے فرمایا) دلائل قاطعہ کے ذریعہ سے، مضبوط دلائل کے ذریعہ سے ان کو ردّ کیا وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہیں جنہوں نے اس وقت عیسائیت کے حملے روکے اور مسلمانوں کو عیسائی ہونے سے بچایا۔ آگے وہ اپنی اوٹ پٹانگ مختلف وضاحتیں کر رہے ہیں، مختلف وضاحتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھی کچھ بولے کہ مسیح نہیں ہو سکتے۔ بہرحال یہ تو آج تک مانا جاتا ہے کہ اگر عیسائیت کے مقابلے پر کوئی کھڑا ہوا اور اس کی تعلیم کو دلائل سے ردّ کیا تو وہ ایک ہی پہلوان تھا جس کا نام حضرت مرزا غلام

احمد قادیانی ہے۔

پس چاہے یہ لوگ آج تسلیم کریں یا نہ کریں لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ایک دن ان کو ماننا پڑے گا کہ یہ مسیحی دلائل ہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیئے اور جنہوں نے دجّال کا خاتمہ کیا اور آپؑ ہی مسیح موعود ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا غلط اور ظاہری مطلب لینے کی وجہ سے مسلمان ابھی تک مسیح کا انتظار کر رہے ہیں کہ مسیح ابن مریم آسمان سے فرشتوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کے اترے گا۔ اس کو مزید کھولتے ہوئے کہ ان کا یہ مطلب غلط ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حدیث ہی سے وضاحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

''منجملہ ان دلائل کے جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں جو آنے والے مسیح جس کا اس امت کے لئے وعدہ دیا گیا ہے وہ اسی امت میں سے ایک شخص ہوگا بخاری اور مسلم کی وہ حدیث ہے جس میں اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ اور اَمَّکُمْ مِنْکُمْ لکھا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں وہ تمہارا امام ہوگا اور تم ہی میں سے ہوگا۔ چونکہ یہ حدیث آنے والے عیسیٰ کی نسبت ہے اور اسی کی تعریف میں اس حدیث میں حَکَم اور عَدَل کا لفظ بطور صفت موجود ہے جو اس فقرہ سے پہلے ہے اس لئے امام کا لفظ اسی کے حق میں ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ اس جگہ مِنْکُم کے لفظ سے صحابہ کو خطاب کیا گیا ہے۔ اور وہ وہی مخاطب تھے لیکن ظاہر ہے کہ ان میں سے تو کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اس لئے مِنْکُم کے لفظ سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو خدا تعالیٰ کے علم میں قائمقام صحابہ ہے''۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ صحابہ کا قائمقام ہے۔ ان کی جگہ پر ہے۔'' اور وہ وہی ہے جس کو اس آیت مفصلہ ذیل میں قائمقام صحابہ کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ ﴿وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ﴾ (آیت ۵.۴)۔ کیونکہ اس آیت نے ظاہر کیا ہے کہ وہ رسول کریمؐ کی روحانیت سے تربیت یافتہ ہے۔ اور اسی معنے کی رو سے صحابہ میں داخل ہے اور اس آیت کی تشریح میں حدیث ہے لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رَجُلٌ مِّنْ فَارِس۔ اور چونکہ اس فارسی شخص کی طرف وہ صفت منسوب کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اس کو عدل سے پر کرنا لہٰذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے اور وہ میں ہوں''۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید وضاحت فرمائی۔ فرمایا کہ:

''حدیث لَا مَهْدِیَ اِلَّا عِیْسٰی جو ابن ماجہ کی کتاب میں جو اسی نام سے مشہور ہے اور حاکم کی کتاب مستدرک میں انس بن مالک سے روایت کی گئی ہے اور یہ روایت محمد بن خالد الجُنَدی نے ابان بن صالح سے اور ابان بن صالح نے حضرت حسن بصری سے اور حسن بصری نے انس بن مالک سے اور انس بن مالک نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے اور اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ بجز اس شخص کے جو عیسیٰ کی خو اور طبیعت اور طریق پر آئے گا اور کوئی بھی مہدی نہیں آئے گا۔ یعنی وہی مسیح موعود ہوگا اور وہی مہدی ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو اور طبیعت پر طریق تعلیم پر آئے گا۔ یعنی بدی کا مقابلہ نہ کرے گا اور نہ لڑے گا۔ اور پاک نمونہ اور آسمانی نشانوں سے ہدایت کو پھیلائے گا۔ اور اسی حدیث کی تائید میں وہ حدیث ہے جو امام بخاری نے صحیح بخاری میں لکھی ہے جس کے لفظ یہ ہیں کہ یَضَعُ الْحَرْبَ۔ یعنی وہ مہدی جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے دینی لڑائیوں کو قطعاً موقوف کر دے گا۔ اور اس کی یہ ہدایت ہوگی کہ دین کے لئے لڑائی مت کرو بلکہ دین کو بذریعہ سچائی کے نوروں اور اخلاقی معجزات اور خدا کے قرب کے نشانوں سے پھیلاؤ۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص اس وقت دین کے لئے لڑائی کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے یا ظاہر یا پوشیدہ طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے''۔

یعنی اگر مسلمان دین کے نام پر لڑائی کریں تو ''ان کی وصیتوں اور حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے''۔

(حقیقۃ المہدی۔روحانی خزائن جلد14 صفحہ 429-432)

اب دیکھ لیں آجکل مسلمانوں کے حالات اس کی تائید کر رہے ہیں۔ اگر یہ جنگیں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتیں تو اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ ﴿وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ اور مومنوں کی مدد کرنا ہم پر فرض ٹھہرتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کی تائید نہیں مل رہی تو سوچنا چاہئے۔ اگر جنگیں لڑنے کا زیادہ ہی شوق ہے تو پھر اسلام کے نام پر تو نہ لڑی جائیں۔

اس زمانے میں مسلمانوں کا دوسری قوموں سے شکست کھانا یہ بھی اس بات کی خدا تعالیٰ کی طرف سے فعلی شہادت ہے کہ جو مسیح آنے کو تھا وہ آ گیا ہے۔ اور یَضَعُ الْحَرْبَ کے تحت دینی جنگوں کا جو حکم ہے یہ موقوف ہو چکا ہے۔ ہاں اگر جہاد کرنا ہے تو دلائل سے کرو، براہین سے کرو۔ اب مسلمانوں کی اسلام کے نام پر لڑی جانے والی جنگوں کے نتائج تو جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت کے مطابق مسلمانوں کے خلاف ہیں اور ہر آنکھ رکھنے والے کو نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا تو وعدہ ہے کہ میں مومن کی مدد کرتا ہوں اگر مومن ہو تو۔ تو دو ہی باتیں ہیں یا یہ کہ یہ مسلمان مومن نہیں ہیں۔ یا یہ جنگوں کا وقت غلط ہے اور زمانہ ختم ہو چکا ہے۔ لیکن یاد رکھیں ان لوگوں میں یہ دونوں باتیں ہی ہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ مان کر پھر مومن تو نہیں رہ سکتے۔ اور مسیح اور مہدی کے دعوے کے بعد، اس کی بات نہ مان کر اللہ تعالیٰ کی مدد کے حقدار نہیں ٹھہر سکتے۔ پس اس زمانے میں مسیح و مہدی کا جو دعویٰ کرنے والا ہے وہ یقیناً سچا ہے۔

پھر آپ نے اپنی اس سچائی کے لئے بہت بڑا دعویٰ کیا ہے، ایسا دعویٰ کیا ہے جو کوئی جھوٹا نہیں کر سکتا۔

آپ فرماتے ہیں کہ:

''میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں جن میں سے بطور نمونہ کسی قدر اس کتاب میں بھی لکھے گئے ہیں''۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی کا یہ حوالہ ہے)۔

فرمایا کہ: ''اگر اس کے معجزانہ افعال اور کھلے کھلے نشان جو ہزاروں تک پہنچ گئے ہیں میرے صدق پر گواہی نہ دیتے تو میں اس کے مکالمہ کو کسی پر ظاہر نہ کرتا اور نہ یقیناً کہہ سکتا کہ یہ اس کا کلام ہے۔ پر اس نے اپنے اقوال کی تائید میں وہ افعال دکھائے جنہوں نے اس کا چہرہ دکھانے کے لئے ایک صاف اور روشن آئینہ کا کام کر دیا''۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 503)

جو اللہ تعالیٰ کے نام کا دعویٰ کرتا ہے اگر اس کا دعویٰ سچا نہ ہو تو اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرتا ہے۔ خود ہی دیکھ لیں اللہ جھوٹے نبی کے متعلق فرماتا ہے ﴿وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ﴾ (الحاقۃ:45-46) اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کرتا تو ہم اس کو ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے اور پھر فرمایا ﴿ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ﴾ (الحاقۃ:47) پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔

اب کوئی بتائے کہ کیا اس دعوے کے بعد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا کہ میں نبی ہوں اور مجھے تمام تائیدات حاصل ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رگ جان کاٹی ہے یا اس وعدے کے مطابق کہ ﴿وَکَانَ حَقًّا عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ (الروم:48) اور ہم نے مومنوں کی مدد کرنا اپنے پر فرض ٹھہرا لیا ہے، مدد کی ہے اور جماعت کی مدد کرتا چلا جا رہا ہے۔ ایک آواز جو ایک چھوٹی سی بستی سے اٹھی تھی آج پوری شان کے ساتھ دنیا کے کونے کونے میں پھیلی ہوئی ہے۔ آج 181 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والے یورپ میں بھی، امریکہ میں بھی اور افریقہ کے دور دراز جنگلوں میں بھی اور تپتے ہوئے صحراؤں میں بھی اور جزائر میں بھی موجود ہیں۔ تو کیا یہ تمام تائیدات الٰہی آپؑ کی صداقت پر یقین کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں۔ اگر یہ شخص جھوٹا ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون کے مطابق اس کی پکڑ کیوں نہیں کی۔ کیوں اپنی طرف الہامات منسوب کرنے کی وجہ سے اسے تباہ و برباد نہ کر دیا۔ پس سوچنے کا مقام ہے۔ سوچو اور عقل سے کام لو۔ مسلمانوں کو میں یہ کہتا ہوں، کیوں اپنی دنیا و آخرت خراب کر رہے ہو۔ ایک جھوٹے کا حال تو یہ ہے کہ پچھلے دنوں پاکستان میں کسی نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو تھوڑی سی آپس میں فائرنگ کے بعد انہوں نے اس کو گرفتار کر لیا اور اب جیل میں ڈالا ہوا ہے۔ تو یہ انجام تو فوراً ان کے سامنے آ گیا۔ اس سے پہلے بھی کئی ہو چکے ہیں۔

بہر حال، پھر آپؑ کی صداقت کی ایک آسمانی شہادت بھی ہے جس کا پہلے بھی میں نے ذکر کیا تھا۔ یعنی چاند اور سورج کا گرہن لگنا۔ یہ ایک ایسا نشان ہے جس میں کسی انسانی کوشش کا عمل دخل نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے 1400 سال پہلے جس طرح معین رنگ میں پیشگوئی کی تھی اور ہمیں بتایا تھا اس طرح معین طور پر اس زمانے میں بھی جبکہ سائنس نے ترقی کر لی ہے اتنے رستے بلکہ قریب کے رستے کی بھی پیشگوئی نہیں کی جا سکتی کہ رمضان کا مہینہ ہوگا فلاں تاریخ کو سورج کو گرہن لگے گا اور فلاں تاریخ کو چاند کو گرہن لگے گا۔ حدیث میں آتا ہے۔ ''اِنَّ لِمَهْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ یَنْکَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْهُ'' (دارقطنی صفحہ188) یعنی ہمارے مہدی کی صداقت کے لئے دو ہی نشان ہیں اور یہ صداقت کے دونوں نشان کسی کے لئے جب سے دنیا بنی ہے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ رمضان میں چاند گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات چاند کو اور سورج گرہن کے دنوں میں سے درمیانے دن سورج کو گرہن لگے گا۔

چنانچہ یہ گرہن 1894ء میں لگا اور 13-14-15 تاریخوں میں سے 13 تاریخ کو رمضان کے مہینے میں چاند کو گرہن لگا۔ 27-28-29 تاریخوں میں سے 28 تاریخ کو رمضان میں سورج کو گرہن لگا۔ یہ آپ کی صداقت کی بڑی واضح دلیل ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ میرے علاوہ اس وقت دعویٰ بھی کسی کا نہیں تھا۔ بعض مولوی، قمر وغیرہ کی بحث میں پڑتے ہیں تو قمر تو بعض کے نزدیک دوسری رات کے بعد کا چاند اور بعض کے نزدیک تیسری رات کے بعد کا چاند کہلاتا ہے۔ اب کوئی دکھائے کہ کیا تائید کے اس نشان سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کوئی دعویٰ موجود تھا۔ اگر دعویٰ ہے تو صرف ایک شخص کا ہے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا واضح فرمایا ہے کہ بے شمار علامتیں پوری ہو رہی ہیں۔ اگر مَیں نہیں تو کوئی دوسرا آیا ہوا ہے تو دکھاؤ۔ کیونکہ وقت بہر حال تقاضا کر رہا ہے۔ لیکن یہ لوگ دکھا تو نہیں سکتے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی سچے دعوے دار ہیں کیونکہ زمینی اور آسمانی تائیدات آپؑ کے حق میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا معیار نبوت آپ کی تائید کر رہا ہے۔ خود کچھ لوگ ماضی میں بھی تسلیم کر چکے ہیں کہ آپ پاک صاف شخصیت کے مالک تھے۔ آپؑ کا ماضی بھی پاک تھا، آپؑ کی جوانی بھی پاک تھی۔ علمی بھی تھے اور اسلام کی خدمت بھی آپ سے زیادہ کسی نے نہیں کی۔ یہ غیروں نے بھی تسلیم کیا۔ پھر سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی اگر عقل پہ پردے پڑے ہوئے ہیں تو ان کا اللہ ہی حافظ ہے۔ کیونکہ کسی کو ماننے کی توفیق بھی اللہ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''اب بتلاویں اگر یہ عاجز حق پر نہیں ہے تو پھر کون آیا جس نے اس چودھویں صدی کے سر پر مجدد ہونے کا ایسا دعویٰ کیا جیسا کہ اس عاجز نے۔ کیا کوئی الہامی دعاوی کے ساتھ تمام مخالفوں کے مقابل پر ایسا کھڑا ہوا جیسا کہ یہ عاجز کھڑا ہوا۔ تَفَكَّرُوْا وَتَنَدَّمُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَلَا تَغْلُوْا'' یعنی غور کرو، کچھ شرم کرو، اللہ سے ڈرو کیوں بے حیائیوں میں آگے بڑھ رہے ہو۔ ''اور اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوی میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کچھ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے انہیں دنوں میں آسمان سے اتر آئے کیونکہ مَیں تو اس وقت موجود ہوں، مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں اور میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر ہی آوے تا مَیں ملزم ٹھہر سکوں''۔ یہ اس وقت آپؑ نے ساروں کو چیلنج دیا تھا۔ ''آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اترتے دکھائی دیں۔ اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی کیونکہ اہل حق کی دعا مبطلین کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے''۔ یعنی جو سچے ہوں اس کی دعا جھوٹے کے مقابل پر قبول ہو جایا کرتی ہے۔ ''لیکن آپ یقیناً سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔ مسیح تو آچکا لیکن آپ نے اس کو شناخت نہیں کیا۔ اب یہ امید موہوم آپ کی ہرگز پوری نہیں ہوگی۔ یہ زمانہ گزر جائے گا اور کوئی ان میں سے مسیح کو اترتے نہیں دیکھے گا''۔ (ازالہ اوہام حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 179)

پھر آپ نے فرمایا: ''اسی لئے میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ دین اور سچائی کے دشمن ہیں۔ اگر اب بھی ان لوگوں کی کوئی جماعت دلوں کو درست کر کے میرے پاس آوے تو مَیں اب بھی اس بات کے لئے حاضر ہوں کہ ان کے لغو اور بیہودہ شبہات کا جواب دوں اور ان کو دکھلاؤں کہ کس قدر خدا نے ایک فوج کثیر کی طرح میری شہادت میں پیشگوئیاں مہیا کر رکھی ہیں جو ایسے طور سے ان کی سچائی ظاہر ہوئی ہے جیسا کہ دن چڑھ جاتا ہے''۔

اب جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا اگر کوئی آنا چاہے تو سو سال کے بعد آج بھی دلوں کو درست کر کے آنے والی شرط قائم ہے۔ اور جو آتے ہیں وہ حق کو پا بھی لیتے ہیں۔

فرمایا کہ: ''یہ نادان مولوی اگر اپنی آنکھیں دیدہ و دانستہ بند کرتے ہیں تو کریں۔ سچائی کو ان سے کیا نقصان؟ لیکن وہ زمانہ آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ بہتیرے فرعون طبع ان پیشگوئیوں پر غور کرنے سے غرق ہونے سے بچ جائیں گے۔ خدا فرماتا ہے کہ مَیں حملہ پر حملہ کروں گا یہاں تک کہ مَیں تیری سچائی دلوں میں بٹھا دوں گا''۔

فرمایا کہ: ''پس اے مولویو! اگر تمہیں خدا سے لڑنے کی طاقت ہے تو لڑو۔ مجھ سے پہلے غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا اور کس طرح اپنے گمان میں اس کو سولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اس کو صرف ایک مکار اور کذاب خیال کیا جاتا تھا۔ اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اُس کی عظمت دلوں میں پیدا ہو گئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو خدا کر کے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنایا مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے''۔ یعنی یہ اللہ کی طرف سے یہودیوں کو جواب دیا گیا ہے کہ ''جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب چالیس کروڑ انسان اس کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو مَیں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا مَیں ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے''۔ اور اللہ کے فضل سے دنیا کے ہر ملک میں یہ سچائی ظاہر ہو رہی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ ''اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔

فرمایا: ''سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ مَیں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا اور مَیں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہئے تھا۔ اور مَیں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اُس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا''۔

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 408-410)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ ہے یا پیشگوئی ہے اور ہم ہر روز اس کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ہر مذہب و قوم کے لئے بھی یہ غور کا مقام ہے۔ مسیح موعود کی جماعت اللہ تعالیٰ کے ان سے کئے گئے وعدہ کے مطابق ترقی کرتی چلی جا رہی ہے اور جیسا کہ میں نے کہا ہر روز ہم ترقی کو دیکھتے ہیں۔ پس مسلمان بھی غور کریں (جو احمدیوں کے علاوہ مسلمان ہیں) کہ مسیح و مہدی جو آنے کو تھا وہ آچکا ہے۔ اور اس کی صداقت کے لئے قرآن و حدیث میں بے شمار ثبوت موجود ہیں۔ قرآن سے بھی اور حدیث سے بھی مل جاتے ہیں۔ جن میں سے ایک دو کا مَیں نے ذکر بھی کیا ہے۔ زمانے کی حالت بھی اس کو پکار رہی ہے۔ اب کس انتظار میں بیٹھے ہو۔ کچھ تو اے لوگ سوچو۔ عیسائیوں کے لئے بھی جس مسیح نے دوبارہ آنا تھا آ گیا ہے۔ اور باقی مذاہب والوں کو بھی ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کے لئے جس نے آنا تھا وہ آ گیا ہے۔ اب اگر ایک دوسرے کے جذبات کا احترام سکھانا ہے تو اسی مسیح و مہدی نے سکھانا ہے۔ اب اگر تمام مذاہب کے انبیاء کا احترام سکھانا ہے تو اُسی مسیح موعود نے سکھانا ہے۔ اب اگر دنیا میں امن اور پیار اور محبت پھیلانی ہے تو اسی مسیح موعود نے پھیلانی ہے۔ اب اگر انسانیت کو دکھوں اور تکلیفوں سے نجات دلانی ہے تو اسی مسیح موعود و مہدی موعود نے دلانی ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے دکھانے ہیں اور بندے کو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے کے طریق بتانے ہیں تو اسی مسیح و مہدی نے بتانے ہیں۔ پس اگر دنیا ان تمام باتوں کا حصول چاہتی ہے۔ تو تمام نبیوں کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشق صادق اور مسیح و مہدی کی تعلیم پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ ورنہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کے سائے منڈلاتے نظر آ رہے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا سے خبر پا کر ہمیں بتا چکے ہیں۔ پس آپ جو احمدی ہیں ان سے بھی مَیں یہ کہوں گا کہ ہر احمدی اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرے۔ اور اپنی اصلاح کے ساتھ دنیا کو بھی اس انذار سے آگاہ کرے۔ اللہ تعالیٰ ان دنیاداروں پر رحم کرے اور ان کو حقیقت سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

اقلیم روحانیت کا شہنشاہ

سیرت الرسول ﷺ کے بیس درخشندہ پہلو

حدیث نبوی ؐ کی روشنی میں

دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت ربوہ

سیرت رسول کا سمندر

ایک فقرہ میں دسویں صدی ہجری کے ایک بزرگ حضرت علی بن برہان الدین حلبیؒ کے نزدیک خدائے عزوجل کی طرح حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بھی ایک ہزار نام ہیں:۔ (سیرت حلبیہ جلد نمبر ا صفحہ ۱۲۸)

ان ناموں میں ایک آسمانی نام ’’قاب قوسین‘‘ بھی ہے۔ (النجم ع ۱)

جس کے معنوں کی رُو سے مقام محمدیت کی تفصیلات کی کوئی حد بست نہیں۔ مگر اس کا خلاصہ تصوف کے زاویہ نگاہ سے یہ ہے کہ آپؐ دنیائے روحانیت کے شہنشاہ ہیں ایسے ارفع ترین مقام کے شمائل خود میرے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان کے سوا بھلا کون بیان کرسکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ بے شمار احسانات وتلطفات کے یہ احسان عظیم بھی ہے کہ آپؐ نے چند الفاظ میں اپنی سیرت کے بیس عدیم المثال پہلوؤں پر بلیغ اور رُوح پرور انداز میں روشنی ڈال کر سمندر کو کوزے میں بند کردیا ہے۔

شیر خدا سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

سالتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن سنتہٖ فقال المعرفۃ رأسُ مالی والعقل اصلُ دینی والحبُّ اَساسِی والشوق مَرکبی وذکر اللّٰہِ انیسی والثقۃ کنزی والحزن رفیقی والعلم سلاحی والصبرُ ردائِی والرضاء غنیمتی والعجزُ فخری والزھدُ حرفتی والیقین قوّتی والصدق شفیعی والطاعۃ حسبی والجھادُ خلقی وقرۃ عین فی الصّلوٰۃ وثمرۃ فؤادی فی ذکرہ وغمی لا جل امتی وشوقی الی ربی عزوجل۔ (الشفاء صفحہ ۸۱ تالیف حضرت قاضی ابوالفضل عیاضؒ بن موسیٰ اندلسی)

ترجمہ:۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضور کی سنت کے بارے میں سوال کیا آپؐ فرمایا: معرفت میرا سرمایہ۔ عقل میرے دین کی بنیاد محبت میری اساس شوق میری سواری۔ ذکر الٰہی میرا مونس اور وثوق میرا خزانہ، غم میرا رفیق، علم میرا ہتھیار، صبر میری چادر، رضا میری غنیمت، عاجزی میرا فخر زہد میرا پیشہ، یقین میری قوت صدق میرا سفارشی، احکام الٰہی کی اطاعت میرا حسب، جہاد میری عادت میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے میرا غم میری امت کے لئے اور میرا اشتیاق اپنے رب عزوجل کی طرف ہے۔

المعرفة رأس مالی

معرفت میرا سرمایہ ہے

اگر چہ تمام انبیاء بحر معرفت کے غواص ہیں مگر معرفت کا انتہائی معراج حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا۔ مورخین نے یہ حیرت انگیز بات لکھی ہے کہ آنحضورؐ نے بطن مادر سے جلوہ افروزِ عالم ہونے کے بعد پہلا کلمہ اور وصال کے وقت ایک ہی بات کہی اور وہ تھی جلالُ ربی الرفیعُ (سیرت حلبیہ جلد نمبر ا صفحہ ۹۲ جلد ۳ صفحہ ۴۶۸) میرے رب کا جلال بڑی رفعتوں والا ہے یہ فقرہ صرف نبیوں کے سردار ہی کو زیب دیتا ہے کیونکہ آپؐ کی زندگی کا ایک ایک سانس عرفان الٰہی کی منازل سلوک طے کرنے میں گذرا۔

فرش سے جا کر لیا دم عرش پر\
مصطفیٰؐ کی سیر روحانی تو دیکھ

عرش تو دراصل آپ کا نقطہ آغاز تھا ورنہ بقول حضرت مصلح موعود۔

’’محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ انسان ہیں جو ایک سیکنڈ میں کروڑوں میل خدا تعالیٰ کے قرب میں بڑھ جاتے ہیں‘‘ (خطبہ ۱۱ فروری ۱۹۴۴)

العقل اصل دینی

عقل میرے دین کی بنیاد ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جس قدر آسمانی کتب وصحائف کا نزول ہوا انکے احکام میں عقل فلسفہ اور دلیل کو کوئی بنیادی حیثیت حاصل نہیں تھی وجہ یہ کہ انسانیت ابھی عہد طفولیت میں سے گذر رہی تھی لیکن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک کے آغاز سے ہی وہ جوانی کے دور میں داخل ہوگئی۔ اس لئے آپ کا لایا ہوا آخری دین اس ہدایت سے لبریز ہے کہ انسان کا فرض ہے کہ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ عقلی استعدادوں سے ہر میدان میں بھرپور فائدہ اٹھائے ہاں عقل کے بارے میں یہ بات ضرور یاد رہے کہ

ع یہ تو خود اندھی ہے گر نیز الہام نہ ہو

الحب اساسی

محبت میری اساس ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے کائنات کے ذرہ ذرہ کے محسنِ اعظم ہیں اور آپ کی محبت وشفقت کا دامن ازل سے ابد تک پھیلا ہوا ہے اور زمان ومکان کی سرحدوں سے بالا ہے۔ آپ نیکی وکرم میں بحرِ عظیم جود وسخا میں ابر بہار اور فیض وعطا میں سراج منیر ہیں حضرت بانی سلسلہ کیا خوب فرماتے ہیں:

آں ترحّما کہ خلق ازوے بدید\
کس ندیدہ در جہان از مادرے

وہ مہربانیاں جو مخلوق نے حضورؐ سے دیکھیں وہ کسی نے اس جہان میں اپنی ماں سے بھی نہیں پائیں۔

الشوق مرکبی

شوق میری سواری ہے

سورۃ والنازعات میں صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت بتایا گیا ہے کہ وہ دینی خدمات کیلئے ہر قسم کی محنت برداشت کرتے ہیں مگر ایک وقت آئے گا جب وہ روحانی سمندر کے تیراک ہو جائیں گے اور نیکیاں ان سے طبعی مناسبت پیدا کرلیں گی تب ان میں یہ شوق پیدا ہو جائے گا کہ ہم نیکی کے میدانوں میں آگے ہی آگے بڑھتے جائیں۔

یہ انقلابی کیفیت آنحضرتؐ کے صحابہ میں تو تدریجا پیدا ہوئی مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ’’الشوق مرکبی‘‘ کے الفاظ سے بتایا ہے کہ آپؐ تو ابتداء ہی سے ذوق و شوق کے نئے سے نئے مدارج طے کررہے ہیں گویا دوسروں کی روحانیت کا اختتام جس مرحلہ پر ہوتا ہے وہاں سے آپؐ کے بلند مقام کا آغاز ہوتا ہے۔

ذکر اللّٰه انیسی

ذکر الٰہی میرا مونس ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ دعا کرتے تھے

اللھم لا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین

(جامع الصغیر للسیوطی جلد ا صفحہ ۱۵۶)

الٰہی مجھے ایک لحظہ کیلئے بھی میرے نفس کے سپرد نہ کرنا۔ یہ لطیف دعا بتلاتی ہے کہ ذکر الٰہی آپ کی روح اور جان تھی جس سے ایک لحظہ کا تغافل بھی آنحضورؐ کیلئے ناقابل برداشت تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر کے آتے ہی آپ کو جوش آجاتا تھا اور آپؐ کے لفظ لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ عشق الٰہی کا دریا آپؐ کے اندر لہریں مار رہا ہے‘‘ (سیرت النبی عکسی صفحہ ۴۸)

الثقة کنزی

وثوق میرا خزانہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا تعالیٰ کے مظہر اتم تھے اس لئے آپ کو اپنے مولا کا ایک بے مثال عرفان حاصل تھا اور آپؐ خدائی بشارتوں کے اعتبار سے وثوق ویقین کے اس بلند ترین اور محکم مینار پر قائم تھے جس کی کوئی مثال انبیاءؑ سابق میں نہیں پائی جاتی۔

طائف میں سنگباری سے آپ کا جسم اطہر خون سے تربتر ہوجاتا ہے مگر ایمان وعرفان کا یہ عالم ہے کہ اہل طائف کے بالآخر حلقہ بگوش حق ہونے کا یقین رکھتے ہوئے ان کے جلد تر ہدایت پا جانے کی دعا اور التجا کرتے ہیں۔

الٰہی رحم کر طائف کے گم گشتہ مکینوں پر\
بچھادے رحمتوں کے پھول پتھریلی زمینوں پر

الحزنُ رفیقی

غم میرا رفیق ہے

محبت الٰہی اور کیفیت حزن دونوں لازم وملزوم ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ قرآن مجید مجھ پر غم کی حالت میں اترا ہے تم بھی اسی صورت میں تلاوت قرآن کیا کرو۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ تو بوڑھے ہوگئے ہیں فرمایا مجھ کو سورہ ھود، سورہ واقعہ سورہ مرسلات اور سورہ شمس نے بوڑھا کردیا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اس چیز کو جان لو جس کو میں جانتا ہوں تو تم بہت روؤ اور تھوڑا ہنسو (بخاری) حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد مومن کے آنکھ سے خشیت الٰہی سے نکلنے والا آنسو آگ کو حرام کردیتا ہے۔ (ابن ماجہ)

العلم سلاحی

علم میرا ہتھیار ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امی محض تھے مگر خدا تعالیٰ نے آپؐ کے مبارک ہونٹوں پر علوم ومعارف کے غیر محدود دائمی چشمے جاری کردیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

بر لبش جاری ز حکمت چشمۂ\
در دلش پُر از معارف کوثرے

آنحضرتؐ کے لب مبارک سے حکمت کا چشمہ جاری ہے اور حضورؐ کے دل میں معارف سے پُر ایک کوثر ہے۔

الصبر ردائی

صبر میری چادر ہے

ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کو جو تکالیف راہ حق میں پہنچیں اگر ان کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے پلڑے میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش آمدہ حوادث ومصائب کے پہاڑوں کو رکھا جائے تو آنحضورؐ کے دکھوں کا پلڑہ بھاری رہے گا۔ بایں ہمہ جس صبر عظیم کا نمونہ آپ کی ذات اقدس نے پیش فرمایا اس کی کوئی نظیر تاریخ عالم میں نہیں پیش کی جاسکتی اور نہ ان اخلاق کا نمونہ کہیں ڈھونڈنے سے مل سکتا ہے جو

آپؐ کے وجود باجود سے ظہور میں آئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"یہ امر اچھی طرح نہ کھلا کہ مسیح کا صبر اور حلم اختیاری تھا یا اضطراری تھا۔ کیونکہ مسیح نے اقتدار اور طاقت کا زمانہ نہیں پایا تا دیکھا جاتا کہ اس نے اپنے موذیوں کے گناہ کو عفو کیا یا انتقام برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ صدہا مواقع میں اچھی طرح کھل گئے اور امتحان کئے گئے اور ان کی صداقت آفتاب کی طرح روشن ہوگئی"۔

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰ صفحہ ۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

الرضاء غنیمتی

رضا میری غنیمت ہے

سید المرسلین رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رضا بالقضاء کے جس بے نظیر مقام پر فائز تھے اس کا اندازہ آنحضورؐ کی اس درد انگیز مناجات سے بخوبی ہوسکتا ہے جو حضورؐ نے طائف سے واپسی پر اپنے مولا کے حضور کی آنحضرتؐ کے لفظ لفظ سے ایک طرف طائف کے غنڈوں اور بدسگالوں کے خونی مظالم کا نقشہ بھی سامنے آجاتا ہے وہاں آپؐ کی رضا بالقضاء کا پہلو بھی نمایاں ہوجاتا ہے۔ آپؐ نے عرض کیا:

"اے میرے ربّ میں اپنی کمزوری کی تیری جناب میں شکایت کرتا ہوں اور اپنی بے چارگی کا تیرے آستانہ پر گلہ گذار ہوں میری ذلت تیری نظر سے پوشیدہ نہیں جس قدر چاہے سختی کر میں راضی ہوں جب تک تو راضی ہوجائے مجھ میں بجز تیرے کوئی قوت نہیں" (السیرت الحلبیہ اور دوسری تواریخ)

العجز فخری

عاجزی میرا فخر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے بڑھ کر فیضان الٰہی ہوا اور سب سے بڑھ کر عاجزی فروتنی اور انکساری کا نمونہ بھی آپؐ ہی نے دکھلایا آنحضورؐ کی عجز ونیاز سے بھری ہوئی دعاؤں سے انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے اور یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے کہ خاکساری اور تذلل اور کسر نفسی کی لازوال مملکت کا آسمانی تاجدار سوائے آپؐ کے کوئی نہیں۔ کیا دنیا میں کسی عارف نے ان الفاظ میں دعا کی ہے کہ

اللھم انک تسمع کلامی وتری مکانی وتعلم سری وعلانیتی لا یخفی علیک شی من امری وانا البائس الفقیر المستغیث المستجیر الوجل المشفق المقر المعترف بذنبہ اسئلک مسئلۃ المسکین وأبتھل الیک ابتھال المذنب الذلیل وادعوک دعاء الخائف الضریر من خضعت لک رقبتہ وفاضت لک عبرتہ وذل لک جسمہ ورغم لک انفہ اللھم لا تجعلنی بدعائک شقیا وکن بی رؤوفا رحیما یا خیر المسؤلین ویا خیر المعطین"

(جامع الصغیر للسیوطی جلد ۱ صفحہ ۵۶)

ہر کہ عارف تر است ترساں تر

الزھد حرفتی

زہد میرا پیشہ ہے

ان مبارک الفاظ کی وجد آفریں تشریح حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود ومہدی موعود کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے بے شمار خزائن کے دروازے آنحضرتؐ پر کھول دیئے سو آنجنابؐ نے ان سب کو خدا کی راہ میں خرچ کیا اور کسی نوع کی تن پروری میں ایک حبہ بھی خرچ نہ ہوا نہ کوئی عمارت بنائی نہ کوئی بارگاہ تیار ہوئی بلکہ ایک چھوٹے سے کچے کوٹھے میں جس کو غریب لوگوں کے کوٹھوں پر کچھ بھی ترجیح نہ تھی۔ اپنی ساری عمر بسر کی...... سونے کیلئے اکثر زمین پر بستر اور رہنے کیلئے ایک چھوٹا سا جھونپڑا اور کھانے کے لئے نان جو یا فاقہ اختیار کیا"

(براہین احمدیہ صفحہ ۲۵۰۔۲۶۳ حاشیہ نمبر ۱۱)

الیقین قوتی

یقین میری قوت ہے

سیرت نبویؐ کے بے شمار واقعات آنحضرتؐ کے یقین کامل پر شاہد ناطق ہیں خونی دشمن غار ثور کے منہ تک آن پہنچا ہے مگر آپؐ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے پرجلال لب ولہجہ میں فرماتے ہیں لا تحزن ان اللہ معنا (التوبہ)

غم مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے

الصدق شفیعی

صدق میرا سفارشی ہے

سلسلہ انبیاء میں آنحضورؐ ہی کو یہ عظمت وجلالت مرتبت حاصل ہے کہ عہد شباب میں ملک بھر میں آپ کو ہر شخص امین اور صادق کے نام سے پکارتا تھا لہٰذا ہم استعارہ کی زبان میں کہہ سکتے ہیں کہ صداقت وامانت جب مجسم ہوکر رونق آرائے عالم ہوئی تو اس کا نام محمدؐ رکھا گیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

الطاعۃ حسبی

اطاعت میرا حسب ہے

خدائے عزوجل سے عاشقانہ تعلق بندہ مومن کے قلب وروح پر خالق حقیقی کا تخت قائم کرلیتا ہے اس منزل پر اس کا جسم اور روح دونوں ہی مجسم اطاعت بن جاتے ہیں۔ یہ روحانی کمال اپنی پوری شان کے ساتھ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ہر گوشے میں نمایاں نظر آتا ہے آپ کی شان اطاعت مصائب اور فتوحات ہر دو زمانہ میں سورج کی طرح چمک رہی ہے۔ دنیا کی تاریخ بتلاتی ہے کہ مفتوح شہروں میں داخلہ کے وقت دنیا کے ہر فاتح کا سر فخر وناز سے بلند ہوگیا اور بادشاہانِ کج کلاہ نے اپنے رعب وداب او قوت وشوکت کا سکہ بٹھانے کیلئے کھوپڑیوں کے مینار بنا دیئے مگر دنیا کا وہ سب سے بڑا فاتح (جس کے آستانے پر ہر زمانہ میں کروڑوں جاں نثار غلاموں کی طرح سر جھکائے حاضر رہے ہیں اور آج بھی موجود ہیں) جب دس ہزار قدوسیوں کے جلو میں فاتحانہ شان کے ساتھ وادی مکہ میں داخل ہوا تو اس کی رُوح حمد و شکر سے لبریز ہوکر سجدہ ریز تھی اور سر مبارک جھکا ہوا تھا۔

(سیرت ابن ہشام)

الجھاد خلقی

جہاد میری عادت ہے

قرآن وحدیث کی رو سے جہاد کی کئی اقسام ہیں جہاد بالنفس جسے جہاد اکبر کا نام خود آنحضرت ﷺ نے دیا جہاد بالمال جہاد بالسیف اور جہاد کبیر جو قرآنی اصطلاح میں اشاعت قرآن سے تعبیر ہے ہمارے آقا ومولا محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے ہر میدان میں اپنی عظمت کے جھنڈے گاڑ دیئے اور استقلال اور شجاعت اور پامردی کے ایسے ایسے نمونے دکھائے کہ دنیا کے بڑے بڑے مفکر اور سے مستشرق آج بھی حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ جہاد بالقرآن ہی کو لیں تو اس میں آپ کا امتیازی شان تسلیم کرنا پڑتی ہے بدبخت یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بدترین دشمن تھے مکہ والوں نے انہی کی پشت پناہی میں عزوہ احزاب کے موقع پر چڑھائی کی تھی ان بدنصیبوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر بلا کر شہید کرنے کی بھی سازش کی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو استقلال تھے آپؐ اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کے مدینہ میں قائم مدارس اور مذہبی مراکز میں بنفس نفیس تشریف لے جاتے اور خدا کا پیغام پہنچاتے تھے۔

آنحضرتؐ کا مطمح نظر دعوت الی اللہ سے معاذ اللہ کوئی اپنی مسند اقتدار جمانا نہیں بلکہ خدائے ذوالعرش کی آسمانی بادشاہت کا زمین کے چپے چپے پر قیام تھا خدا تعالیٰ کا اپنے اس محبوب ترین رسول کو یہ حکم تھا۔

یایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک (المائدہ آیت ۶۸)

اے رسول! اپنے رب کی طرف سے جو کلام نازل کیا گیا ہے اسے تمام لوگوں تک پہنچا دو۔

قرۃ عینی فی الصلوۃ

میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے

جیسا کہ بعض اکابر اُمت نے وضاحت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عظیم الشان نام عبداللہ ہے یعنی خدا کا بندہ اور یہ نام خود قرآن میں مذکور ہے نماز اور عبادت کے باب میں آپؐ اپنی نظیر آپؐ تھے۔ فرائض پنجگانہ کے علاوہ سنن ونوافل کی اٹھائیس رکعتیں روزانہ معمولاً ادا فرماتے۔ رات کا اکثر حصہ عبادت شاقہ میں گذارتے یہاں تک کہ پائے مبارک پر ورم آجاتا تھا بعض صحابہؓ نے عرض کی کہ حضورؐ یہ زحمت کیوں گوارا فرماتے ہیں ارشاد فرمایا کہ کیا میں عبد شکور نہ بنوں۔ اگر کبھی کسی وقت کی سنت نماز دینی کاموں کے باعث چھوٹ جاتی تو اس کی قضا آپؐ ضرور پڑھتے ایک دفعہ ظہر وعصر کے درمیان کسی وفد کی آپؐ سے ملاقات تھی آپ ظہر کے بعد کی دو رکعت نہ پڑھ سکے نماز عصر کے بعد آپؐ نے ازواج مطہرات کے حجروں میں جاکر دو رکعت نماز ادا کی۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ آپ نے اس قضا کو تمام عمر ادا کیا۔

(مسند احمد وابوداؤد وصحیح مسلم)

ثمرۃ فؤادی فی ذکرہ

ذکر الٰہی میرے دل کا پھل ہے

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر الٰہی کے حیرت انگیز انقلابات وتاثیرات پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے درج ذیل الفاظ میں روشنی ڈالی ہے۔

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہوگئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یکدفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا او وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔ (برکات الدعا)

غمی لاجل امتی

میرا غم اپنی امت کیلئے ہے

روایت ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعض دعائیں پڑھیں اور پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ آپؐ اللھم امتی امتی کہتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب جاری تھا۔

(صحیح مسلم باب بکاءہ لامۃ صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ طیبہ روانہ ہوئے مقام زعرا کے قریب سواری سے اترے اور ہاتھ اٹھا کر دیر تک بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر کردیا۔ فارغ ہوکر صحابہؓ سے فرمایا۔

میں نے اپنی اُمت کی مغفرت کے لئے خدا سے دعا مانگی تھی جس کا ایک حصہ مقبول ہوا میں شکر کیلئے سجدہ میں گرا پھر مزید درخواست کی اس نے وہ بھی قبول کی میں سجدہ شکر بجالایا اور پھر دعا وزاری کی اُس نے اس کو بھی درجہ استجابت بخشا اور پھر میں سجدہ میں گر پڑا۔

(سیرۃ النبی جلد دوم صفحہ 349 از علامہ شبلی نعمانی)

شوقی الی ربی عزوجل

میرا اشتیاق اپنے پروردگار کی جانب ہے

اس حدیث مبارک کی روح پر در تشریح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایمان افروز الفاظ میں پیش کرتا ہوں حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

جب موت قریب ہو تو اس وقت تو اکثر آدمی اپنے مشاغل کو یاد کر کر کے افسوس کرتے ہیں کہ اگر اور کچھ دن زندگی ہوتی تو فلاں کام بھی کر لیتے اور فلاں کام بھی کر لیتے جوانی میں اس قدر حرص نہیں ہوتی جس قدر بڑھاپے میں ہو جاتی ہے اور یہی خیال دامن گیر ہو جاتا ہے کہ اب بچوں کے بچے دیکھیں اور پھر ان کی شادیاں دیکھیں اور جب موت قریب آتی ہے تو اور بھی توجہ ہو جاتی ہے اور بہت سے لوگوں کا بستر مرگ دیکھا گیا ہے کہ حسرت و اندوہ کا مظہر اور رنج و غم کا مقام ہوتا ہے اور اگر اور کاش کا اعادہ اس کثرت سے کیا جاتا ہے کہ عمر بھر میں اس کی نظیر نہیں ملتی مرنے والا پے در پے اپنی خواہشات کا ذکر کرتا ہے اور اپنے وقت کو وصیت میں صرف کرتا ہے میرے فلاں مال کو فلاں کے سپرد کرنا اور میری بیوی سے یہ سلوک کرنا اور بیٹوں سے یوں حسنِ سلوک سے پیش آنا۔ فلاں سے میں نے اس قدر روپیہ لینا ہے اور فلاں کو اس قدر دینا ہے غرض اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں جو روزانہ ہر گھر میں دہرائی جاتی ہیں اور چونکہ موت کا سلسلہ ہر جگہ لگا ہوا ہے اور ہر فرد بشر کو اس دروازہ سے گزرنا پڑتا ہے اس لئے تمام لوگ ان کیفیات کو جانتے ہیں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

میرا آقا جہاں اور ہزاروں باتوں میں دوسرے انسانوں سے اعلیٰ اور مختلف ہے وہاں اس بات میں بھی دوسروں سے بالاتر ہے اس میرے سردار کی موت کا واقعہ کوئی معمولی سا واقعہ نہیں۔ کس گمنامی کی حالت سے ترقی پا کر اس نے اس عظیم الشان حالت کو حاصل کیا تھا اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے ہر دشمن پر فتح دی تھی اور ہر میدان میں غالب کیا تھا ایک بہت بڑی حکومت کا مالک اور بادشاہ تھا اور ہزاروں قسم کے انتظامات اس کے زیر نظر تھے۔ لیکن اپنی وفات کے وقت اسے ان چیزوں میں سے ایک کا بھی خیال نہیں نہ وہ آئندہ کی فکر کرتا ہے نہ تدابیر ملکی کے متعلق وصیت کرتا ہے نہ اپنے رشتہ داروں کے متعلق ہدایت لکھواتا ہے بلکہ اس زبان پر اگر کوئی فقرہ جاری ہے تو یہی کہ اللھم فی الرفیق الاعلیٰ اللھم فی الرفیق الاعلیٰ اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے اے میرے اللہ مجھے رفیق اعلیٰ میں جگہ دے۔

اس فقرہ کو ذرا ان مضطربانہ حرکات سے مقابلہ کر کے دیکھو جو عام طور سے مرنے والوں سے سرزد ہوتی ہیں کیسا اطمینان ثابت ہوتا ہے کیسی محبت ہے ساری عمر آپؐ خدا تعالیٰ کو یاد کرتے رہے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے خلوت و جلوت، غرض کہ ہر جگہ آپ کو خدا ہی خدا یاد تھا اور اسی کا ذکر آپ کی زبان پر جاری تھا اور اب جبکہ وفات کا وقت آیا تب بھی بجائے کسی اور دنیاوی غرض یا مطلب کی طرف متوجہ ہونے کے خدا ہی کی یاد آپؐ کے سینہ میں تھی اور جن کو چھوڑ چلے تھے اُن کی فرقت کے صدمہ کی بجائے جن سے ملنا تھا ان کی ملاقات کی تڑپ تھی اور زبان پر اپنے رب کا نام جاری تھا۔

آہ کیسا مبارک وہ وجود تھا کیا احسان ماننے والا وہ انسان تھا۔ اس کی زندگی بہتر سے بہتر انسانوں کیلئے اسوہ حسنہ اور مہذب سے مہذب روحوں کیلئے ایک نمونہ تھی اس نے اپنے پیدا ہونے سے مرنے تک کوئی وقت اپنے ربّ کی یاد سے غافل نہیں گذارا۔ وہ پاک وجود خدا تعالیٰ میں بالکل محو ہی ہو گیا تھا اور اس کی نظر میں سوائے اس وحدہ لاشریک خدا کے جو لم یلد ولم یولد ہے اور کوئی وجود جچتا ہی نہ تھا پھر بھلا جو ذکر کہ تمام عمر اس کی زبان پر رہا وفات کے وقت وہ اسے کہاں بھلا سکتا تھا۔ جو کچھ انسان ساری عمر کھایا کرتا رہا ہو وہی اسے وفات کے وقت بھی یاد آتا ہے پھر جس کی عمر کا مشغلہ ہی یاد الٰہی ہو اور زندگی بھر جس کی روحانی غذا ہی ذکر الٰہی ہو وہ وفات کے وقت اور کسی چیز کو کب یاد کر سکتا ہے۔

مجھے میرا مولا پیارا ہے اور مجھے محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیارا ہے کیونکہ وہ میرے مولا کا سب سے بڑا عاشق اور دلدادہ ہے اور جسے جس قدر میرے رب سے زیادہ اُلفت ہے مجھے بھی وہ اُسی قدر عزیز ہے اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابرھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید۔

(سیرت النبی صفحہ ۵۶۔۵۷ ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

سب نبیوں میں افضل واکرم، صلی اللہ علیہ وسلم

منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حضرتِ سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل و اکرم، صلی اللہ علیہ وسلم
نام محمدؐ کام مکرم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادیٔ کامل، رہبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
آپؐ کے جلوۂ حسن کے آگے ، شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دم، صلی اللہ علیہ وسلم
اِک جلوے میں آناً فاناً بھردیا عالم ، کردیئے روشن
اُتر دکھن پورب پچھم، صلی اللہ علیہ وسلم
اوّل وآخر شارع وخاتم صلی اللہ علیہ وسلم

ختم ہوئے جب کُل نبیوں کے دورِ نبوت کے افسانے
بند ہوئے عرفان کے چشمے، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے
تب آئے وہ ساقی کوثر، مستِ مئے عرفان، پیمبر
پیر مغانِ بادۂ اطہر، مے نوشوں کی عید بنانے
گھِر آئیں گھنگھور گھٹائیں جھوم اُٹھیں مخمور ہوائیں
جھک گیا ابر رحمت باری، آبِ حیاتِ نو برسانے
کی سیراب بلندی پستی، زندہ ہوگئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھا گئی مستی، اک اک ظرف بھرا برکھانے
اک برسات کرم کی پیہم صلی اللہ علیہ وسلم

چارہ گروں کے غم کا چارہ، دُکھیوں کا امدادی آیا
راہنما بے راہرووں کا ، راہبروں کا ہادی آیا
عارف کو عرفان سکھانے، متقیوں کو راہ دکھانے
جس کے گیت زبور نے گائے وہ سردار منادی آیا
وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پرچھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی ردا دی، آیا
صدیوں کے مردوں کا محی صلِّ علیہ کیف یحی
موت کے چنگل سے انسان کو دلوانے آزادی آیا
جس کی دعا ہر زخم کا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم

شیریں بول، انفاس مطہر، نیک خصائل پاک شمائل
حامل فرقاں عالم و عامل علم و عمل دونوں میں کامل
جو اُس کی سرکار میں پہنچا، اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا، ماں نے جنا تھا گویا کامل
اُس کے فیضِ نگاہ سے وحشی، بن گئے حلم سکھانے والے
معطی بن گئے شہرۂ عالم، اُس عالی دربار کے سائل
نبیوں کا سرتاج، ابنائے آدم کا معراج محمدؐ
ایک ہی جست میں طے کر ڈالے، وصلِ خدا کے ہفت مراحل
ربِّ عظیم کا بندۂ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم

وہ احسان کا افسوں پھونکا، موہ لیا دِل اپنے عدو کا
کب دیکھا تھا پہلے کسی نے ، حسن کا پیکر اس خوبو کا
نخوت کو ایثار میں بدلا، ہر نفرت کو پیار میں بدلا
عاشق جان نثار میں بدلا، پیاسا تھا جو خار لہو کا
اُس کا ظہور ، ظہور خدا کا، دکھلایا یوں نور خدا کا
بتکدہ ہائے لات و منات پہ طاری کردیا عالم ہو کا
توڑ دیا ظلمات کا گھیرا، دور کیا ایک ایک اندھیرا
جاء الحق وزھق الباطل ۔ ان الباطل کان زھوقا
گاڑ دیا توحید کا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم

☆ ☆ ☆

اعلانِ نکاح

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرمہ عاصمہ طیبہ صاحبہ بنت مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم مدیر اخبار بدر و ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کا نکاح مکرم شیخ مجاہد احمد صاحب مولوی فاضل و شاستری ابن مکرم عبد المؤمن صاحب بنگالی مرحوم قادیان کے ساتھ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 17.2.06 کو مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (مینجر بدر)

کیا آپ کی جماعت میں تعلیم القرآن کلاس کا انتظام ہے؟ اگر نہیں تو آپ اس سلسلہ میں کیا کارروائی کر رہے ہیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقفِ عارضی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ایک بے نظیر حسین و جمیل معاشرے کا قیام

(عبدالسمیع خان ربوہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

ترجمہ: اے اہل بیت یقیناً اللہ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی آلائش دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے۔ (احزاب: ۳۴)

اس وعدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو جو پاکیزگی اور رفعت بخشی اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے انتہاء محنت اور بے قرار دُعاؤں کا بہت دخل ہے۔

آپ جہاں ان کے تمام مادّی حقوق ادا کرتے وہاں ان کی تربیت پر بھی گہری نگاہ رکھتے اور سب سے بڑھ کر ذاتی نمونہ پیش فرماتے۔

حسین توازن

آپ کی زندگی حقوق اللہ اور حقوق العباد کے حسین توازن کا مرقع تھی۔ اسودؓ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ گھر میں کیا کام کرتے تھے۔ آپؓ نے فرمایا آنحضرت ﷺ کام کاج میں گھر والوں کا ہاتھ بٹاتے اور ان کی خدمت میں مشغول رہتے مگر جونہی نماز کا وقت آتا تو آپ نماز کے لئے نکل کھڑے ہوتے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب کان فی حاجۃ اہلہ حدیث نمبر ۶۳۵)

مثالی گھرانہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثالی گھرانے کا نقشہ یوں کھینچا ہے کہ:-

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے اس شخص پر جو رات کو اٹھے، نماز پڑھے اور اپنی بیوی کو اٹھائے اگر وہ اٹھنے میں پس وپیش کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑکے تاکہ وہ اٹھ کھڑی ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ رحم کرے اس عورت پر جو رات کو اٹھی، نماز پڑھی اور اپنے میاں کو جگایا اگر اس نے اٹھنے میں پش وپیش کیا تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکا تاکہ وہ اٹھ کھڑا ہو۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب قیام اللیل حدیث نمبر ۱۱۱۳)

قیام نماز کی تربیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آغاز میں حضرت خدیجہؓ اور حضرت علیؓ ہی ایمان لائے تھے کہ آپؐ نے ان کے ساتھ نماز باجماعت کی ادائیگی کا سلسلہ شروع فرمادیا۔ پھر عمر بھر سفر وحضر، بیماری وصحت، امن و جنگ غرض کہ ہر حالت عسر ویسر میں اس فریضہ کی بجا آوری میں کبھی کوئی کوتاہی نہیں ہونے دی۔ اور یہی مبارک عادات آپ نے اپنی دیگر ازواج میں بھی پیدا فرمائیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ رات کو نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے اٹھتے اور عبادت کرتے تھے جب طلوع فجر میں تھوڑا سا وقت باقی رہ جاتا تو مجھے بھی جگاتے اور فرماتے تم بھی وتر ادا کرلو۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ خلف القائم حدیث نمبر ۴۸۲)

اسی طرح آپ فرماتی ہیں کہ رمضان کے آخری عشرہ میں تو بطور خاص آپ خود بھی کمر ہمت کس لیتے اور بیویوں کو بھی اہتمام کے ساتھ عبادت کے لئے جگاتے تھے۔ (صحیح بخاری کتاب صلوٰۃ التراویح باب العمل فی العشر الاواخر حدیث نمبر ۱۸۸۴)

ایک رات کا ذکر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لئے اٹھے ہوئے تھے، وحی الٰہی کے ذریعہ آپ کو آئندہ کے احوال اور فتنوں کی کچھ خبریں بتائی گئیں جس کے بعد ایک پریشانی اور گھبراہٹ کے عالم میں آپ بیویوں کو نماز اور دُعا کے لئے جگانے لگے اور فرمایا ان حجروں میں سونے والیوں کو جگاؤ۔ اور پھر اس نصیحت کو مزید اثر انگیز بنانے کے لئے ایک عجیب پر حکمت جملہ فرمایا جو پوری زندگی میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ فرمایا:-

''دنیا میں کتنی ہی عورتیں ہیں جو ظاہری لباسوں کے لحاظ سے بہت خوش پوش ہیں مگر قیامت کے دن جب یہ لباس کام نہ آئیں گے اور صرف تقویٰ کی ضرورت ہوگی تو وہ اس لباس سے عاری ہوں گی''۔

(صحیح بخاری کتاب الفتن باب لایاتی زمان حدیث نمبر ۶۵۴۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جگانے کی خاطر بعض اوقات پاؤں کا انگوٹھا پکڑ کر ہلاتے ہیں یا پانی کا چھینٹا دیتے ہیں۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تہجد ادا کرتے۔ جگہ اتنی کم تھی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوتی تھی اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے لگتے تو میں پاؤں سکیڑ لیتی۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفراش حدیث نمبر ۳۶۹)

ایک بار آدھی رات کو حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کرتے کرتے ایک ویران قبرستان میں پہنچ گئیں۔ جہاں آنحضرت ﷺ شدت الحاح اور گریہ سے تڑپ رہے تھے۔ (سنن نسائی کتاب عشرۃ النساء حدیث نمبر ۳۹۰۱)

یہ عبادت اور محبت الٰہی کا وہ عملی نمونہ ہے جو ہزاروں تقریروں پر بھاری ہے جو جسموں پر نہیں روحوں میں انقلاب برپا کرتا ہے۔

رات کے وقت آپؐ کی نماز بہت لمبی ہوتی۔ نسبتاً لمبی سورتیں تلاوت کرنا پسند فرماتے۔ حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (تہجد) کی کیفیت پوچھی گئی۔ آپؓ نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان یا اس کے علاوہ دنوں میں گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ مگر وہ اتنی لمبی پیاری اور حسین نماز ہوا کرتی تھی کہ اس نماز کی لمبائی اور حسن و خوبی کے متعلق مت پوچھو! یعنی میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے آپ ﷺ کی اس خوبصورت عبادت کا نقشہ کھینچ سکوں۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب قیام النبیؐ حدیث نمبر ۱۰۷۹)

نرالے انداز

اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی صفات کا تذکرہ تو اکثر ہی گھر میں رہتا تھا۔ عجب ڈھنگ اور نرالے انداز سے آپ ﷺ اہل خانہ کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی عبادت کا شوق پیدا فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ سے فرمانے لگے۔ مجھے اللہ کی ایک ایسی صفت کا علم ہے جس کا نام لے کر دُعا کی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے وفور شوق سے عرض کیا یا رسول اللہ پھر مجھے بھی وہ صفت بتایئے نا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میرے خیال میں تمہیں بتانا مناسب نہیں۔ حضرت عائشہؓ جیسے روٹھ کر ایک طرف جا بیٹھیں کہ خود ہی بتائیں گے مگر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر تک نہ بتایا تو عجب شوق کے عالم میں خود اٹھیں، رسول کریمؐ کے پاس آکر کھڑی ہوگئیں۔ آپ کی پیشانی کا بوسہ لیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس مجھے ضرور وہ صفت بتائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ بات دراصل یہ ہے کہ اس صفت کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے دنیا کی کوئی چیز مانگنا درست نہیں اس لئے میں بتانا نہیں چاہتا۔ تب حضرت عائشہؓ پھر روٹھ کر الگ ہو جاتی ہیں کہ اچھا نہ تو نہ سہی۔ پھر آپ وضو کر کے مصلّٰی بچھاتی ہیں اور آنحضرت ﷺ کو سنا سنا کر باآواز بلند یہ دُعا کرتی ہیں کہ اے میرے مولیٰ! تجھے اپنے سارے ناموں اور صفتوں کا واسطہ۔ ان صفتوں کا بھی جو مجھے معلوم ہیں اور ان کا بھی جو میں نہیں جانتی کہ تو اپنی اس بندی کے ساتھ عفو کا سلوک فرما۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے دیکھتے جاتے اور مسکراتے جاتے ہیں اور فرماتے ہیں اے عائشہ بے شک وہ صفت انہی صفات میں سے ہے جو تم نے شمار کرڈالیں۔ (سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب اسم اللہ الاعظم حدیث نمبر ۳۸۴۹)

بیویوں کے دل میں توحید باری کی عظمت کے قیام کا خیال آپ کو بوقت وفات بھی تھا۔ آپ کی آخری بیماری میں جب کسی بیوی نے حبشہ کے ایک گرجے کا ذکر کیا جو ماریہ (حضرت مریم) کے نام سے موسوم تھا تو اپنی بیماری کی تکلیف دہ حالت میں بھی آپ نے بیویوں کی توجہ توحید باری کی طرف مبذول کراتے ہوئے فوراً گفتگو کا رخ دوسری طرف موڑ دیا اور فرمایا 'براہو ان یہودیوں اور عیسائیوں کا جنہوں نے اپنے نبیوں اور بزرگوں کے مزاروں کو سجدہ گاہیں بنالیا۔

(صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ فی البیعۃ حدیث نمبر ۴۰۹ وکتاب الجنائز باب مایکرہ من اتخاذ المساجد حدیث نمبر ۱۲۴۴) گویا بالفاظ دیگر اپنی وفات کو قریب جانتے ہوئے آپؐ بیویوں کو یہ پیغام دے رہے تھے کہ دیکھو تم لوگ میری قبر کو شرک گاہ نہ بنا دینا میرے بعد توحید پر قائم رہنا۔

عجیب بات

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آپ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ایسی بات بتائیں جو آپ کو بہت ہی عجیب معلوم ہوتی ہو۔ اس پر حضرت عائشہؓ رو پڑیں اور ایک لمبے عرصہ تک روتی رہیں اور جواب نہ دے سکیں پھر فرمایا کہ آپ کی تو ہر بات ہی عجیب تھی کس کا ذکر کروں اور کس کا ذکر نہ کروں۔

ایک رات میرے ہاں باری تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے بستر میں داخل ہوئے اور فرمایا اے عائشہ! کیا مجھے اس بات کی اجازت دیں گی کہ میں اپنے رب کی عبادت میں یہ رات گزاروں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یقیناً مجھے تو آپؐ کا قرب پسند ہے اور آپؐ کی خوشنودی مقصود ہے میں آپ کو خوشی سے اجازت دیتی ہوں۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور گھر میں لٹکے ہوئے ایک مشکیزہ کی طرف گئے اور وضو کیا پھر آپؐ نماز پڑھنے لگے اور قرآن کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی پھر آپؐ بیٹھ گئے اور خدا کی حمد اور تعریف کی اور پھر رونا شروع کر دیا۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور پھر رونے لگے یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ آپؐ کے آنسوؤں سے زمین تر ہوگئی اور اسی حال میں وہ رات گزر گئی اور جب صبح کے وقت حضرت بلالؓ نماز کے لئے آپ کو بلانے آئے اس وقت بھی آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ رو رہے ہیں کیا آپؐ کے متعلق اللہ نے یہ خوشخبری نہیں دی وقد غفر اللہ لک ماتقدم من ذنبک وماتأخر پھر آپ کیوں روتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اے بلال کیا میں خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (تفسیر کشاف زیر آیت ان فی خلق السمٰوٰت والارض.....)

ام سلمہؓ کی امامت

ایک دفعہ حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں کچھ عورتیں

جمع تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ سب اکیلی اکیلی نماز پڑھ رہی ہیں۔ ام سلمہؓ کو فرمایا تم نے ان کو نماز باجماعت کیوں نہ پڑھادی؟ ام سلمہؓ نے پوچھا کیا یہ جائز ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں جب تم زیادہ عورتیں ہوتو ایک درمیان میں کھڑی ہو کر امامت کروا لیا کرے۔ اس طرح آپؐ نے نماز باجماعت اور عبادت الٰہی کا شوق ان میں پیدا کیا۔

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ میں حضور کا خیمہ تیار کرتی تھی۔ حضرت حفصہؓ نے بھی مجھ سے پوچھ کر اپنا خیمہ لگا لیا۔ ان کی دیکھا دیکھی ام المومنین حضرت زینبؓ بنت جحش نے خیمہ لگوایا۔ صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خیمے دیکھے تو پوچھا کہ کس کے خیمے ہیں۔ آپ کو بتایا گیا کہ ازواج کے ہیں تو آپ ان سے ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم لوگ یہ (ریس کرنے کو) نیکی سمجھتے ہو۔ پھر اس سال آپؐ نے اعتکاف رمضان نہیں فرمایا بلکہ شوال کے دس دن اعتکاف فرماتے رہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاعتکاف باب الاعتکاف لیلاً حدیث نمبر ۱۸۹۲)

ازواج کے باہمی سلوک کی نگرانی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری کوشش ہوتی تھی کہ ازواج مطہرات آپس میں بہت محبت اور پیار سے زندگی بسر کریں لیکن اگر طبعی جذبات کے ماتحت کوئی بیوی ایسا قدم اٹھاتی ہے جس سے دوسری بیوی کی حق تلفی ہوتی یا جذبات کو ٹھیس پہنچتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی سے اس کا نوٹس لیتے۔ کسی کو یہ اجازت نہیں کہ اس پرسکون ماحول میں پتھر پھینک کر ہلچل مچادے۔ تمام محبتوں شفقتوں کے باوجود اگر کبھی بیویوں کی طرف سے عدل سے ہٹی ہوئی کوئی بات سرزد ہوتی تو آپ سختی سے اس کا نوٹس بھی لیتے اور مناسب فیصلہ بھی فرماتے۔ ہر چند کہ حضرت عائشہؓ آپ کو بہت محبوب تھیں ایک دفعہ انہوں نے حضرت صفیہؓ کو اپنی چھنگلی دکھا کر ان کے پست قد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹھگنی (چھوٹے قد والی) کا طعنہ دے دیا۔ آنحضرت کو معلوم ہوا تو آپؐ نے بہت سرزنش کی۔ فرمایا یہ ایسا سخت کلمہ تم نے کہا کہ تلخ سمندر کے پانی میں بھی اس کو ملا دیا جائے تو وہ اور کڑوا ہو جائے۔ (سنن ترمذی کتاب صفۃ القیامہ حدیث نمبر ۲۴۲۶)

عفو سے کام لیا

ایک بار ام المومنین حضرت زینب بنت جحشؓ نے ام المومنین حضرت صفیہؓ کو یہودن کہہ دیا۔ کچھ شک نہیں کہ ان کا نسب یہودا ابن یعقوب تک منتہی ہوتا ہے مگر کہنے کا انداز اور لب ولہجہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو تین ماہ تک حضرت زینبؓ کے حجرہ میں نہ گئے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں غم سے نڈھال ہو کر مایوس ہو چکی تھی اور سمجھتی تھی کہ اب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ نہ دیکھ سکوں گی۔ حضرت زینبؓ نے توبہ کی تو پھر آپ نے عفو سے کام لیا۔

(الاصابہ جلد ۷ صفحہ ۶۴۰، ابن حجر عسقلانی، دار الجبل بیروت، طبع اول ۱۹۹۲ء)

حضرت صفیہؓ کھانا پکانے کی ماہر تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی باری کے دوران انہوں نے کھانا بھجوایا۔ حضرت عائشہؓ کو غیرت آئی اور جو لونڈی کھانا لے کر آئی تھی اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھانا گرادیا تو وہ برتن ٹوٹ گیا۔ حضرت عائشہؓ سے شدید محبت کے باوجود آنحضرت ﷺ نے اس فعل پر اظہار ناپسندیدگی فرمایا۔ آپؐ نے خود اپنے ہاتھوں سے اس ٹوٹے ہوئے برتن کو اکٹھا کر کے جوڑا اور پھر حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اس کے ساتھ کا برتن تمہارے گھر میں ہے تو لاؤ۔ چنانچہ وہ برتن لایا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹوٹا ہوا برتن حضرت عائشہؓ کے سپرد کر دیا اور صحیح سالم برتن حضرت صفیہؓ کو بھجوا دیا۔

(بخاری کتاب النکاح باب الغیرۃ حدیث نمبر ۴۸۲۴)

ازواج کے ذریعہ امت کی تربیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعدد ازواج کی ایک حکمت امت کی تربیت بھی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسیہ اور محنت اور دعاؤں سے ایک پاکیزہ ماحول اور معاشرہ قائم کیا۔ اپنی ازواج کی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ امت کے لئے اپنے اپنے دائرہ میں ایک نمونہ بن گئیں۔ خصوصاً عورتوں سے متعلق مسائل میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امت کے درمیان ایک عملی ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے متعلق فرمایا کہ خذوا شطر دینکم من الحمیراء۔ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔

(نہایہ ابن اثیر جلد نمبر ۱ صفحہ ۴۳۸ موسسہ اسماعیلیان، طبع چہارم)

چنانچہ حضرت عائشہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۴۸ سال بعد تک زندہ رہیں اور امت کے لئے چشمہ علم وعرفان بنی رہیں۔ جن ازواج نے خلافت راشدہ کے بعد تک عمر پائی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔

۱۔ حضرت حفصہؓ وفات ۴۱ھ
۲۔ حضرت ام حبیبہؓ وفات ۴۴ھ
۳۔ حضرت صفیہؓ وفات ۵۰ھ
۴۔ حضرت میمونہؓ وفات ۵۱ھ
۵۔ حضرت جویریہؓ وفات ۵۶ھ
۶۔ حضرت عائشہؓ وفات ۵۷ھ
۷۔ حضرت ام سلمہؓ وفات ۶۰ھ

خدا اور فرشتوں کی گواہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت یافتہ ان ازواج نے ذاتی طور پر جس اعلیٰ کردار کا مظاہرہ فرمایا وہ تاریخ اور سیرت کی ضخیم کتب میں بڑی تفصیل سے محفوظ ہے۔ یہاں اس کی تائید میں صرف خالق کائنات اور اس کے روح الامین کی گواہی درج کی جاتی ہے جس میں اللہ اور رسول نے ازواج مطہرات کو سلام بھیجے۔

حضرت جبریل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا خدیجہ سے رب کائنات کا اور میرا سلام کہہ دیجئے اور ان کو ایک ایوان جنت کی بشارت دیں جو خالص مروارید سے بنا ہے جس کے اندر کوئی رنج والم نہیں۔ (صحیح مسلم کتاب فضل الصحابۃ باب فضائل خدیجہ حدیث نمبر ۴۴۶۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا یہ جبریل ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا میرا سلام بھی ان تک پہنچا دیں۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب فضائل عائشہ حدیث نمبر ۳۴۸۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے عائشہ کے بستر میں وحی نازل ہوتی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الھبہ باب من اھدی الی صاحبہ حدیث نمبر ۲۳۹۳)

حضرت حفصہؓ کے متعلق جبریل نے فرمایا ''انھا صوامۃ قوامۃ وانھا زوجک فی الجنۃ''۔ وہ روزے رکھنے والی بہت نمازیں پڑھنے والی اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہے۔

(المستدرک علی الصحیحین ذکر حفصہ۔ جلد ۴ صفحہ ۱۷ حدیث نمبر ۶۷۵۴)

جنت نظیر گھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ عالم عرب میں جو روحانی انقلاب پیدا کیا اس کا ایک ثبوت آپ کی ازواج مطہرات کا عظیم الشان کردار ہے۔ اور اس مقدس رسول کی یہی خواہش تھی کہ گھر گھر میں اس روحانی انقلاب کے جلوے نظر آئیں۔ اس مقصد کے لئے مردوں کو بھی مستعد ہونا پڑے گا اور عورتوں کو بھی۔ تاکہ دونوں مل کر وہ جنت پیدا کریں جو اس دنیا کی بے نظیر جنت تھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

''امر واقعہ یہ ہے کہ سب سے حسین معاشرے کی جنت جو نازل ہوئی وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نازل ہوئی۔ آپؐ نے بہترین اسوہ ہر آنے والی نسل کے لئے پیچھے چھوڑا.....

آج امن کی اور کوئی راہ نہیں ہے سوائے اس راہ کے۔ آج نجات کا کوئی راستہ نہیں مگر ایک راستہ کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کو ہم قبول کرلیں۔

پس اے احمدی مردو اور عورتو تم دنیا کو امن اور آشتی کی خوشخبری دینے کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ ضرور آگے بڑھو اور دنیا کو اس کی طرف بلاؤ لیکن یاد رکھنا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ جنتیں ساتھ لے کر چلنا۔ یہی جنتیں ہیں جو آج دنیا کو امن دیں گی۔ اس جنت کے بغیر گھر گھر میں جہنم بھڑکائی جارہی ہے۔ طرح طرح کے مصائب اور دکھ ہیں جن میں انسان مبتلا ہے اور ایک دوسرے کو مبتلا کرتا چلا جارہا ہے۔ آج مغربی قوموں کا امن بھی اٹھ چکا ہے اور مشرقی قوموں کا امن بھی اٹھ چکا ہے۔ آج نہ روس عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے اور نہ امریکہ عائلی جنت کی ضمانت دے سکتا ہے اور وہ ایک ہی ہے اور صرف ایک ہی ہے یعنی ہمارا آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو آج معاشرہ کی جہنم کو جنت میں تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ (الفضل ۲۸ رمارچ ۱۹۸۴ء)

☆☆☆

ایم ٹی اے کی تاریخ کا ایک نیا سنگ میل

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یوم مسیح موعودؑ کے مبارک موقع پر 23 مارچ 2006ء کو ایم ٹی اے کے نئے آٹومیٹڈ براڈکاسٹ سرور سسٹم Automated Broadcast Server System کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر منعقد ہونے والی تقریب کو مواصلاتی رابطے کے ذریعے ساری دنیا میں لائیو ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دُعا سے قبل نئے سسٹم کے بارے میں تمام معلومات سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اس کے مختلف شعبہ جات کا معائنہ فرمایا۔ اور بٹن دبا کر نئے سسٹم کا افتتاح کیا۔ آخر میں دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ اور مہمانوں کی خدمت میں مٹھائی پیش کی گئی بعد ازاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ایم ٹی اے کے تمام کارکنان کے ساتھ تصویر بنوائی اور اسطرح اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔ یہاں یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ بیک وقت مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کرنے کے لحاظ سے یہ سسٹم فی الحال دنیا میں ایم ٹی اے کے علاوہ صرف ایک اور چینل کے زیر استعمال ہے۔

۲ مارچ ۲۰۰۶ کو اخبار جنگ یو کے نے جو جھوٹی خبر شائع کی تھی اس پر ایک قطع لکھا ہے

اے صاحب جنگ و ''دجل'' تم نے یہ کیسا ظلم کمایا ہے
عشاق محمدؐ عربی پر ناحق الزام لگایا ہے
انجام تمہارا کیا ہوگا قرآن نے یہ بتلایا ہے
اللہ نے کاذب کو لعنت کا مورد ہی ٹھہرایا ہے

(مبارک احمد ظفر لندن)

جگت گورو صلی اللہ علیہ وسلم سے انبیاء بنی اسرائیل کی عقیدت

چوہدری خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان

مصطفیٰ ظلِ خدا ہے شافعی امم جہاں
مصطفیٰ کے نُور سے روشن زمین و آسمان

تمام قوموں ملکوں اور نبیوں کے سانجھے محبوب ویشوا نر، مبالغہ سے بڑھ کر حمد و ثنا کے پیکر نراشنس، درحقیقت خاتم النبیین اور افضل الرسل محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ویدوں، پورانوں، ژند اوستھا اور قدیم آسمانی مقدس کتب میں رشیوں، منیوں، اوتاروں اور نبیوں نے عقیدت سے سر جھکائے ہیں اور انہیں دُنیا کا نجات دہندہ ٹھہرایا۔

(رگوید 4۔106: 1+اتھروید 20۔127: 1 تا 14، بھوشیہ پوران ۔ پرتی سرگ پرو 3 ادھیائے 3+فرسنگ دساتیر 1280 صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۰، آیات ۵۴ تا ۶۰ ساسان اول نامہ اول

سب پاک ہیں پیغمبر اِک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

قدیم انبیاء علیہم السلام کے زمانہ سے لیکر بنی اسرائیل کے نبیوں تک سبھی بزرگوں و نبیوں نے پیکر رحمت ذاتِ اقدس صلعم سے عقیدت و خلوص کا برملا اظہار کیا ہے۔ آپؐ ہی کو دنیا کا سچا خیر خواہ اور آخری نجات دہندہ، قابل تقلید وجود ٹھہرایا ہے پس آپؐ کے ہی زمانہ کے ادوار اوّل و آخر اور درمیان میں بباعث اپنی فطرت صحیحہ کے خاتم النبیین ٹھہرے۔

اسرائیلی نبی حبقوق علیہ السلام کی پیشگوئی

بنی اسرائیل کے یہودی لوگ اپنی کتب مقدسہ کی رو سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تین نبیوں کے آنے کے منتظر تھے۔ حضرت الیاس۔ حضرت مسیح اور ''وہ نبی'' (یوحنا ۱۰: ۲۱) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت الیاس اور حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور ہو چکا تھا۔ اب یہود کو صرف ''وہ نبی'' (آنحضرت) کی آمد کا انتظار تھا۔

حضرت حبقوق نبی کی رویاء کا بار نبوت

حضرت حبقوق علیہ السلام فلسطین کے رہنے والے تھے، جو عرب و حجاز کے شمال میں ہے۔ حضرت حبقوق علیہ السلام نے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عقیدت کرتے ہوئے آپؐ کے عرب سے ظہور کی پیشگوئی فرمائی۔ تاکہ یہود و بنی اسرائیل اس شان و شوکت والے پیغمبر اعظم کے ظہور پر ان پر ایمان لاکر فلاح دارین حاصل کر سکیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

'' خدا تیمان سے آیا۔ اور قدوس کوہِ فاران سے (سلاہ) اس کا جلال آسمان پر چھا گیا اور زمین اس (احمد) کی حمد سے معمور ہو گئی۔

اس کی جگمگاہٹ نور کی مانند تھی
اس کے ہاتھ سے نور کی کرنیں نکلتی تھیں
وبا اس کے آگے آگے (بھاگتی) چلتی تھی
وہ کھڑا ہوا اور زمین تھرا گئی
اس نے نگاہ کی اور قومیں پراگندہ ہو گئیں
ازلی پہاڑ پارہ پارہ ہو گئے،
قدیم ٹیلے جھک گئے

(حبقوق ۔باب ۳ آیات ۳ تا ۶ ۔ترجمہ برٹش اینڈ فارن ۔بائبل سوسائٹی انارکلی ۔لاہور 1947ء)

ترجمہ از مفتی محمد صادق صاحب

'' خدا جنوب سے آیا'' وہ جو قدوس ہے۔ فاران سے آیا (سلاہ) اس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ اور زمین اس (احمد) کی حمد سے معمور ہوئی'' (بائیبل کی بشارات بحق سرور کائنات 26)

حضرت محمد صادق صاحب فاضل عبرانی کا تبصرہ

حضرت حبقوق خدا کے ایک مظہر کی آمد کا جنوب کی طرف اور فاران کی طرف اشارہ کر رہا ہے۔ فلسطین کے جنوب میں عرب اور حجاز ہے۔ حجاز اور فارانِ ایک ہی علاقہ کا نام ہے۔ زمین اسکی حمد سے معمور ہوئی کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سب جگہ حمد ہوئی۔ خود لفظ محمد کے معنے ہی ہیں۔ حمد کیا گیا بشارات...... صفحہ 26

ترجمہ: حبقوق 3:3 عربی ایڈیشن،

1۔ بائیبل کے موجودہ عربی ایڈیشن میں اس فقرہ کا درج ذیل ترجمہ کیا گیا ہے کہ وامتلا الارض من تحمید احمد'' اور زمین احمد کی حمد سے بھر گئی''

2۔ جلالہ غطی السموات والارض ۔ امتلات من تسبیحہ۔

3۔ اس (احمد) کے جلال نے آسمانوں کو اور اس کی حمد و ستائش نے زمینوں کو ڈھانپ لیا

اس (احمد) کے جلال و حمد و ثنا نے آسمانوں اور زمینوں کو ڈھانپ لیا۔

حبقوق نبی کی پیشگوئی کے مطابق

۱۔ شانتی کا اوتار احمد نام سے مبعوث ہوا۔

۲۔ اس کی حمد و ثنا ہمہ وقت پوری دنیا میں بوجہ زمین کے گول ہونے کے ہوتی رہتی ہے۔

۳۔ اس کا ظہور مطابق پیشگوئی شام کے جنوب میں واقع عرب دیش میں ہوا۔ اسی ملک میں تیما فاران حجاز کے علاقے ہیں۔

۴۔ وہ مجسم نور علی نور وجود پیکر رحمت ہے۔

۵۔ وہ روحانی و جسمانی امراض کا معالج اور متقیوں کا امام ہے جیسے یثرب (مدینہ) امراض کا گھر تھا۔ احمدؐ کے تشریف فرما ہونے پر امراض وہاں سے بھاگ گئے۔ اور یثرب مدنی شہر بن گیا۔

۶۔ حضرت احمد کی توجہ سے غارت گر قومیں بکھر گئیں۔ جیسے جنگ خندق یا احزاب کی جنگ میں عرب کی تمام متحدہ اقوام، جنگجو لشکر پراگندہ ہو گئے۔ اور وہ دوبارہ متحد نہ ہو سکے لیکن مسلمان متحد متفق ہو کر ایک مسلم قوم کی صورت میں ابھرے۔

۷۔ الہامی کتب کے محاورہ میں پہاڑوں سے مراد بادشاہ اور شاہی منظم حکومتیں ہوا کرتی ہیں۔ حضرت احمد مجتبیٰ کے ظہور کے وقت کسریٰ شہنشاہِ ایران اور ہرقل شہنشاہ رومن ایمپائر پرانی اور منظم حکومتیں تھیں۔ جن کا اس زمانے میں ساری معمورہ دنیا پر دبدبہ چھایا ہوا تھا۔ وہ مسلمانوں سے ٹکر لینے کے باعث پارہ پارہ ہو گئیں۔ اور ٹیلے یعنی سردار اور راجے فرمانبردار بن گئے۔

۸۔ جب محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے جلال میں کھڑا ہوا تو اہل مکہ اور زمین مکہ تھرا گئے اور خداوند نے اسی زمانے میں اپنے کام کو بحال کیا۔ دنیا میں نیا انقلاب و نیا نظام برپا ہوا۔ (حبقوق باب ۳ آیات ۲ تا ۶ پرانا عہدنامہ مطبوعہ 1947 صفحہ 878)

حجی نبی کی پیشگوئی۔ حمدت (احمدؐ)

انبیاء: یہود میں سے حضرت حجی نبی کا اپنا مقام ہے یہ نبیؑ شاہ دارا کے عہد میں ہوا ہے۔ شروع شروع میں اس زمانے کے لوگوں نے آپ کی طرف توجہ نہیں دی کیونکہ وہ لوگ دنیا پرست تھے دین کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں تھی۔ وہ لوگ اپنے گھروں کو مضبوط بناتے مگر خدا کے ویران گھر کو برباد ہوتا دیکھتے تھے حضرت حجی کی نصائح پر کوئی توجہ نہ دیتے تھے۔

خدا تعالیٰ نے ان پر قحط اور مصائب نازل فرمائے۔

حضرت حجی نے اپنے صحیفہ میں پیشگوئی فرمائی کہ۔

'' رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ تھوڑی سی مدت بعد میں آسمان اور زمین اور تری اور خشکی کو ہلا دوں گا۔ بلکہ میں ساری قوموں کو ہلا دوں گا۔ اور حمدت (احمد) سب قوموں کا آئے گا۔ اور میں اس گھر کو جلال سے بھر دوں گا'' حجی آیت 6 - 7 ترجمہ مفتی محمد صادق صاحب فاضل عبرانی۔ بائیبل 1880ء کے پہلے کے تراجم ملاحظہ فرمائے جائیں۔

ترجمہ:۔ برٹش اینڈ بائیبل سوسائٹی ۔ انارکلی لاہور (1947ء میں ان آیات کا ترجمہ درج ذیل کیا گیا ہے صفحہ 882)

'' رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں تھوڑی دیر میں پھر ایک بار آسمان و زمین اور بحر و بر کو ہلا دوں گا۔ میں سب قوموں کو ہلا دوں گا۔ اور ان کی مرغوب چیزیں آئیں گی اور میں اس گھر کو جلال سے معمور کروں گا۔ 6-7۔

ربّ الافواج یوں فرماتا ہے کہ اُس پچھلے گھر (کعبہ مراد ہے) کی رونق پہلے گھر (بیت المقدس) کی رونق سے زیادہ ہوگی'' (آیت ۹)

پیشگوئی تین نشان

۱۔ اقوام عالم کا سانجھا قابل تقلید محبوب حمدت، احمد نام کا مبعوث ہوگا۔

۲۔ احمدؐ نے جنگ و قتال کرنے والی مخالفت متحدہ اقوام و لشکر شکست کھا کر بکھر جائیں گے۔

۳۔ احمدؐ کے عہد میں پہلے گھر کی نسبت پچھلے گھر (کعبۃ اللہ) کی رونق زیادہ ہوگی

حمدت پر ایک نظر

حجی نبی کی عبرانی کتاب باب ۲ آیت ۶ میں عبرانی لفظ حمدت آیا ہے عبرانی زبان کے فاضل مفتی محمد صادق صاحب نے اس لفظ کے بارے لکھا ہے کہ

ا۔'' اس آیت میں لفظ حمدت آیا ہے اس مادے سے محمد احمد حامد محمود ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نکلتے ہیں۔ اسی بشارت میں لفظ حمدت کہنے سے مراد ایسا شخص ہے جس کا نام حمد کے مادے سے مشتق ہے''
(بائیبل کی بشارات بحق سرورِ کائنات صفحہ ۲۷)

۲۔ بائیبل کے عربی ایڈیشنوں میں لفظ حمدت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ'' دیاتی مشتہی الاقوام''

یعنی تمام قوموں کا محبوب آئے گا۔ یعنی وہ جو حمد کیا جائے گا۔ بشارات صفحہ 27، عالم کا سانجھا محبوب اور قابل تقلید و جود اتھرووید باب 20 فصل 127 آیت 7)

۳۔ مسیحی علماء نے 1880ء کے بعد کے تراجم میں بڑے وسیع پیمانے پر ردّ و بدل سے کام لیا ہے انہوں نے'' حمدت'' کا من مانا ترجمہ یہ کیا ہے کہ'' ان کی مرغوب چیزیں آئیں گی''۔

جبکہ حمدت کے صحیح معنے ہیں کہ'' قوموں کا محبوب احمد آئے گا'' ایسا کرنے سے انہوں نے اپنی قوم کو احمد کے وجود سے اندھیرے میں رکھا ہے۔ یاد رہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کا دائرہ نبوت قوم بنی اسرائیل تک محدود ہے لیکن محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دائرہ نبوت ساری دنیا اور تمام اقوام عالم تک وسیع ہے۔

ایسا ہی پارسی مذہب اور ہندو دھرم کا دائرہ اپنی اپنی اقوام تک محدود ہے جیسا کہ ہندو پریشد (عالمگیر ہندو جماعت) کے صدر جناب توگڑیا صاحب ہندو قانون کی بنیاد پر لکھتے ہیں کہ

'' ہندو قانون کی رو سے ہندو صرف وہ ہے جو ہندوؤں کی اُونچی جاتی کے گھرانہ میں پیدا ہوا ہو'' (اخبار ہندسماچار جالندھر جمعہ ۲۱ مئی ۲۰۰۴ء صفحہ ۴ اداریہ)

پس حضرت حجی نبیؑ کی عقیدت سے معمور پیشگوئی کہ'' قوموں کا سانجھا محبوت حمدت شانتی کا اوتار احمد مجتبیٰؐ مبعوث ہوگا' صرف حضرت پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ہی مخصوص ہے۔ جو انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ ساری دنیا کیلئے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں۔

دوسرا نشان

حضرت پیغمبر معظم اقوام کے راہبر کو مبعوث ہونے سے قبل صدوق امین کہا جاتا تھا۔ مگر اس شانتی کے اوتار کو مبعوث ہونے کے بعد آتش بریان جنگوں میں گھسیٹا گیا۔ عرب دیش کے جتھہ بند، لشکروں نے جنگ بدر اور جنگِ احزاب میں مسلمانوں اور اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کیلئے حلف اٹھائے اور نہتے امن پسند مسلمانوں پر مدینہ پر پے در پے حملے کئے۔ حمدت، احمد اور اس کے ساتھیوں نے جنگ و قتال سے بچنے کیلئے تمام تدابیر پر عمل کیا۔ لیکن خونخوار۔ منظم جتھہ بند دشمن لشکروں نے ہر بار مدینہ کا محاصرہ کیا۔ مسلمانوں کو

نیست و نابود کرنے کیلئے ان کا ناطقہ بند کر دیا۔

رب الافواج ست پتی نے حجی نبی کی پیشگوئی کے مطابق ان متحدہ لشکروں اور قوموں کو جنگوں میں شکست دی۔ ان کو جڑ سے ہلا کر رکھ دیا۔ ان کو منتشر کر دیا۔ اور بالآخر جنگ احزاب میں جبکہ تمام عرب قبائل اور صحرائی لٹیروں نے متفق متحد ہو کر مدینہ کا گھیراؤ کر لیا۔ سچے خدا نے اکیلے ہی ان دشمن لشکروں کو شکست دے دی انکی طاقت ٹوٹ کر بکھر گئی کہ پھر وہ دوبارہ مسلمانوں پر حملہ آور نہ ہو سکے۔

ایسا ہی شہنشاہ کسریٰ (ایران) اور ہرقل شہنشاہ رومن ایمپائر نے مسلمانوں پر زبردست حملے کئے لیکن آخر شکست پر شکست کھائی۔ یرموک کی جنگ میں ہار کھانے پر شہنشاہ ہرقل والئے رومن ایمپائر نے ٹوٹی ہوئی جان کندنی کی آواز میں یہ بجھا ہوا فقرہ کہا کہ "سلام تجھے اے شام دائمی سلام" (کالفلک بوٹن ۔ اینڈ ریلیجس مصنفہ ڈر پر صفحہ ۹۱ بحوالہ سیرت محمد یہ صفحہ ۱۷۴۱ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی طبع ۱۸۹۵ء

اس طرح کوہ فاران حجاز سے آنے والے قدوس سے اور اس کے جلال سے آسمان بھر گیا۔ دنیا میں ایک نیا نظام "اسلامی جمہوریت" قائم ہوا۔ نیا سماج اور نیا معاشرہ قائم ہوا۔

تیسرا نشان

حضرت حجی نبی نے قوموں کے محبوب محمد واحمد مجتبیٰ کی بعثت پر بطور نشان یہ فرمایا ہے کہ رب الافواج فرماتا ہے کہ "میرا گھر (بیت المقدس، یروشلم) ویران ہے...... حجی باب ا آیت نمبر ۹ اور ربّ الافواج فرماتا ہے کہ:۔

" پچھلے گھر (کعبۃ اللہ) کی رونق پہلے گھر (بیت المقدس) کی رونق سے زیادہ ہوگی...... اور میں اُس مکان میں سلامتی بخشوں گا (حجی باب ۲ آیت نمبر ۹)

اس پیشگوئی میں حضرت حجی نبی نے خدا تعالیٰ کے دو گھروں کے بارے میں پیشگوئی فرمائی ہے یہ دونوں مقدس گھر مسلمانوں کے قبلہ نماز گردانے جاتے ہیں۔

پہلے گھر بیت المقدس (یروشلم) کی ویرانی و خستگی میں بائبل میں جگہ جگہ ماتم کیا گیا ہے حتیٰ کہ حضرت مسیح نے انجیل میں بیت مقدس و یروشلم پر نوحہ کیا ہے۔

لیکن پچھلے گھر کعبۃ اللہ کے بارے میں ربّ الافواج فرماتا ہے کہ میں اس مکان میں سلامتی بخشوں گا" اس لئے خانہ کعبہ سلامتی کا گھر ٹھہرا۔

وہ محبط انوارِ الٰہیہ ہے یہ گھر سارا سال رات دن ہمہ وقت معمور رہتا ہے اس میں نورانی فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ عملاً یہ آخری گھر پہلے گھروں سے زیادہ بارونق رہتا ہے۔

دونوں گھر مسلمانوں کے تیرتھ ستھان اور قابل تعظیم ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال دس لاکھ حجاج نے اس گھر کی زیارت کی۔ کعبۃ اللہ ہجوم خلق سے معمور رہا۔ یہ گھر انوار الٰہی سے محیط ہے قدیم صحائف میں اسے روشن آسمانی برکات سے محیط بستی۔ زندگی بخش اور ناقابل تسخیر مقام قرار دیا گیا ہے (اتھروید باب ۱۰ فصل ۲ آیت ۳۳) حیرت کا مقام ہے کہ اسے کوئی قوم، لشکر اور بادشاہ فتح نہ کر سکے۔ اس کے متعلق پہلے سے خدا کا وعدہ ہے کہ محبط انوار الٰہی خانہ کعبہ ایودھیا ہے اس میں قتال جدل حرام ہے یہ ناقابل فتح ہے۔ (اتھروید 10:2:29 تا 33)

یہود و مسیحی دنیا کے بعض لوگ" پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار" کی ذات اقدس پر طرح طرح سے رکیک حملے کرتے رہتے ہیں حالانکہ ان کی مقدس کتب وصحائف اور ان کے بزرگوں، نبیوں اور پارسا لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس سے اپنے خلوص عقیدت کے اظہار کے ساتھ اپنی نجات کو لازمی قرار دیا ہے حتیٰ کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی انکساری اور عقیدت کی انتہا کر دی ہے کہ۔

" جو میرے بعد آتا ہے میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں ہوں" (انجیل متی باب نمبر ۳ ص ۱۱۔ یوحنا باب ا آیت ۲۷)

کچھ بات ہے کہ ہستی مٹتی نہیں ہماری
صدیوں رہا ہے دشمن دورِ زماں ہمارا

اہانت آمیز کارٹون

" اہانت آمیز کارٹون سب سے پہلے ڈنمارک کے ایک اخبار نے شائع کیا۔ ڈنمارک نے شائع کرنے والے اخبار کی طرف سے معافی نہیں مانگی...... لیکن یورپی ممالک میں اس کی دوبارہ اشاعت نے دنیا بھر میں مسلمانوں کو سراپا احتجاج بنا دیا ہے"

(اخبار ہند سماچار جالندھر صفحہ 5 مورخہ 2 مارچ 2006)

" مغربی دیشوں کی میڈیا کی طرف سے مسلمانوں کے پیغمبر حضرت محمد صاحب کے کارٹون شائع کرنے کا معاملہ دن بدن نئے رنگ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اسے بلیشیا سرکار نے بھی اپنے دیش کے اخبارات کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے۔ جنہوں نے اسے چھاپا تھا" (ہند سماچار مورخہ 28 فروری 2006ء صفحہ 6)

ایسا لگتا ہے کہ پریس کی آزادی کے نام پر مذاہب اور پیشوایان مذاہب پر گھناونے مکروہ، اہانت آمیز اور دلخراش حملے کرنے کی ایک وسیع سازش بنائی گئی ہے۔ اس مکروہ سازش کا دائرہ ساری دنیا کا پریس جان پڑتا ہے۔ منصوبے کا سرپرست یورپ معلوم ہوتا ہے۔ جس کی اکثریت عیسائی ہے اور اقلیت یہود!۔

دکھانے کے دانت

عیسائیوں کا اعلان ہے کہ" خدا محبت ہے" بلاشبہ یہ بات درست ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر ایک شے پر حاوی ہے لیکن عیسائیوں نے اپنے اقتدار کے دور میں کبھی بھی عفو ومحبت کا مظاہرہ نہیں کیا۔ بلکہ اُن کی طرف سے کروڑہا انسانوں کے معصوم دل زخمی کئے گئے۔ ان کے زخموں پر نمک پاشی کی گئی۔ آئے دن دل دکھانے، زخمی کرنے اور ان پر نمک چھڑکنے میں عیسائیوں نے لذت محسوس کی۔ منصوبے بنائے جاتے ہیں اور ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

خدا سے محبت کرنے والوں کو چاہئے تھا کہ وہ حصول رضائے الٰہی کی خاطر

دل بدست آورد حج اکبر است
از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

اس سنہرے آزمودہ نسخہ پر عمل کرتے کہ سب سے بڑا حج اور کار ثواب یہ ہے کہ کسی دل کو پیار سے محبت سے رام کر لو۔ اسے راحت وسکون بخشو، ایک دل کا رام کر لینا کعبہ تیرتھ کا ہزاروں بار حج کرنے سے بہتر ہے۔

لیکن مغربی دنیا افغانستان کے ننھے منے پیارے پیارے نونہالوں معصوم مستورات اور بیگناہ شہریوں کو زہریلے بموں سے موت کے گھاٹ اتار دینے کو" خدا محبت ہے" کا فارمولا سمجھتی ہے۔ عراق وخلیج کے بیگناہ ولاتعلق لوگوں کو بموں سے اڑا دینے میں۔" خدا محبت ہے"۔ کا نظارہ دیکھتی ہے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی کی بے خبر آبادی کو چند منٹوں میں بموں کے ذریعہ ہمیشہ ہمیش کیلئے موت کی نیند سلا دینا اپنی اور خدائے محبت کی جیت کا سنہرا کارنامہ سمجھتی ہے۔ ایران پر پرستاران خدائے محبت عوام شہریوں پر موت کے بم برسانے والے ہیں۔ جس سے انکا مقصد خدائے محبت کی خاطر دنیا کو امن شانتی اور زندگی عطا کرنا ہے دوسری طرف سے منصوبہ بند سازشوں کے ذریعے کروڑوں دلوں کو ان کے پیشواؤں کے خلاف توہین آمیز مواد شائع کر کے زخمی کرنا دُکھ دینا ہے۔

اضطراب

مسلمان خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق دنیا بھر کی تمام قوموں کے سارے پیغمبروں اوتاروں اور نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور خلوص دل سے اُن کی عزت وتکریم کرتے ہیں۔ وہ انبیاء بنی اسرائیل کی بے عزتی نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان مقدسوں کی توہین برداشت کر سکتے ہیں۔ اس حقیقت کو یہود و نصاریٰ خوب جانتے ہیں۔ اب جبکہ یہود و نصاریٰ کی جانب سے پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جاری ہے تو عیسائی دنیا مسلمانوں کے مجروح جذبات ابھرے ہوئے احساسات صبر واضطراب اور مجبوری کو نہیں سمجھ سکتے ان کی اضطراری کیفیت " قہر درویش برجانِ درویش" جیسی ہے۔

انبیاء بنی اسرائیل کی بشارات

خدا تعالیٰ کی طرف سے یہود ونصاریٰ میں مبعوث ہونے والے انبیآء علیہم السلام نے حضرت" پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار" سے اپنی دلی محبت وعقیدت اور خلوص کو اپنے ایمان کا جزو بنایا اس رحمۃ للعالمین پر ان کے ظہور سے قبل درود وسلام بھیجا۔ اور اپنی قوم کو زبانِ حال سے تاکیدی نصائح فرمائیں تا کہ وہ اس سراپا محمد یم، نبیوں کے محبوب کو سچا مان کر فلاح دارین حاصل کریں۔

چنانچہ عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں یہود و نصاریٰ کے انبیآء علیہم السلام نے بہت سی پیش خبریاں بیان فرمائی ہیں جن سے ان نبیوں کی عقیدت اور خلوص ظاہر ہوتا ہے اور دوسری طرف فخر رسل خاتم الانبیآء کا افضل اور برتر مقام رحمۃ للعالمین مخلوق خدا سے بے پناہ محبت اور ہمدردی اور رواداری کا عملی برتاؤ ہماری راہنمائی کرتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ایک ایسے پیغمبر کے ظہور کی پیش خبری دی ہے جس کا ظہور ان کی صلبی اولاد اور بنی اسرائیل کی قوم ونسل سے نہیں ہونا تھا بلکہ اس کا ظہور بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہونا مقدر تھا۔ چنانچہ عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں جگہ جگہ اس پیش خبری کی توثیق پائی جاتی ہے بنی اسرائیل میں یہ خوشخبری عام طور پر شائع اور مشہور تھی۔

استثنا "حضرت موسیٰ کا برادر زادہ ہونا"

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ:۔

'اور خداوند نے مجھ سے فرمایا کہ خداوند تیرا خدا تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اس کی سننا۔"

2۔" میں ان کیلئے ان کے ہی بھائیوں میں تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا تو میں ان کا حساب اُس سے لوں گا"

(استثنا باب ۱۸ آیات ۱۵۔۱۶ اور آیت ۱۸۔۱۹)

3۔ یہی پیش خبری عہد نامہ جدید کی کتاب اعمال میں بھی تفصیل سے بیان ہوئی ہے۔

" چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لئے مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا جو کچھ وہ تم سے کہے۔ اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا۔ وہ امت میں سے نابود کر دیا جائے گا" (اعمال باب ۳ آیت ۲۲ تا ۲۴)

4۔ یہی پیش خبری صنائع بدائع کی زبان میں استعارات کے رنگ میں حضرت موسیٰ کی کتاب استثنا باب ۳۳ آیت نمبر ۳ میں بیان ہوئی ہے اور آنے والے مظہر الٰہی کو دی جانے والی شریعت کو آتشی شریعت کہا گیا ہے چنانچہ مذکورہ صحیفہ میں مرقوم ہے کہ

" خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا۔ وہ کوہ فاران سے ان پر جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدوسیوں میں سے آیا اس کے داہنے ہاتھ پر ان کیلئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے ......(استثناء)

یہ ترجمہ برٹش اینڈ بائیبل سوسائٹی، انارکلی لاہور 1947ء سے لیا گیا ہے۔ اس میں پادری دنیا نے ترمیم وتنسیخ اور تبدل وتغیر کیا ہے 1880ء سے قبل کی بائبل میں دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" صحیح ترجمہ کیا گیا ہے۔ پوری تسلی کیلئے ملاحظہ فرمائیں۔ اخبار بدر جلد 53 شمارہ 15-14 مورخہ 7/14 جون 2001ء مضمون بعنوان" دس ہزار والا نبی صلی اللہ علیہ وسلم" اسے قرآن مجید کی صورت میں آتشی شریعت دی گئی۔

"وہ نبی"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو" وہ نبی" کہا گیا ہے۔ (یوحنا باب ا آیت ۲۶)

عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید کی پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتشی شریعت دے کر مبعوث فرمایا۔ پیش خبری کے مطابق کہ" آنے والا میرا نام لیکر کلام کرے گا" قرآن مجید میں ایک سو چودہ سورتوں میں سے 113 سورتیں "بسم اللہ" خدا کے نام سے شروع ہوئی ہیں۔ کلام اللہ میں کثرت سے بنی اسرائیل مخاطب ہیں۔ انہیں بار بار توحید کی دعوت دی گئی ہے۔

مسلمانوں کی طرف سے بکثرت ایسا لٹریچر شائع ہو چکا ہے۔ جس میں بائیبل و انجیل مقدس کی

پیشگوئیوں پر مفصل بحث کی گئی ہے۔اور یہود ونصاریٰ کو موسیٰ کی مانند موسیٰ کے بھائیوں میں سے مبعوث ہونے والے پیغمبر اعظم دنیا کے سردار کو راہبر تسلیم کر لینے کی دعوت دی گئی ہے۔

مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں نے بھی پیش خبریوں کو لیکر لٹریچر شائع کیا ہے چنانچہ پنڈت وید پرکاش اپادھیائے ایم اے ویدک سنسکرت ڈی،فل دھرم شاستر آچاریہ (ڈپ آف جرمن) برلن یونیورسٹی نے ایک کتاب نراشنس اور آخری رسولؐ (ہندی) شائع کی ہے۔جس میں انہوں نے عہد نامہ عتیق وعہد نامہ جدید کی بشارات بحق نراشنس محمد مصطفیٰؐ پر ایک ایک پیش خبری کو سامنے رکھ کر مدلل ومفصل بحث کی ہے۔

’’نراشنس اور انتم رشی‘‘ کا اردو ترجمہ اسلامی جماعت کے جناب وصی اقبال صاحب نے کیا ہے اور مرکزی مکتبہ اسلامی 1353 چتلی قبر دہلی ۶ نے 1983ء 1992ء میں شائع کروایا۔ بائیبل کی بشارات پر بحث پنڈت جی موصوف کی کتاب مذکورہ کے صفحہ 21 تا 53 پر پھیلی ہوئی ہے۔

چند عنوانات

پنڈت وید پرکاش نے عنوان دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو پیش کیا ہے جیسے استثناء باب ۱۸ آیت ۱۵ تا ۱۸ جن میں انہوں نے عہد کے رسول کا حضرت موسیٰ کا برادرزادہ ہونا ان کے مشابہ ہونا مذکور ہوا ہے پنڈت جی نے پندرہ مشابہتیں حضرت موسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ میں بیان کی ہیں۔

حضرت موسیٰ کا برادرزادہ ہونا

اس عنوان کے تحت پنڈت جی موصوف تحریر کرتے ہیں کہ:۔

1۔حضرت موسیٰ کے بھائیوں میں سے ہونے کا مطلب ہے کہ حضرت موسیٰ کی نسل میں سے نہیں بلکہ وہ ان کے خاندانی سلسلہ نسب سے ہوگا......عہد نامہ عتیق کے پانچویں صحیفہ ڈیورنومی کی بنیاد پر یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بنی اسرائیل میں سے حضرت موسیٰ کی طرح اب دوسرا نبی نہیں آئے گا۔جس کو خدا کے حضور کھڑے ہو کر گفتگو کرنے کا موقعہ فراہم ہو‘ عہد نامہ عتیق۔نراشنس اور آخری رسول 29-28 صفحہ)

۲۔’’حضرت محمد مصطفیٰؐ ایک سچے نبی تھے اور موسیٰ علیہ السلام نے جس (نبی) رسول کیلئے پیشگوئی کی تھی وہ صرف آپؐ اور آپؐ ہی تھے‘‘ (نراشنس اور آخری رسول صفحہ 35)

۳۔ **وہ نبی**۔اس عنوان کے تحت پنڈت وید پرکاش اپادھیائے نے اپنی کتاب کے صفحہ 35 تا 38 پر روشنی ڈالی ہے ’’وہ رسول‘‘ آنحضرت کو فارقلیط کے نام سے موسوم کیا گیا ہے‘‘۔’’پیرکلیٹ (فارقلیط) کے معنی انجیل کے موجودہ انگریزی ترجموں میں کمفورڈ (آرام پہنچانے والا) اور ہندی ترجموں میں سہائک (معاون ومددگار) دیئے گئے ہیں سنسار گرو نامی کتاب میں بابا علیم داس نے پیرکلیٹ کو یونانی زبان میں فارقلیط نام سے موسوم کیا ہے۔جس کے معنے انہوں نے تعریف کئے جانے کے لائق بتائے ہیں (سنسار گرو صفحہ ۵ از بابا علیم داس بنارس۔نراشنس اور آخری رسول صفحہ 43) بابا علیم داس سے راقم الحروف کی 1950ء میں ان کے گھر ملاقات ہوئی تھی۔ان ایام میں وہ چاروں ویدوں کا ترجمہ اور تشریح کر کے ان پر تنقیدی جائزہ لکھ رہے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چچیرے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام ان کے ہمعصر اور نبی تھے ان کے علاوہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوئی بھائی ان کے سلسلہ نسب سے ہونا ثابت نہیں۔جو پیشگوئیوں کا مصداق ہو۔

آخری رسول

پنڈت جی موصوف ’’آخری رسول‘‘ عنوان کے تحت رقمطراز ہیں کہ ’پیراقلیط‘ (فارقلیط) کے معنے جس کی تعریف کی گئی ہو کے ہوتے ہیں اور اس کیلئے عربی زبان میں احمد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے...... یہ ترجمہ مسلمانوں کے حق میں جاتا ہے اور عیسائی مسلمانوں سے بغض وعناد رکھتے ہیں اس لئے انہوں نے اس ترجمہ کو غلط ثابت کیا ہے‘‘

(نراشنس اور آخری رسول صفحہ 48)

میرا محبوب

بنی اسرائیل کے انبیآء علیہم السلام کے سلسلہ میں حضرت سلیمان علیہ السلام بہت بلند پایہ کے پیغمبر اور شہنشاہ تھے۔انہوں نے اپنے ’’غزل الغزلات‘‘ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکساری کے ساتھ اپنی عقیدت والفت کا اظہار کیا ہے۔وہ فرماتے ہیں:۔

’’میرا محبوب سرخ و سفید ہے وہ دس ہزار (مرباباہ) میں ممتاز ہے......اس کے ہونٹ سوسن ہیں جن سے رقیق مُر ٹپکتا ہے ......اس کا منہ از بس شیرین ہے ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔اے یروشلم کے بیٹو! یہ ہے میرا محبوب! یہ ہے میرا پیارا‘‘

(غزل الغزلات باب ۵ آیات 10 تا 16)

ترجمہ ماخوذ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لاہور 1947ء

ا۔حضرت سلیمان علیہ السلام نے بتایا ہے کہ ان کا پیارا محبوب اسماعیلی سلسلہ کا بھائی سراپا محمد ہے......مسیحی مصنفین،مفسرین بائیبل نے 1880ء کے بعد بائیبل کے تراجم میں اس مقام پر آئے ہوئے لفظ ’’محمدیم‘‘ محمد ہی نام اور محمد ہی کام کا ترجمہ سراپا محمد کی بجائے سراپا عشق انگیز کردیا ہے۔حضرت سلیمان علیہ السلام بتاتے ہیں کہ:۔

ان کے محبوب کا رنگ سرخ وسفید اور روشن ہے۔شامیوں کی طرح بالکل سفید نہیں ان کا چہرہ پیشانی روشن ہے۔سرخی مائل ہے۔ان کے بال کالے چمکیلے ہیں۔ان کی آنکھوں میں تمکنت ہے۔ان کے دہن مبارک اور ہونٹوں سے مُر ٹپکتا ہے (مُر زخموں کو شفا دینے والی ایک دوائی کا نام ہے) یعنی ان کے بیان فرمودہ معارف وحقائق سے گناہوں کے زخموں سے شفا ملتی ہے گویا گناہوں کے کفارہ کیلئے کسی معصوم انسان کی قربانی کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ دس ہزار والا پیغمبر ہے۔الغرض حضرت سلیمان کا محبوب سراپا محمد ہے وہ نراشنس مبالغہ سے بڑھ کر قابل ستائش حمد وثنا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس غزل کے لفظ ’’دودی‘‘ میں ایک لطیف نکتہ بیان ہوا ہے اس لفظ کے معنے عام طور پر میرا دوست میرا محبوب کئے جاتے ہیں لیکن عبرانی میں دود کے معانی ایسے محبوب کے کئے جاتے ہیں جو باپ کا بھائی یعنی چچا ہو۔چنانچہ ولیم جینیسن کی لغت میں دیگر معانی کے علاوہ اس کے یہ معانی بھی دیئے گئے ہیں The father's brother باپ کا بھائی چچا۔ (بحوالہ میثاق النبیین 217 مولفہ مولانا عبد الحق صاحب ودیارتھی،لاہور)

ایسا ہی اس لفظ میں صیغہ تانیث کی علامت ایزاد کر کے اس کے معانی پھوپھی اور چچی کے لئے گئے ہیں (احبار باب ۲ آیت ۱۲۔۱۴) سو اس لفظ ’’دودی‘‘ میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ میرا محبوب چچا ہے۔غور فرمایئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ میں چچا تھے اور انہی کی اولاد بنی اسماعیل میں حضرت محمد مصطفیٰؐ مبعوث ہوئے۔سو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی بڑی شان اور بڑی وضاحت کے ساتھ پوری ہوئی کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے موسیٰ علیہ السلام کے بھائیوں میں سے ایک آتشی شریعت والے نبی کو مبعوث کیا۔جو اسرائیلیوں میں سے نہ ہو کر اسماعیلیوں میں ظاہر ہوا۔

اے یہود نصاریٰ! حضرت موسیٰ کے بعد ان کے مشابہ پیغمبر اس کے بھائیوں میں سے چودہ سو سال سے مبعوث ہو چکا ہے لیکن موسیٰ کی مانند بنی اسرائیل میں کوئی نبی نہیں آیا جسے خدا کے حضور کھڑا ہونے اور گفتگو کرنے کا موقعہ میسر آیا ہو۔البتہ تورات کی باتوں کو پورا کرنے اور بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو اکھٹا کرنے کیلئے بن باپ حضرت مسیح ناصری کا ظہور ہوا مگر یہود نے اسے بھی صلیب پر مار دینے کی ناکام کوشش کی۔اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیش خبریوں کا سچا مصداق اور مصدق ہے اس کی اہانت ومخالفت کے ہمیشہ درپئے رہے خدا کا خوف کرو تا لعنت سے بچ سکو۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق و محبت میں ڈوبا ہوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام الزمان کا منظوم کلام

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اِک قمر ہے
اس پہ ہر اِک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اُس نے ہیں اُتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اُس سے بس رہنما یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثنا یہی ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطا یہی ہے
آنکھ اُس کی دوربیں ہے دل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمع دیں ہے عین الضیا یہی ہے
جو رازِ دیں تھے بھارے اُس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے
پھر کھولے جس نے جندے☆ وہ مجتبیٰ یہی ہے
دل میں یہی ہے ہردم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

☆یہ لفظ پنجابی کا ہے جس کا مطلب قفل یعنی تالا ہے۔

النَّبِیُّ الْاُمِّی صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عمر مبلغ انچارج کیرلہ

خدا تعالیٰ نے سیدنا حضرت سرور کائنات وفخر موجودات رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ میں سے ایک عظیم الشان وصف آپ کا اُمّی ہونا بتایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایک ناخواندہ شخص کی زبانی اپنے علم وعرفان اور معرفت الٰہی کا روحانی چشمہ قرآن مجید کی شکل میں جاری فرمایا جو زمان ومکان کی حد بندیوں کو پار کرتے ہوئے رہتی دنیا تک کے انسانوں کی ہدایت اور سیرابی کا موجب بنا۔

ایک ایسے شخص کی زبان سے جو لکھنا پڑھنا تک نہیں جانتا اتنی نہایت فصیح وبلیغ اور زندہ جاوید زبانِ عربی میں قرآن مجید کے علوم وفیوض کا جاری ہونا ایک عظیم الشان معجزہ سے کم نہیں۔

اُمّی ہونے کا عظیم الشان وصف حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی پر قرآن مجید یا کوئی اور مذہبی کتاب چسپاں نہیں کرتی۔ قرآن مجید آپ کو اُمّی اور آپ کے اوّل المخاطبین کو اُمِیّین قرار دیتا ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوباً عندہ فی التورٰۃ والا نجیل یا مرھم بالمعروف وینھھم عن المنکر ویحل لھم الطیبت ویحرم علیھم الخبٰئث ویضع عنھم اصرھم والاغلال التی کانت علیھم ۔ فالذین آمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی اُنزل معہ اولئک ھم المفلحون (الاعراف آیۃ 158)

یعنی جو اس رسول نبی اُمّی پر ایمان لاتے ہیں جسے وہ اپنے پاس توریت اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور انہیں بری باتوں سے روکتا ہے اور ان کیلئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دیتا ہے اور اُن پر ناپاک چیزیں حرام قرار دیتا ہے اور اُن سے اُن کا بوجھ اور طوق اُتار دیتا ہے جو اُن پر پڑے ہوئے تھے۔ پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور اُسے عزت دیتے ہیں اور اُس کی مدد کرتے ہیں اور اُس نور کی پیروی کرتے ہیں جو اُس کے ساتھ اُتارا گیا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔ اس کی اگلی آیت میں فرماتا ہے۔

قل یاایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً الذی لہ ملک السمٰوٰت والارض لا الہ الا ھو یحی ویمیتُ فآمنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمٰتِہٖ واتبعوہُ لعلکم تھتدون (الاعراف آیت ۱۵۹)

ان ہر دو آیات میں تمام بنی نوع انسان کی ہدایت اور رہنمائی کیلئے زبان اور مکان کی حد بندیوں کو پار کرتے ہوئے رہتی دنیا تک کیلئے بطور رحمت مبعوث ہونے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّی نبی قرار دیا ہے۔

علاوہ ازیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوّل المخاطبین لوگوں کو اُمِیّین قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔

فان حاجُوک فقُل اسلمت وجھی للہ ومن اتبعن وقل للذین اوتوا الکتاب والا میین ءَ اَسلمتم ۔ فان اسلموا فقد اھتدوا۔ وان تولوا فانما علیک البلاغ واللہ بصیر بالعباد۔

پس اگر وہ تجھ سے جھگڑا کریں تو تُو کہہ دے کہ میں تو اپنی توجہ خالصۃً اللہ کی رضا کے تابع کر چکا ہوں اور وہ بھی جنہوں نے میری پیروی کی۔ اور اُن سے کہہ دے جنہیں کتاب دی گئی اور اُن سے بھی جو امیین یعنی بے علم ہیں کہ کیا تم اسلام لے آئے ہو پس اگر وہ اسلام لے آئے ہیں تو یقیناً وہ ہدایت پا چکے اور اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو تجھ پر صرف (پیغام) پہنچانا فرض ہے اور اللہ بندوں پر گہری نظر رکھنے والا ہے (آل عمران آیت ۲۱)

نیز فرمایا۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں ان ہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث فرمایا وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ (الجمعۃ آیت ۳)

مذکورہ دونوں آیتوں میں عمومی رنگ میں عربوں کو ان پڑھ اور ناخواندہ قرار دیا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں مبعوث ہوئے تھے اُس زمانہ کے بارے میں عموماً ایام جاہلیت قرار دیا جاتا ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی المسیح الموعود علیہ السلام جنہیں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکماً عدلاً قرار دیا تھا اپنی متعدد کتابوں میں حضرت رسول اکرم صلعم کو ناخواندہ ثابت فرماتے ہوئے آپ کی زبان مبارک سے قرآن کریم جیسا روحانی علوم و فیوض کے چشمہ کا جاری ہونا آپ کی صداقت کا ایک عظیم الشان اور بین ثبوت قرار دیا ہے چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں۔

اس جگہ عجیب بر عجیب اور بات ہے یعنی یہ کہ وہ علوم ومعارف ایک ایسے اُمّی کو عطا کی گئی کہ جو لکھنے پڑھنے سے ناآشنا محض تھا جس نے عمر بھر کسی مکتب کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ کسی کتاب کا کوئی حرف پڑھا تھا۔ اور نہ کسی اہل علم یا حکیم کی صحبت میسر آئی تھی بلکہ تمام عمر جنگلیوں اور وحشیوں میں سکونت رہی اُن ہی میں پرورش پائی۔ اور اُن ہی میں سے پیدا ہوئے اور اُن ہی کے ساتھ اختلاط رہا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی اور ان پڑھ ہونا ایک ایسا بدیہی امر ہے کہ کوئی تاریخ دان اسلام کا اُس سے بے خبر نہیں۔ لیکن چونکہ یہ امر آئندہ نسلوں کے لئے بہت کارآمد ہے اس لئے ہم کسی قدر آیات قرآنی لکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا ثابت کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ وہ آیات بہ تفصیل ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

وہ خدا ہے جس نے ان پڑھوں میں اُن ہی میں سے ایک رسول بھیجا اُن پر وہ اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور اُن کو پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ لوگ اس سے پہلے صریح گمراہی میں پھنسے ہوئے تھے۔ (سورہ جمعہ)

عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیئی فساکتبھا للذین یتقون ویوتون الزکوٰۃ والذین ھم بایاتنا یؤمنون.......لعلکم تھتدون۔

(سورہ اعراف آیت ۱۵۸۔۱۵۹)

یعنی میں جس کو چاہتا ہوں عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت نے ہر چیز پر احاطہ کر رکھا ہے سو میں ان کیلئے جو ہر یک طرح کے شرک اور کفر اور فواحش سے پرہیز کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور نیز ان کے لئے جو ہماری نشانیوں پر ایمان کامل لاتے ہیں اپنی رحمت لکھوں گا وہ وہی لوگ ہیں جو اُس رسول نبی پر ایمان لاتے ہیں جس میں ہماری قدرت کاملہ کی دو نشانیاں ہیں۔ ایک تو بیرونی نشانی کہ توریت اور انجیل میں اُس کی نسبت پیشگوئیاں موجود ہیں جن کو وہ آپ بھی اپنی کتابوں میں موجود پاتے ہیں۔ دوسری وہ نشانی کہ خود اُس نبی کی ذات میں موجود ہے۔

اور وہ یہ ہے کہ ہر قسم کی حقیقی صداقتیں جن کی سچائی کو عقل اور شرع شناخت کرتی ہے اور جو صفحۂ دنیا پر باقی نہیں رہی تھیں لوگوں کی ہدایت کیلئے بیان فرماتا ہے اور اُن کو اُس کے بجالانے کیلئے حکم کرتا ہے اور ہر نامعقول بات سے جس کی سچائی سے عقل انکار کرتی ہے منع کرتا ہے اور پاک چیزوں کو پاک اور پلید چیزوں کو پلید ٹھہراتا ہے اور یہودیوں اور عیسائیوں کے سر پر سے وہ بھاری بوجھ اُتارتا ہے جو اُن پر پڑی ہوئی تھی اور جن طوقوں میں وہ گرفتار تھے ان سے خلاصی بخشتا ہے سو جو لوگ اُس پر ایمان لائیں اور اس کو قوت دیں اور اُس کی مدد کریں اور اُس نور کی بکلّی متابعت اختیار کریں جو اُس کے ساتھ نازل ہوا ہے وہی لوگ نجات یافتہ ہیں لوگوں کو کہدے کہ میں خدا کی طرف سے تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ وہ خدا جو بلا شرکت غیرے آسمان اور زمین کا مالک ہے اور جس کے سوا کوئی اور خدا قابل پرستش نہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے پس اُس خدا پر اور اُس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہے ایمان لے آؤ وہ نبی جو اللہ اور اُس کے کلموں پر ایمان لاتا ہے اور تم اُس کی پیروی کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔

(سورہ اعراف۔۱۵۹۔۱۵۸)

وکذلک اوحینا الیک روحاًمن امرنا ماکنت تدری ماالکتاب ولا الایمان ولکن جعلناہُ نورا نھدی بہ من نشاء من عبادنا وانک لتھدی الی صراط مستقیم اور اسی طرح ہم نے اپنے امر سے تیری طرف ایک روح نازل کی ہے تجھے معلوم نہ تھا کہ کتاب اور ایمان کسے کہتے ہیں پس ہم نے اس کو ایک نور بنایا ہے جس کو ہم چاہتے ہیں بذریعہ اُس کے ہدایت دیتے ہیں اور بہ تحقیق سیدھے راستہ کی طرف تو ہدایت دیتا ہے۔ (الشوریٰ)

وما کنت تتلوا من قبلہ من کتاب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون بل ھو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم ومایجحد بایاتنا الا الظلمون۔

(سورۃ العنکبوت آیت ۴۹)

اس سے پہلے تو کسی کتاب کو نہیں پڑھتا تھا اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا کہ باطل پرستوں کو شک کرنے کی کوئی وجہ ہوتی بلکہ وہ آیات بینات ہیں جو اہل علم کے سینوں میں ہیں اور اُن سے انکار وہی لوگ کرتے ہیں جو ظالم ہیں۔

ان تمام آیات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمّی ہونا بکمال وضاحت ثابت ہوتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت اُمّی اور ناخواندہ نہ ہوتے تو بہت سے لوگ اس دعویٰ اُمیت کی تکذیب کرنے والے پیدا ہو جاتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایسے ملک میں یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ جس ملک کے لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے حالات اور واقعات سے بے خبر اور ناواقف قرار دے سکیں بلکہ وہ تمام لوگ ایسے تھے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء عمر سے نشو ونما پایا تھا اور ایک حصہ کلاں عمر اپنی کا ان کے مخالطت اور مصاحبت میں بسر کیا تھا پس اگر فی الواقع جناب ممدوحؐ اُمّی نہ ہوتے تو ممکن نہ تھا کہ اپنے اُمّی ہونے کا ان لوگوں کے سامنے نام بھی لے سکتے جن پر کوئی حال انکا پوشیدہ نہ تھا اور ہر وقت اس گھات میں لگے ہوئے تھے کہ کوئی خلاف گوئی ثابت کریں اور اس کو مشتہر کردیں (روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ 572-562)

یہ ثابت کرنے کیلئے کہ آنحضرت ﷺ ایک امی تھے اور سارا کا سارا قرآن مجید آپ پر بطور وحی کے نازل ہوا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کی ایک اور آیت درج فرماتے ہیں۔

قال الذین لا یرجون لقاء نائت بقرآن غیر ھذا اوبدلہ قل مایکون لی ان ابدلہ من تلقاءِ نفسی ان اتبع الا مایوحیٰ الیی انی

خافُ ان عصیتُ ربی عذاب یوم عظیم۔
قل لوشاء الله ماتلوتهُ علیکم ولا ادریکم به فقد لبثتُ فیکم عمراً من قبله افلا تعقلون۔
فمن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذباً او کذب بایاته انه لا یفلح المجرمون۔
(یونس آیت ۱۶۔۱۸)

وہ لوگ جو ہماری ملاقات سے نا اُمید ہیں یعنی ہماری طرف سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اس قرآن کے خلاف کوئی اور قرآن لا جس کی تعلیم اس کی تعلیم سے مغائر اور منافی ہو یا اسی میں تبدیلی کر۔ ان کو جواب دے کہ مجھے یہ قدرت نہیں اور نہ روا ہے کہ میں خدا کے کلام میں اپنی طرف سے کچھ تبدیل کروں۔ میں تو صرف اس وحی کا تابع ہوں جو میرے پر نازل ہوتی ہے اور اپنے خداوند کی نافرمانی سے ڈرتا ہوں۔ اگر خدا چاہتا تو میں تم کو یہ کلام نہ سناتا اور خدا تم کو اس پر مطلع بھی نہیں کرتا پہلے اس سے اتنی عمر یعنی چالیس برس تک تم میں ہی رہتا رہا ہوں۔ پھر کیا تم کو عقل نہیں یعنی کیا تم کو بخوبی علم نہیں کہ افتراء کرنا میرا کام نہیں۔ اور جھوٹ بولنا میری عادت میں نہیں اور پھر آگے فرمایا اُس شخص سے زیادہ تر اور کون ظالم ہوگا جو خدا پر افتراء باندھے یا خدا کے کلام کو کہے کہ یہ انسان کا افتراء ہے بلاشبہ مجرم نجات نہیں پائیں گے۔

غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمی ہونا عربوں عیسائیوں اور یہودیوں کی نظر میں ایسا بدیہی اور یقینی امر تھا کہ اس کے انکار میں کچھ دم نہیں مارتے۔
(روحانی خزائن جلد نمبر ۱ صفحہ 574)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانہ میں فن تحریر عام طور پر رائج نہیں تھا سب سے پہلے کتاب کی شکل میں قرآن مجید منظر عام پر آیا تھا جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم تو پڑھ تیرا رب صاحب اکرام ہے جس نے قلم کے ذریعہ علم سکھایا۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواندہ قرار دینے کیلئے مسلمانوں کے بعض طبقوں کی طرف سے صلح حدیبیہ کے ایک واقعہ کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔ یعنی صلح حدیبیہ کے موقعہ پر مسلمانوں اور کفار مکہ کے درمیان جو معاہدہ لکھا گیا تھا اس میں کفار کے مطالبہ کو مانتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا لفظ محمد رسول اللہ کو خود اپنے ہاتھ سے مٹا کر محمد ابن عبد اللہ تحریر فرمانا آپ کو خواندہ ثابت کرنے کیلئے بطور دلیل کے پیش کیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بعد تحقیق اپنی تصنیف خاتم النبیین میں فرماتے ہیں۔ (کفار مکہ کا ایلچی) سہیل بن عمرو آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لکھو "یہ وہ معاہد ہے جو محمد رسول اللہ نے کیا ہے۔ سہیل نے پھر ٹوکا کہ یہ رسول اللہ کا لفظ ہم لکھنے نہیں دیں گے۔ اگر ہم یہ بات مان لیں کہ آپ خدا کے رسول ہیں تو پھر یہ سارا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے اور ہمیں آپ کو روکنے اور آپ کا مقابلہ کرنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔ بس جس طرح ہمارے ہاں طریق ہے صرف یہ لفظ لکھو کہ محمد ابن عبد اللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا" آپ لوگ مانیں نہ مانیں میں خدا کا رسول تو ہوں مگر چونکہ میں محمد بن عبد اللہ بھی ہوں اسلئے چلو یہی سہی لکھو کہ محمد ابن عبد اللہ نے یہ معاہدہ کیا ہے (بخاری کتاب الشروط)

مگر اس اثناء میں آپ کے کاتب حضرت علیؓ معاہدہ کی تحریر میں محمد رسول اللہ کے الفاظ لکھ چکے تھے آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا محمد رسول اللہ نے الفاظ مٹا دو اور ان کی جگہ محمد ابن عبد اللہ کے الفاظ لکھدو۔ مگر اُس وقت جوش کا یہ عالم تھا حضرت علیؓ نے غیرت میں آکر عرض کیا یا رسول اللہ میں تو آپ کے نام کے ساتھ سے رسول اللہ کے الفاظ کبھی نہیں مٹاؤں گا آپ نے اُن کی از خود رفتہ حالت کو دیکھ کر فرمایا اچھا تم نہیں مٹاتے تو مجھے دو میں خود مٹا دیتا ہوں۔ پھر آپ نے معاہدہ کا کاغذ (یا جو کچھ بھی وہ تھا) ہاتھ میں لے کر حضرت علیؓ سے اُن الفاظ کی جگہ پوچھ کر رسول اللہ کے الفاظ اپنے ہاتھ سے کاٹ دیئے اور اُن کی جگہ ابن عبد اللہ کے الفاظ لکھ دیئے۔
(خاتم النبیین صفحہ 765-764۔ بخاری کتاب المغازی)

اس کے حاشیہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ تحریر فرماتے ہیں۔

اس موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے خود اپنے ہاتھ سے محمد رسول اللہ کے الفاظ کاٹ کر اُن کی جگہ محمد ابن عبد اللہ کے الفاظ لکھ دیئے۔ اس پر بعض لوگوں کے دل میں یہ خیال گذر سکتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمی یعنی ناخواندہ تھے جیسا کہ خود قرآن شریف آپ کے متعلق اُمی کا لفظ استعمال فرماتا ہے تو پھر یہ کس طرح ممکن ہوا کہ آپ نے خود اپنے ہاتھ سے محمد رسول اللہ کے الفاظ کاٹے اور اُن کی جگہ دوسرے الفاظ لکھ دیئے۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ یا تو آپ اُمی نہیں تھے اور یا اُوپر والی روایت غلط ہے...... بے شک آپ اُمی تھے اور جیسا کہ قرآن اور حدیث اور تاریخ کے متحدہ بیان سے ثابت ہے کہ آپ نے کبھی بھی درسی رنگ میں لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا مگر دوسری طرف یہ بھی درست ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ اُمی اور ناخواندہ تھے چونکہ زمانہ نبوت میں آپ کے سامنے کثرت کے ساتھ مراسلات وغیرہ پیش ہوتے رہے تھے اس لئے آپ کو اس زمانہ میں کچھ حروف شناسی ہوگئی ہوگی اور ایک ذہین انسان کیلئے یہ بات ہرگز بعید از قیاس نہیں کہ وہ باوجود ناخواندہ ہونے کے مراسلات کے بار بار سامنے آنے کی وجہ سے کچھ حروف شناسی پیدا کر لے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسی حروف شناسی کے باوجود ایسے شخص کے اُمی ہونے میں کوئی کلام نہیں ہوسکتا۔ اور بہر حال وہ ناخواندہ ہی سمجھا جائے گا......

عام محاورہ میں بعض اوقات لکھنے کا لفظ لکھا دینے کے معنی میں بھی آجاتا ہے گویا کہ اس صورت میں مراد یہ ہوگی رسول اللہ کے الفاظ تو آپ نے خود اپنے ہاتھ سے کاٹ دیئے مگر اس کے بعد بن عبد اللہ کے الفاظ کا تب سے لکھوا دیئے اور ظاہر ہے کہ حضرت علیؓ کی اصل غیرت رسول اللہ کے الفاظ کاٹنے پر تھی نہ کہ ان کی جگہ بن عبد اللہ الفاظ لکھنے پر"۔
(خاتم النبیین حاشیہ صفحہ 765)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت میں آپ کے ناخواندہ ہونے کی حقیقت کے پیش نظر یہ اعتراض کیا جاتا تھا کہ کوئی شخص حضرت رسول کریم صلعم کو عربی کی عبارتیں سکھایا کرتا تھا جسے نعوذ باللہ آپؐ قرآنی شکل میں پیش کیا کرتے تھے۔

اس کی تردید کرتے ہوئے قرآن مجید یوں فرماتا ہے۔ ولقد نعلم انهم یقولون انما یعلمه بشر۔ لسان الذی یلحدون الیه اعجمی وهذالسان عربی مبین۔

اور یقیناً ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں اسے کسی بشر نے سکھایا ہے اس کی زبان جس کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں اعجمی (غیر فصیح) ہے جبکہ قرآن کی زبان ایک صاف اور روشن عربی زبان ہے۔
(النحل آیت ۱۰۴)

نیز ایک اور جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

وما ینطق عن الهویٰ ان هو الا وحی یوحیٰ علمه شدید القویٰ (النجم ۴۔۵۔۶) اور وہ خواہش نفس سے کلام نہیں کرتا۔ یہ تو محض ایک وحی ہے جو اُتاری جارہی ہے اسے مضبوط طاقتوں والے (جبریل) نے سکھایا ہے۔

گویا کہ آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے جو بھی آیتیں نکلتی تھیں وہ سب کے سب خدا تعالیٰ کے اپنے کلمات تھے۔

حضرت رسول عربی ﷺ پر سب سے پہلی وحی جب نازل ہوئی تو آپ نے وحی لانے والے حضرت جبریل سے کہا کہ ماانا بقاریَ مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اس وقت حضرت جبریل نے آپ کو بڑی قوت کے ساتھ اپنی طرف بھینچا اور کہا کہ اقراء تو پڑھ۔ تب بھی آپ نے فرمایا کہ مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ دوسری دفعہ جب پھر جبریل نے آپ کو سختی سے اپنی طرف بھینچا اور آپ کو فرمایا کہ پڑھ تو آپ پڑھنے لگے۔

یہاں قرأت سے مراد کسی لکھی ہوئی تحریر کو پڑھنا ہی معنی نہیں بلکہ کسی کے پڑھنے کے مطابق اُسے دوہرانا بھی قرأت میں شامل ہے۔ چنانچہ کوئی اندھا شخص بہت خوبصورتی کے ساتھ تلاوت قرآن کرے تو یہ کہا جاتا ہے کہ یُحسن قرأت القرآن۔ اُنہوں نے نہایت احسن رنگ میں قرآن کی تلاوت کی جبکہ وہ اندھا کسی لکھی ہوئی کتاب کو نہیں پڑھتا تھا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ لفظ اُمی کی ایک اور تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اُمی کے معنے عربی زبان میں ان پڑھ کے بھی ہیں اور اصل معنی ماں سے نسبت رکھنے والے کے ہیں اور اسی وجہ سے اس کے معنی ان پڑھ کے بھی ہیں۔ کیونکہ وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ پیدا ہوا اور میرے نزدیک پاکیزہ کے بھی ہیں کیونکہ نوزائد بچہ پاک ہوتا ہے اور ان ہی معنوں میں رسول اللہ صلعم کے متعلق یہ لفظ استعمال ہوا ہے۔
(تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۵۳)

الغرض حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف نومولود بچہ کی طرح بے داغ اور پاکیزہ تھے اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کی متذکرہ آیات بتلاتی ہیں کہ آپ ایک ناخواندہ تھے یہ بات قرآن مجید اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کی عظمت کو اُجاگر کرنے والا عظیم الشان معجزہ ہے نیز حضرت رسول اکرم صلعم کا فرمان

نزول القرآن معجزة قرآن مجید کا نزول ہی بنفسہ عظیم الشان معجزہ ہے صادق آتا ہے۔

☆☆☆

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

AliAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on HIre basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Availables
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact: Deco Builders
Bharath Mosaic Tiles
Shop No, 16, EMR Complex,
Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad -76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم مرتبہ

غیر مسلم شعراء کی نظر میں

شیخ مجاهد احمد شاستری قادیان

سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا وجود بابرکت تمام دنیا کیلئے باعث رحمت و شفقت ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے زمانہ وقوم کی حدود سے بالاتر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ کی انقلاب آفریں زندگی پر جہاں اہل ایمان مسلمانوں نے اپنے عقیدت کے پھول نچھاور کئے ہیں وہاں آپ کی آفاقی شخصیت کو موضوع سخن بنا کر ہندو شعراء نے بھی اپنی عقیدت و محبت کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ آپ کے مدح گروں کی طویل فہرست میں سے چند ایک ہندو شعراء کا منتخب کلام ''پریم بھرے گیت'' مرتبہ ملک فضل حسینؓ قادیان اور رسالہ چودھویں صدی دہلی ماہ اپریل 2005ء سے احباب کی خدمت میں پیش ہیں۔

سب سے پہلے کنور مہندر سنگھ بیدی کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیے۔

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں
صرف مسلم کا محمد پہ اجارہ تو نہیں

❀❀❀

تیرے اوصاف کا ممکن ہے کہاں مجھ سے بیاں
تو محمد بھی ہے احمد بھی ہے محمود بھی ہے
صرف بندے ہی نہیں کرتے تیری تعریف
تیرے مداحوں کی فہرست میں معبود بھی ہے
(ڈاکٹر دھرمیندر ناتھ)

❀❀❀

جہاں میں کتنے رسول آئے مگر نہ آیا عظیم تم سا
فہم تم سا علیم تم سا نعیم تم سا حکیم تم سا
ہزار ڈھونڈا تمام دیکھا کسی نے لیکن کہیں نہ پایا
حسین تم سا امین تم سا مبین تم سا وسیم تم سا
(ڈاکٹر دیانند سکسینہ)

❀❀❀

یہ ارض مدینہ ہے کہ فردوس بریں ہے
جو ذرہ ہے اس شہر کا وہ مہر مبیں ہے
ہندو ہوں بہت دور ہوں اسلام سے لیکن
مجھ کو بھی محمدؐ کی شفاعت پہ یقین ہے
(مخمور لکھنوی برج ناتھ پرشاد)

❀❀❀

کردیا ایک نور سے معمور ایوان عرب
آتش خاموش تھی وہ زیر دامان عرب
کون تھا وہ شمع دل افروز مہمان عرب
ہوگئی جس کی تجلی سے فزوں شان عرب
آفتاب معرفت سے ملک روشن ہوگیا
ذرہ ذرہ نور سے وادیٔ ایمن ہوگیا
نور سے معمور تھا شمع شبستانِ عرب
جس کے جلوے سے منور ہوگئی شانِ عرب
کردیا رنگین وحدت سے گلستان عرب
کلمہ گو حق کے ہوئے سب بت پرستانِ عرب
پیش کی وہ سامنے ہر اک کے صورت نور کی
نعرۂ اللہ اکبر سے فضا معمور کی
(جناب لالہ چندی پرشاد صاحب شیوا دہلوی)

❀❀❀

چھڑا کے بت کی پرستش سکھائی تھی وحدت
ترے خیال کی ترویج عام ہو جائے
سکھایا اہل عرب کو برابری کا درس
کہ امتیاز کا قصہ تمام ہو جائے
تیرے خیال میں یہ سخت نامناسب تھا
بشر کوئی بھی بشر کا غلام ہو جائے
رفاہِ عام ہی تیرا تھا جب کہ نصب العین
لقب نہ کیوں تیرا خیر الانام ہو جائے
(لالہ دھرمپال صاحب گپتا وفا۔ مدیر اعلیٰ روزنامہ تیج دہلی)

❀❀❀

زمرۂ اہل عشق میں اتنا تو امتیاز دے
عشق جو مجھ کو دے خدا عشق شہ حجاز دے
جن کو ہے ناز کی ہوس ان کو ادا و ناز دے
میں ہوں تیرا نیاز مند مجھ کو سرِ نیاز دے
(امر چند صاحب قیس جالندھری)

❀❀❀

انوار بے شمار معدود نہیں
رحمت کی شاہراہ مسدود نہیں
معلوم ہے کچھ تم کو محمدؐ کا مقام
وہ آیت اسلام میں محدود نہیں
(رگھوپتی سہائے۔ گورکھپوری)

❀❀❀

دیر سے نور چلا اور حرم تک پہنچا
سلسلہ میرے گناہوں کا کرم تک پہنچا
تیری معراج، محمدؐ تو ہے قرب معبود
میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا
(کرشن بہاری نور لکھنوی)

❀❀❀

ذکر سرکار دوعالم کا سنا تھا اک دن
عمر بھر میرے خیالات سے خوشبو آئی
میرے جذبے کی صداقت پے یقین ہونے لگا
نعت جب میں نے پڑھی نعت سے خوشبو آئی
سوگیا میں جو مدینہ کا تصور کرکے
رات بھر اشک میری ذات سے خوشبو آئی
(مہندر ناتھ اشک نجیب آبادی)

❀❀❀

جی چاہتا ہے کوچہ انوار میں چلوں
اپنے رسول پاک کی سرکار ہی چلوں
تنہائیوں میں سوچتا رہتا ہوں دوستو
مقدور ہو تو شہر پُر انوار میں چلوں
نعلین پاک آپ کا پالوں جو اے نظر
سر پر رکھوں اور سایہ دیوار میں چلوں
(پنڈت ہری کرشن شرما منظر)

❀❀❀

کس نے ذروں کو اُٹھایا اور صحرا کردیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کردیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولیٰ کردیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں حق کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کردیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کردیا
کہہ دیا لا تقنطوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محو تمنا کردیا
(پنڈت هری چند اختر)

❀❀❀

سلام اُس ذات اقدس پر سلام اس فخر دوراں پر
ہزاروں جس کے احسانات ہیں دنیائے امکان پر
سلام اُس پر بنایا جس نے دیوانوں کو فرزانہ
مئے حکمت کا چھلکایا جہاں میں جس نے پیمانہ
سلام اُس ذات اقدس پر حیات جاودانی کا
سلام آزاد کا آزاد کی رنگیں بیانی کا
(جگن ناتھ آزاد)

❀❀❀

شجر عظیم

یوں تو دنیا میں گلستاں ہیں بہت اور جا بجا
ہر طرف ہے رنگ و بو، اشجار ہیں بے انتہا
اک شجر لیکن ہے سب اشجار سے بالکل جدا
اپنی عظمت اور یکتائی میں ہے سب سے سوا
باعثِ صد رشک ہے یہ امتیاز اس کا جلی
مالکِ کون و مکاں کے ہاتھ سے ہے یہ لگا
باغباں اس کا خدا ہے اور محافظ بھی وہی
اس کے سایہ میں شجر یہ پھولتا پھلتا رہا
اس کی شاخیں ہر زماں بڑھتی رہیں سوئے فلک
اور جڑیں زیر زمیں پاتی رہیں نشوونما
دشمنوں نے بارہا چاہا کہ دیں اس کو اکھیڑ
دستِ قدرت بار بار اِس کی پنہ بنتا رہا
پیڑ یہ ایسا ہے پھل اس کو سدا لگتے رہے
جب شہیدانِ وفا کا خوں بنا اس کی غذا
دیکھتے ہی دیکھتے ایسا تناور ہو گیا
اس کی عظمت کا ہے شاہد ایک عالم برملا
وہ شجر جلوہ فگن ہے آج ہفت اقلیم پر
اس کے سایہ میں سکوں پاتے ہیں جو یارانِ خدا
یہ شجر ہے احمدیت، مامنِ ہر جن و انس
آیا جو اس کے تلے وہ پا گیا رازِ بقا
ایک عالم جل رہا ہے دھوپ میں بے سائباں
شکر مولیٰ کہ ہمیں یہ سایۂ رحمت ملا
(عطاء المجیب راشد)

اعلانِ نکاح ودرخواست دُعا

عزیزم منظر احمد ڈار ابن مکرم مبشر احمد ڈار آف آسنور کشمیر کا نکاح عزیزہ عطیۃ العلیم ولی صاحبہ بنت مکرم ومحترم الحاج عبد الرقیب ولی آف کیلی فورنیا California امریکہ کے ساتھ مبلغ دولاکھ روپے حق مہر پر حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے مورخہ 17 مارچ 2006ء کو بعد نماز عصر بروز جمعہ مسجد مبارک قادیان میں پڑھا۔ اس رشتہ کے جانبین کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور موجب ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر ۲۰۰ روپے۔ (ماسٹر عبد الحکیم وانی آف آسنور کشمیر)

دُنیا کے ھادی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

غیر مسلم عورتوں کی نظر میں

مبارک احمد شاد معلم جماعت احمدیہ شملہ ہماچل پردیش

سیدنا حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محسن انسانیت تھے جس کا اظہار غیر مسلم بھی کئے بغیر نہ رہ سکے چنانچہ آج کے مضمون میں غیر مسلم خواتین کی آراء پیش ہیں۔ سب سے پہلے ان غیر مسلم خواتین کی آراء پیش ہیں جنہوں نے خوش قسمتی سے خود رسول کریمؐ کا مبارک زمانہ پایا اور اُنہوں نے نہ صرف حضور کو بلکہ حضور کی عادت اطوار اخلاق اور فضائل کو چشم غور سے دیکھا بھی اور دیکھنے کے بعد اُن کے قلب پر جس قسم کا اثر ہوا وہ اُنہوں نے اپنے لفظوں میں دوسروں تک پہنچایا جو آج تک اسلامی کتب میں محفوظ چلا آیا ہے یہ نہایت ہی ضروری قیمتی اور بے حد اہم آراء سرور کائنات کی پاکیزہ سیرت بلند پایہ اخلاق اور عدیم النظیر شخصیت کے سمجھنے میں بہت ممد ثابت ہوں گی۔

حضرت ابوطالب کی غیر مسلم لونڈی کی رائے

سب سے پہلی شہادت یا رائے حضورؐ کے وقار عزت نفس کے متعلق نقل کی جاتی ہے جو اس عورت نے دی ہے جو حضورؐ کے پرورش کنندہ چچا حضرت ابوطالب کی لونڈی تھی چونکہ اس نے حضور کا بچپن اپنی آنکھوں سے دیکھا اس لئے اس کی شہادت اپنے اندر ایک بہت بڑا وزن رکھتی ہے وہ کہتی ہے کہ جن دنوں آنحضرتؐ حالت یتیمی میں اپنے چچا (اس کے آقا) کے ہاں آ رہے تھے اس زمانہ میں گھر کے اور بچے تو آپس میں لڑتے جھگڑتے اور ہاتھا پائی کرتے رہتے تھے مگر آپ نے کبھی اس قسم کی باتوں میں حصہ نہیں لیا۔

دوسرے بچے تو کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھ کر بے تحاشا لپک پڑتے مگر حضورؐ کبھی آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھتے آپ کو کھانے کیلئے جو کچھ دے دیا جاتا وہ کھا لیتے اور خود کچھ نہ مانگتے تھے یہ حضورؐ کے کسی رشتے دار دوست یا عزیز کی شہادت نہیں کہ جسے جانبداری پر محمول کیا جاسکے بلکہ یہ ایک غیر مسلم غیر جانبدار عورت کی شہادت ہے جو آپؐ سے کسی قسم کا رشتہ کا تعلق نہ رکھتی تھی۔ اب اسے پڑھ کر آنحضرتؐ پر اعتراض کرنے والے ذرا غور فرمائیں کہ جو مقدس انسان بچپن میں بھی نشکام بے غرض خوددار سیر چشم قانع اور کوہ وقار رہا ہو وہ جوانی یا بڑھاپے میں طامع لالچی جاہ و مال کا طالب یا حکومت و امارت کا خواہاں ہوسکتا ہے؟ کیا وہ بڑا ہوکر محض اس لئے کوئی دعویٰ کرسکتا ہے کہ جس سے لوگ اُسے اپنا ہادی پیشوا اور حاکم سمجھیں اور وہ ان کی بدولت دنیا کی لذتوں اور خوشیوں سے حظ اُٹھائے۔

نہیں نہیں کوئی بھی ذی انصاف ایسا خیال دل میں نہیں لاسکتا کیونکہ جو شخص اپنے بچپن سے ہی قانع بردبار اور سیر چشم رہا ہو وہ جوانی یا بڑھاپے میں اس قسم کی مذموم اور گھناونی خواہش کو تو پاس بھی نہ پھٹکنے دے گا بس یہ گواہی دلیل ہے حضورؐ کی سلیم المزاجی راستبازی اور اہل اللہ ہونے کی۔

اُم معبد کی رائے

اب ایک ایسی غیر مسلم خواتون کی عینی شہادت پیش ہے جس نے حضور کو دعویٰ نبوت کے بعد ایسی حالت میں دیکھا جب کفار مکہ کے مظالم سے تنگ آکر آپ اپنے دو رفیقوں کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت فرما رہے تھے یہ عورت حضور کو غار حرا سے نکلنے کے بعد سر راہ ملی جس نے حضورؐ کو دیکھا حضورؐ کے خصائل اخلاق کا مطالعہ کیا پاس بٹھایا باتیں کیں اس مختصر سی ملاقات میں آپ کو جیسا پایا اور جو اثر اس کے قلب پر ہوا وہ اور اس کی ملاقات کا حال پیش ہے لکھا ہے کہ جب حضورؐ خیمہ ام معبد کے پاس پہنچے جو قوم خزاعہ سے تھی اور مسافروں کی خبر گیری اور ان کی تواضع کیلئے مشہور تھی سر راہ پانی پلایا کرتی تھی اور مسافر وہاں ٹھہر کر ستایا کرتے تھے تو قریب جاکر حضورؐ نے بڑھیا سے پوچھا کہ اس کے پاس کوئی چیز ہے وہ بولی نہیں اگر کوئی شے موجود ہوتی تو دریافت کرنے سے پہلے میں خود حاضر کر دیتی نبی کریمؐ نے خیمہ کے ایک گوشہ میں ایک بکری دیکھی پوچھا یہ بکری کیوں کھڑی ہے ام معبد نے کہا کمزور ہے ریوڑ کے ساتھ چل نہیں سکتی نبی کریمؐ نے فرمایا اجازت ہے کہ ہم اسے دوہ لیں ام معبد نے کہا اگر حضور کو دودھ معلوم ہوتا ہے تو دوہ لیجئے نبی کریمؐ نے بسم اللہ کہہ کر بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا برتن مانگا وہ ایسا بھر گیا کہ دودھ اچھل کر زمین پر بھی گر گیا یہ دودھ آنحضرتؐ نے اور ہمراہیوں نے پی لیا دوسری دفعہ پھر بکری کو دوہا گیا برتن بھر گیا یہ بھی ہمراہیوں نے پیا تیسری دفعہ پھر برتن بھر گیا اور وہ ام معبدہ کے لئے چھوڑ دیا (حضور آگے کو روانہ ہوئے) کچھ دیر بعد ام معبد کا شوہر آیا خیمہ میں دودھ کا بھرا برتن دیکھ کر حیران ہوگیا پوچھا کہ یہ کہاں سے آیا ام معبدؓ نے کہا کہ ایک متبرک شخص یہاں آیا تھا اور یہ دودھ اس کے قدوم کا نتیجہ ہے وہ بولا یہ تو وہی صاحب قریش معلوم ہوتا ہے جس کی مجھے تلاش تھی اچھا ذرا تم اس کی توصیف تو کرو ام معبد بولی۔

پاکیزہ رو کشادہ چہرہ نہ تو ندنکلی ہوئی نہ چندیا کہ بال گرے ہوئے زیبا صاحب جمال آنکھیں سیاہ و فراخ ل لمبے اور گھنے آواز میں بھاراپن بلند گردن روشن مردمک سرگیں چشم باریک و پیوستہ ابرو سیاہ گھنگریالے بال خاموش وقار کے ساتھ گویا دل بستگی لئے ہوئے دلفریب قریب سے نہایت شیریں و کمال حسین و شرین کلام واضح الفاظ کلام کی بیشی الفاظ سے مبرّا اتمام گفتگو موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی میانہ قد کہ کوتاہی سے حقیر نظر نہیں آتے نہ طویل کہ آنکھ اس سے نفرت کرتی زیبندہ نہاں کی تازہ شاخ زیبندہ منظر والا قدر رفیق ایسے کہ ہر وقت اس کے گرد و پیش رہتے ہیں جب وہ کچھ کہتا ہے تو چپ چاپ سنتے ہیں جب حکم دیتا ہے تو تعمیل کیلئے جھپٹتے ہیں مخدوم مطاع نہ کوتاہ سخن نہ فضول گو یہ صفت سنکر خاوند بولا یہ تو ضرور صاحب قریش (آنحضرتؐ) ہے اور میں اسے ضرور جاکر ملوں گا اب وہ ناظرات و ناظرین جنہیں مخالفین نے بہت سی واہی اتباہی اور غلط باتیں سنا سنا کر حضور کو ایک نہایت ہی ڈراونی وحشیانہ اور بھیانک صورت میں دکھا رکھا تھا اس فرضی تصویر اور اس اصلی فوٹو کا مقابلہ کر کے دیکھیں آیا ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے یا نہیں کیا جس مقدس کا حلیہ ایسا من موہک پیارا دلکش اور پرکشش ہو اور جس کے اداب اطوار اور اخلاق ایسے اعلیٰ اور بے نظیر ہوں جن کا مشاہدہ ایک غیر مسلم عورت نے خود کیا وہ زمانہ حال کہ جاہل اور تیرہ باطن دُشمنوں کے اعتراضوں کا مورد ہوسکتا ہے؟ یا اس پر جو انسانی کمالات سے مالا مال تھا مخالفوں کے دشمنانہ حاسدانہ رائے منطبق ہوسکتی ہے امید ہے کہ ام معبد کی یہ چشم دید شہادت اس فرضی تصویر کی دھجیاں اُڑا دے گی جو بے بنیاد اور جھوٹی باتیں سننے سے ہمارے غیر مسلم بہن بھائیوں کے دل و دماغ میں کبھی ہوتی ہیں۔

حضور کے جانی دشمن

اُمیہ کی بیوی کی شہادت

اب حضورؐ کے ایک جانی دشمن کی رائے کے ساتھ ہی اس کی بیوی کی شہادت بھی نقل کی جاتی ہے جو بتائیں گی کہ واقعی حضورؐ نیک امین راستباز اور صادق القول تھے۔

حدیث کی مستند کتاب بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جبکہ سعد بن معاذؓ جو مدینہ کے ممتاز ترین مسلمان رئیس تھے عمرہ کرنے کیلئے مکہ گئے تو وہاں اُمیہ بن خلف کے پاس ٹھہرے کیونکہ امیہ جب شام کا سفر کرتا تو مدینہ میں حضرت سعد ہی کے پاس اُترتا تھا تب اُمیہ نے سعدؓ سے کہا کہ ٹھہر جاؤ ذرا دوپہر ہوجائے اور لوگ غافل ہوجائیں، گرمی کے باعث گھروں میں چلے جائیں، تو جاکر طواف کرلینا یہ اس لئے کہا کہ مکہ کے کافر مسلمانوں کو طواف نہیں کرنے دیتے تھے خیر سعد گئے اور طواف کر ہی رہے تھے کہ اتنے میں ابوجہل آ پہنچے اور پوچھا یہ کون شخص طواف کر رہا ہے سعدؓ نے کہا میں سعدؓ ہوں ابوجہل نے کہا واہ کس مزے اور امن سے طواف کر رہا ہے اور ہاں تم ہی لوگوں نے محمد (صلعم) اور ان کے اصحاب کو (مدینہ) میں پناہ دی ہے سعد نے کہا ہاں اس پر دونوں میں کشکش ہونے لگی امیہ نے سعد سے کہا ابو الحکم (ابوجہل) کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کرو کیونکہ یہ اس شہر کا سردار ہے سعد نے ابوجہل سے کہا خدا کی قسم اگر تو مجھے خانہ کعبہ کے طواف سے روکے گا تو میں بھی تیری شام کی تجارت تباہ کردوں گا مگر امیہ سعد کو یہی کہتا رہا کہ سعد اپنی آواز اونچی نہ کرو اور روکتا ہی رہا آخر سعد کو غصہ آیا اور امیہ سے کہنے لگے چلو پرے ہٹو میں نے آنحضرتؐ سے سنا ہے تجھے ابوجہل ہی قتل کرائے گا امیہ نے سعد سے کہا مجھ کو سعد نے کہا ہاں تجھ کو تب امیہ کہنے لگا خدا کی قسم محمدؐ کی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور پھر امیہ اپنی بیوی کے پاس گھر گیا تو اسے کہا تم نے بھی سنا میرا دوست سعد کیا کہتا ہے اس نے پوچھا کیا امیہ نے کہا یہ کہتا ہے کہ محمدؐ سے اس نے یہ سنا ہے کہ ابوجہل مجھ کو قتل کرائے گا یہ سنتے ہی اس کی بیوی چلا اُٹھی خدا کی قسم محمد کی بات جھوٹی تو نہیں ہوتی اسلامی تاریخ سے واقف جانتے ہیں کہ امیہ اور اس کی بیوی اسلام اور حضورؐ کے کس قدر مخالف اور خون کے پیاسے تھے اور ان کے دلوں میں حضورؐ اور دوسرے مسلمانوں کے خلاف کتنی نفرت اور کینہ موجود تھا ہاں یہی خون کے پیاسے میاں بیوی جب ایک مسلمان سے آنحضرتؐ کی پیشگوئی سنتے ہیں جو امیہ کے قتل کی خبر دیتی ہے تو وہ بے اختیار بول اُٹھتے ہیں کہ خدا کی قسم محمد (ﷺ) جھوٹا نہیں اس کی باتیں سچی ہیں۔

غور کا مقام ہے کہ یہ کیا بات ہے امام العارفین کو جھوٹ سے پاک غلط گوئی سے مبرا اور راستی کا پتلا کہنے والے وہ لوگ ہیں جو اپنی زندگی کا مقصد ہی اسلام کو بیخ و بن سے اکھاڑ دینا سمجھ بیٹھے تھے ہاں ہاں وہ کہتے ہیں اور خدا کی قسم کھا کھا کر کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) جھوٹا نہیں اس کی باتیں جھوٹی نہیں یہ کیوں کہتے ہیں اس لئے کہ حضور کا بچپن حضورؐ کی جوانی اور حضور کی سیرت اور پاکیزہ زندگی کا گہری نظروں سے مطالعہ کیا ہوا تھا پس جب ایسے لوگ جو کہ حضورؐ کے حال و قال سے اچھی طرح واقف تھے آپ کو صادق راستباز اور جھوٹ سے پاک بتاتے ہیں تو اس کے خلاف اس زمانہ کے جاہل اور بے علم معترضوں کا آپ کو (نعوذ باللہ) مفتری اور کاذب بتلانا ان کی خبث باطنی کی دلیل ہے۔

ایک بدوی عورت کی گواہی

اب ایک بدویہ کی گواہی سنئے جس نے نبی کریم کو اپنی آنکھوں سے دیکھا حضور کی گفتار سنی افعال پر نظر کی حضرت عمرانؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ کسی سفر کے دوران میں آنحضرتؐ نے مجھ کو اپنے آگے کے سواروں میں پانی کی تلاش پر مامور فرمایا اس وقت ہم کو پیاس نے بیتاب کر رکھا تھا ابھی ہم جا رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت کو دیکھا کہ دو پکھالیں اُونٹ پر لادے اور اونٹ پر پاؤں لٹکائے جارہی ہے ہم نے پوچھا کہ پانی کہاں ملتا ہے اس نے کہا یہاں پانی نہیں ہے ہم نے پوچھا تیرے گھر سے پانی کتنی دور ہے اس نے کہا ایک دن اور ایک رات کے فاصلہ پر ہم نے اُسے کہا کہ اللہ کے رسول کے پاس چل اس نے کہا اللہ کے رسول کے معنے مگر ہم نے اس کی ایک نہ چلنے دی اس کو آگے آگے لئے ہوئے رسول کریمؐ کے پاس لے آئے اس نے آپ سے بھی وہی گفتگو کی جو ہم نے کی

تھی ہاں اس نے اور اتنا کہا کہ میرے بچے یتیم ہیں (یعنی واجب الرحم ہوں) خیر آپ نے حکم دیا کہ اس کی دونوں پکھالیں لے آؤ تب آپ نے ان کے دہانوں پر اپنا ہاتھ پھیرا ہم چالیس آدمی جو پیاسے تھے خوب سیر ہو کر پانی پیا اور ہم میں سے ہر ایک نے اپنا مشکیزہ اور ڈول بھی بھر لیا فقط اونٹوں کو نہیں پلایا مگر اس پر بھی وہ دونوں پکھالیں اتنی ہی بھری تھیں کہ ان کے منہ سے پانی ٹپک رہا تھا اس کے بعد آپؐ نے لوگوں سے فرمایا تمہارے پاس کھانے کی جو بھی چیزیں ہوں لے لو لوگوں نے اس عورت کیلئے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کیں اور اس کے حوالے کر دیں جب وہ آنحضرتؐ کے اس معجزہ اور حسن سلوک کو دیکھتے ہوئے اپنے قبیلہ میں پہنچی تو بولی میں آج ایک ایسے شخص سے ملی ہوں جو یا تو سب سے بڑھ کر جادوگر ہے یا حقیقت میں وہ نبی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں مگر جب اس نے مزید غور کیا اور ساتھ ہی اس کی قوم نے بھی تو اللہ نے اس عورت اور اس کے ذریعہ اس کی قوم کو بھی ہدایت فرمائی نہ صرف وہ مسلمان ہو گئی بلکہ اس کا قبیلہ بھی حلقہ بگوش اسلام بن گیا (بخاری شریف) یہ حضورؐ کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ تھے جن سے وہ صحرا کی بیٹی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی اور جب اسے پوچھا گیا تو اپنے علم وفہم کے مطابق یہی کہہ سکی کہ حضورؐ یا تو ساحر ہیں یا نبیؐ زمانہ حال کہ بدمزاج معترضوں کی طرح حضورؐ کو ظالم جابر چیرہ دست سفاک اور فریبی نہیں بتایا بلکہ نبی اور خارق عادت امور کا ظاہر کرنے والا ہی بتایا اور ایسا بتاتی بھی کیوں نہ جبکہ اس نے خود اپنی آنکھوں سے حضورؐ کا معجزہ اور کریمانہ اخلاق کا نمونہ دیکھ لیا تھا۔

ایک اور عرب عورت کی شہادت

اب ایک ایسی عورت کی شہادت پیش ہے جسے حضورؐ کے متعلق کوئی واقفیت نہ تھی ایک دن اتفاقاً ہی اس نے آپ کا چہرہ انور دیکھ لیا اور دیکھتے ہی جو اثر اس کے قلب پر پڑا وہ ذیل کی روایت میں درج ہے۔ دارقطنی کی دوسری جلد میں روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ مدینہ کے باہر کوئی مختصر سا قافلہ آ کر ٹھہرا اتفاقاً ادھر آنحضرتؐ کا بھی گذر ہو گیا قافلہ والوں کے پاس ایک سرخ رنگ کا اونٹ تھا جسے دیکھ کر حضورؐ نے اس کی قیمت پوچھی انہوں نے بتا دی جس پر حضورؐ بے مول تول کئے اس کو منظور کر کے اونٹ کی مہار تھام شہر کی طرف روانہ ہو گئے مگر بعد ازاں قافلہ والوں کو خیال ہوا کہ بغیر جانے پہچانے ایک اجنبی شخص کے حوالے انہوں نے اونٹ کیوں کر دیا اپنی اس حرکت پر سب کے سب نادم تھے مگر انہی کے ساتھ ایک عورت بھی تھی وہ اپنے ہمراہیوں کی حالت دیکھ کر بول اٹھی مطمئن رہو ہم نے کس شخص کا چہرہ ایسا روشن نہیں دیکھا (یعنی ایسا شخص دغا باز نہیں ہو سکتا) رات ہوئی تو آپؐ نے ان کیلئے کھانا اور قیمت کے عوض کھجوریں بھجوا دیں۔

ایک طرف تو یہ عورت ہے جو حضورؐ کا چہرہ اقدس دیکھتے ہی کہہ اٹھی کہ آپ دغا باز نہیں ہو سکتے مگر افسوس ان معترضوں پر جنھوں نے کبھی بھول کر بھی کوئی مستند اسلامی تاریخ نہیں پڑھی اور پھر بھی منہ پھٹ ہو کر حضورؐ پر کذب و دغا کا الزام لگانے سے نہیں چوکتے انصاف پسند اصحاب خود ہی بتلائیں کہ اس زمانہ کے لوگوں کی باتیں مانیں یا اس زمانہ کے بے علم معترضوں کی؟

مدینہ کی معصوم مسلم اور غیر مسلم لڑکیوں کی رائے

حضورؐ انور ابھی ہجرت کر کے مدینہ تشریف نہیں لے گئے تھے کہ اسلام پہلے ہی وہاں اپنے قدم جما رہا تھا اور جب حضورؐ وہاں تشریف لے گئے تو اس وقت حضورؐ کے استقبال کے لئے مدینہ کی لڑکیاں بھی باہر نکل آئیں جن میں مسلم اور غیر مسلم سبھی تھیں جنھوں نے دف بجا بجا کر یہ شعر گائے کہ

ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں محمد (ﷺ) کیا اچھا ہمسایہ ہے اور جب کافی عرصہ بعد حضرت عائشہؓ کا رخصتانہ ہوا تب بھی مدینہ کی لڑکیاں دف بجا بجا کر یہ نعرہ گاتیں ہم میں ایک پیغمبر ہے جو کل کی بات جانتا ہے یعنی وہ ایسا مقدس وجود ہے جسے خدا تعالیٰ سے شرف الہام حاصل ہے اگر حضورؐ کے معجزات حضورؐ کی پیش خبریاں حضورؐ کے اقوال کی صداقت ان پر ظاہر نہ ہوئی ہوتی تو وہ کیونکر ڈنکے کی چوٹ اس قسم کی گواہی دیتیں۔

ابوسفیان کی بیوی ہندہ کی گواہی

اب ذیل میں دو ایسی عورتوں کی شہادتیں درج ہیں جو حضورؐ کی رشتہ دار ہونے پر بھی آپ کی بدترین دشمن رہ چکی تھیں جن میں سے ایک ابوسفیان کی بیوی ہندہ ہے یہ وہ عورت تھی جس سے حضورؐ کو ناقابل برداشت صدمے پہنچے ایسی سفاک اور ظالم طبع تھی کہ جوش غضب میں حضورؐ کے شہید چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ تک نکال کر اپنے دانتوں سے چبایا اور دل کو تسکین دی اس نے جب فتح مکہ کے موقع پر اپنی امید قیاس اور خیال کے عین برعکس حضورؐ کو رحمت کا پتلا احسان کا مجسمہ اور معافی کا دیوتا پایا تو بے اختیار پکار اٹھی یا رسول اللہ آپ کے خیمہ سے بدتر خیمہ میری نگاہوں میں اور کوئی نہ تھا۔

لیکن آج آپؐ کے خیمہ سے محبوب تر اور کوئی خیمہ نہیں (بخاری شریف) یہ کیوں اس لئے کہ اس دن اس نے حضورؐ کو قریب ہو کر دیکھا دل کی آنکھوں سے ٹٹولا حالات اور واقعات پر صحیح نظر ڈالی اپنے گناہوں جرموں اور تقصیروں پر نظر ڈالنے کے ساتھ ہی جب حضورؐ کے کرم اور عفو کا نظارہ دیکھا تو دل کی حالت ہی بدل گئی آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتر گئی ہر ایک چیز کو اصل شکل میں دیکھ لیا اور جو چیز تعصب کی وجہ سے مبغوض نظر آتی تھی وہ محبوب تر بن گئی اے کاش کہ اس زمانہ کے معترض بھی ہندہ کی طرح تعصب کی پٹی اتار کر دیکھیں تا کہ ان پر بھی حقیقت اور صداقت بے نقاب ہو کر نظر آئے۔

عکرمہ بن ابوجہل کی بیوی کی شہادت

یہ عورت اور اس کا خاندان بھی حضورؐ کی دشمنی میں ایک خاص امتیاز حاصل کئے ہوئے تھا مگر جب اس دشمن رسول کو حضورؐ کے عفو وکرم کا آنکھوں کو خیرہ اور دل کو حیرت میں ڈال دینے والا نظارہ فتح مکہ کے دن نظر آیا تو اسی دم اس کی آنکھیں کھل گئیں اور نہ صرف خود سزا سے بچ گئی بلکہ اپنے مجرم خاوند کی بھی تقصیر معاف کرا لی لیکن چونکہ وہ (خاوند) اپنے جرموں کی سزا کے خوف سے راہ فرار اختیار کر چکا تھا اس لئے اس کی تلاش میں پیچھے پیچھے گئی اور اُسے ایسے وقت میں جا لیا جبکہ وہ جہاز پر سوار ہو کر کسی غیر ملک میں پناہ لینے کیلئے تیار کھڑا تھا اور اُسے جاتے ہی تسلی دی ڈھارس بندھائی اور کہا ہراساں نہ ہو یعنی میں ایسے شخص کے پاس سے آئی ہوں جو دُنیا بھر سے زیادہ حلیم کریم اور صلہ رحمی کرنے والے ہیں اور انہوں نے مجھے امان بخشی ہے یہ ایک ایسی عورت کی گواہی ہے جس کا رات دن حضورؐ کی مخالفت ہی مشغلہ تھا وہ جب حضورؐ کے بلند پایہ اخلاق اور ورطہ حیرت میں ڈالنے والے اعمال حسنہ دیکھتی ہے اس کا دل اسلام اور نبی کریم کی محبت کا گرویدہ ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے

منظوم کلام سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

مرا دل اس نے روشن کر دیا ہے
اندھیرے گھر کا میرے وہ دیا ہے

بھنور میں پھنس رہی ہے کشتی دیں
تلاطم بحرِ ہستی میں بپا ہے

سروں پر چھا رہا ہے ابر ظلمت
اُسی سے جنگ ہے جو ناخدا ہے

خدایا اِک نظر اِس تفتہ دل پر
کہ یہ بھی تیرے در کا اِک گدا ہے

غمِ اسلام میں میں جاں بلب ہوں
کلیجہ میرا مُنہ کو آرہا ہے

ہمارے حال پر ہنستی ہے گو قوم
ہمیں پر اس پہ رونا آرہا ہے

مرا ہر ذرہ ہو قُربانِ احمدؐ
مرے دل کا یہی اِک مُدّعا ہے

اُسی کے عِشق میں نکلے مری جاں
کہ یادِ یار میں بھی اِک مزا ہے

مجھے اِس بات پر ہے فخر محمودؔ
مرا معشوق محبوبِ خدا ہے

سُنو اے دُشمنانِ دینِ احمدؐ
نتیجہ بد زبانی کا برا ہے

کساں کو اِک نظر دیکھو خدارا
جو بوتا ہے اُسی کو کاٹتا ہے

نہیں لگتے کبھی کیکر کو انگور
نہ حنظل میں کبھی خرما لگا ہے

لگیں گو سینکڑوں تلوار کے زخم
زباں کا ایک زخم اُن سے بُرا ہے

شفا پا جاتے ہیں وہ رفتہ رفتہ
کہ آخر ہر مرض کی اک دوا ہے

خزاں آتی نہیں زخمِ زباں پر
یہ رہتا آخری دم تک ہرا ہے

ہمارے انبیاءؑ کو گالیاں دو
پھر اس کے ساتھ دعویٰ صُلح کا ہے

گریبانوں میں اپنے مُنہ تو ڈالو
ذرا سوچو اگر کچھ بھی حیا ہے

ہماری صلح تم سے ہوگی کیونکر
تمہارے دِل میں جب یہ کچھ بھرا ہے

محمدؐ کو برا کہتے ہو تم لوگ
ہماری جان و دِل جس پر فدا ہے

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے

ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شاہنشہِ ہر دوسرا ہے

اسی سے میرا دل پاتا ہے تسکیں
وہی آرام میری رُوح کا ہے

خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے

پس اس کی شان میں جو کچھ ہو کہتے
ہمارے دل جگر کو چھیدتا ہے

مزہ دو بار پہلے چکھ چکے ہو
مگر پھر بھی وہی طرز ادا ہے

خدا کا قہر اب تم پر پڑے گا
کہ ہونا تھا جو کچھ اب ہو چکا ہے

چکھائے گی تمہیں غیرت خدا کی
جو کچھ اس بدزبانی کا مزا ہے

ابھی طاعون نے چھوڑا نہیں ملک
نئی اور آنے والی اِک وبا ہے

شرارت اور بدی سے باز آؤ
دِلوں میں کچھ بھی گر خوفِ خدا ہے

بزرگوں کو ادب سے یاد کرنا
یہی اکسیر ہے اور کیمیا ہے

بقیہ: دورہ بھارت از صفحہ نمبر 18

آپ یہاں تشریف لائے اور ہماری درخواست قبول کی۔ موصوف نے بتایا کہ امن کے قیام میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ہمیں پورا ساتھ ملتا ہے۔ جب بھی ہم نے ضرورت کے وقت کہیں بھی میڈیکل کیمپ لگانے کے لئے جماعت سے مدد کی درخواست کی جماعت نے ہماری مدد کی۔ ہم جماعت کے شکر گزار ہیں۔

موصوف نے "سرودھرم سد بھاؤ کمیٹی" کے قیام کی غرض بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے ممبر ہندو، سکھ، عیسائی، مسلمان اور سبھی لوگ ہیں اور اس کا مقصد پورے ملک میں امن قائم کرنا ہے اور سلامتی کا ماحول پیدا کرنا ہے۔

استقبالیہ کی اس تقریب میں آنے والے مہمانوں میں سے بابا فقیر چند جی صاحب مذہبی لیڈر Jai Maa Ashram، سوامی بھگوان داس جی صاحب مذہبی سربراہ Brahcharia Ashram، ولیم جوزف Paster Incharge Mona Memorial Church، ماسٹر اجاگر سنگھ لادیا صاحب جنرل سیکرٹری گردوارہ شری گرو سنگھ سبھا، راتان سنگھ راجپوت کنوینر سد بھاؤ کمیٹی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدر سد بھاؤ کمیٹی صاحب کی درخواست پر مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے بھی اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا۔

اس تقریب میں ہندسماچار گروپ آف اخبارات کے چیف ایڈیٹر شری وجے کمار چوپڑہ بھی شامل ہوئے تھے۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ:

میرا اور حضور کا رشتہ اس طرح بنتا ہے کہ ان کی بھی پیدائش پاکستان کی ہے اور میری بھی۔ انہوں نے ایگریکلچر کی جس یونیورسٹی سے سند حاصل کی اس کی دیوار کے ساتھ میرے دادا کا مکان تھا۔ موصوف نے کہا کہ ہندسماچار گروپ نے بھی مذاہب کے لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر اس وقت جمع کرنے کی کوشش کی جب ہندوؤں اور سکھوں میں تناؤ تھا۔ انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے پہلی بار جماعت احمدیہ کو رام نومی کے پروگرام میں بلایا تو باقی مذاہب کے لوگوں نے اعتراض کیا۔ لیکن آج وہی لوگ انہیں ہر پروگرام میں بلائے جانے کی پیشکش کرتے ہیں۔

موصوف نے حضور انور کے انوراگ جی کے گھر آنے پر کہا کہ ایک روحانی خلیفہ کا کسی کے گھر آنا یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ زمین کے ساتھ جڑے ہیں۔ لوگوں سے جو ملنے کا سلسلہ ہے اس سے ہی دلوں کے فاصلے کم ہوں گے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے پیار، امن کی خوشبو بکھیرنی ہے۔

موصوف نے حضور انور سے درخواست کی کہ بہت سے مدرسے ہیں جن میں مسلم بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں انہیں پڑھائیں، اس قابل بنائیں کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر اپنی قوم کی ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔

استقبالیہ سے حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے ﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ کے ساتھ اپنے خطاب کو شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک مسلمان ہمیشہ دعا سے اپنا کام شروع کرتا ہے اور کرنا چاہئے۔ بلکہ یہ دعا ایسی ہے کہ ہر شخص اگر اس کے ساتھ اپنا کام شروع کرے اور دل میں احساس رکھے، اس کا مطلب آتا ہو کہ میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ انسان اگر سوچتا ہے کہ میں دنیا میں آیا اور مجھے اس ذات سے مل رہا ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ ہم میں بہت سی کمزوریاں ہیں، غلطیاں ہوتی ہیں لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ دیتا رہتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر انسان اپنے پیدا کرنے والے کو یاد رکھے، انسانی قدروں کی حفاظت کرے، دوسروں کی عزت کا احساس دل میں رکھے۔ ہر مذہب والا جسے خدا پر یقین ہے اور اس کے دل میں خدا کا خوف ہے وہ جب سوچے گا تو اچھی بات سوچے گا۔

حضور نے فرمایا: پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے پیدا کرنے والے کو یاد رکھیں اور دوسرے ایک دوسرے کے حقوق کو پہچانیں۔ اس سے معاشرہ میں بھائی چارہ، محبت، امن اور صلح و آشتی کی فضا قائم ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مقررین نے بتایا ہے کہ انسانیت کی خدمت کرنے کے لئے قادیان والے بہت مدد کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا: بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور اسلام کے بانی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے اور خدا تعالیٰ نے بھی ہمیں یہی تعلیم دی ہے کہ ایک دوسرے کا خیال رکھو، ایک دوسرے کا احساس کرو، اس سے ہمدردی کرو۔ ایک دوسرے کے شکر گزار ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اگر تم اپنے ساتھیوں کے شکر گزار نہ ہو گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم خدا کے بھی شکر گزار نہیں ہو۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ ہر ایک کی عزت واحترام کرتی ہے۔ جو ہم سے اچھا سلوک نہ بھی کرے ہم نے کبھی بھی پلٹ کر اس کو جواب نہیں دیا تا کہ کوئی انگلی نہ اٹھائے کہ احمدیوں کی وجہ سے فساد پیدا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے کہا گیا ہے کہ ہر سال یہاں آؤں۔ دنیا کے 181 ممالک میں جماعت قائم ہے۔ اب اس سال دس سے زائد ملکوں میں گیا ہوں اور اب لندن والے کہتے ہیں کہ آپ تو لندن وزٹ کرنے آتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ اب بھی اگر مجھے وقت ملے گا اور ہر سال موقع ملے گا تو ضرور آؤں گا۔ باقی ممالک بھی چاہتے ہیں کہ میں ضرور آؤں۔

حضور نے فرمایا کہ انوراگ صاحب لندن آئے تھے اور مجھے ملے تھے اور انٹرویو لیا تھا۔ میں نے پہلی شرط یہ لگائی تھی کہ وہ بات لکھی جائے جو کہوں۔ مرچ مسالہ نہ لگائیں۔ چنانچہ انہوں نے شائع کرنے سے پہلے مجھے بھیج دیا کہ دیکھ لیں جو وعدہ کیا ہے پورا کر رہا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض جرنلسٹ ایماندار نہیں ہوتے۔ انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے اور کر رہے ہیں۔

حضور انور نے ہندسماچار کے چیف ایڈیٹر شری وجے کمار چوپڑہ کے بارہ میں فرمایا کہ ان کی یہ باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہ ایماندار ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میڈیا ایسی چیز ہے کہ منٹوں میں سارے ملک میں آگ لگا سکتا ہے اور اگر چاہے تو بھائی چارہ کی فضا پیدا کر سکتا ہے۔ خدا کرے کہ آپ کو ایسا ہی میڈیا اور جرنلسٹ ملیں جو ملک میں صلح و امن کی فضا پیدا کرنے والے ہوں۔

حضور انور کے خطاب کے بعد انوراگ سُود صاحب نے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آج میرے لئے اس لحاظ سے بھی خوشی کا دن ہے کہ حضرت صاحب میرے اس نئے گھر میں پہلے مہمان ہیں۔ اس پروگرام کے آخر پر کمیٹی کے ممبران کی طرف سے عزت افزائی کے لئے حضور انور کو چادر پہنائی گئی۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے انوراگ سُود صاحب کے گھر کے اندر تشریف لے گئے۔

اس تقریب میں شریک ہونے والے تمام مہمانوں کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔

یہاں سے روانگی سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

ڈاکٹر او۔ پی۔ چوہدری صاحب بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ موصوف کا اسی علاقہ میں اپنا ہسپتال ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈاکٹر او۔ پی صاحب کی درخواست پر کچھ دیر کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

یہاں سے شام سات بجے قادیان کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور قادیان پہنچے۔ ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

9 جنوری 2006ء بروز سوموار :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ممبران صدر انجمن احمدیہ، مجلس تحریک جدید اور وقف جدید کی مشترکہ میٹنگ

صبح سوا دس بجے ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان، ممبران مجلس تحریک جدید و ممبران وقف جدید قادیان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مشترکہ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی اور مختلف نظارتوں اور وکالتوں کا شعبہ وار انتظامی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ منصوبہ بندی کمیٹی کی تشکیل فرمائی اور بعض انتظامی ہدایات دیں اور بعض امور کے تعلق میں موقع پر فیصلے فرمائے اور منظوریاں عطا فرمائیں۔

یہ میٹنگ بارہ بج کر 45 منٹ تک جاری رہی۔ میٹنگ کے آخر پر تینوں انجمنوں کے ممبران نے علیحدہ علیحدہ گروپس کی صورت میں حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد اقصیٰ تشریف لا کر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

فضل عمر پریس قادیان کا معائنہ

پونے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور فضل عمر پریس قادیان کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ پریس سابقہ زنانہ جلسہ گاہ محلہ باب الانوار کے غربی جانب ہے اور 1975ء سے کام کر رہا ہے۔

جب حضور انور پریس میں تشریف لائے تو پریس کی مشینیں چل رہی تھیں۔ ایک پرنٹنگ مشین کے بارہ میں حضور نے دریافت فرمایا کہ کب سے چل رہی ہے۔ تو اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ گزشتہ تین ماہ سے چل رہی ہے اور تفسیر صغیر اسی مشین پر طبع ہوئی ہے۔ ایک دوسری پرنٹنگ مشین کو بھی حضور انور نے دیکھا جو Hand Feed ہے۔ اس میں ہاتھ سے ایک ایک کاغذ لگانا پڑتا ہے۔

حضور انور نے پلیٹ بنانے کا کمرہ بھی دیکھا تو دریافت فرمایا کہ اس جگہ پہلے کیا تھا۔ حضور انور کو بتایا گیا کہ یہ عمارت پریس کے لئے ہی بنائی گئی تھی۔

فولڈنگ مشین کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس کی رفتار کیا ہے۔ تو منتظمین نے بتایا کہ چار ہزار فی گھنٹہ۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پرنٹنگ کا معیار اچھا ہونا چاہئے۔ Stitching مشین کی ضرورت کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات سے نوازا۔

پھر حضور انور پریس کے اس کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں کیمرہ وغیرہ سے نیگٹو تیار کئے جاتے ہیں۔ حضور انور نے کمپیوٹر روم کا بھی معائنہ فرمایا اور اخبار البدر کا پرنٹ دیکھا۔

پریس کے معائنہ کے دوران حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا یہاں ملٹی کلر کارڈ وغیرہ چھپتے ہیں؟ تو حضور انور کو بتایا گیا کہ چھپ سکتے ہیں۔ حضور انور نے مشین کی سپیڈ کے بارہ میں ہدایت فرمائی کہ اسے درمیانی رفتار سے چلائیں۔

بیوت الحمد کالونی کا وزٹ

پریس کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت محلہ ناصر آباد میں بیوت الحمد کالونی اور اس سے ملحقہ درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔ نعمان دہلوی صاحب 2۔ عبدالرحمٰن صاحب 3۔ ممتاز احمد صاحب 4۔ عبدالرشید ملکانہ صاحب 5۔ حفیظ احمد صاحب شیخوپوری 6۔ مظفر امروہی صاحب 7۔ غلام نبی صاحب درویش 8۔ بشیر احمد ناصر صاحب 9۔ افتخار مجیب صاحب 10۔ تنویر خادم صاحب 11۔ بیوہ بشیر احمد خادم صاحب درویش مرحوم 12۔ خورشید انور صاحب 13۔ ملک صلاح الدین صاحب درویش مرحوم 14۔ عبداللہ درویش مرحوم 15۔ عمر علی صاحب درویش 16۔ جلال الدین صاحب 17۔ محمود احمد عارف صاحب درویش 18۔ چوہدری عبدالحق صاحب درویش مرحوم 19۔ محمد شفیع صاحب درویش مرحوم 20۔ سکندر خان صاحب درویش مرحوم 21۔ ایوب بٹ صاحب درویش 22۔ بشیر مہار صاحب درویش 23۔ عبدالقادر دہلوی صاحب 24۔ جاوید اقبال چیمہ صاحب 25۔ یونس بہاری صاحب درویش 26۔ جمیل احمد ناصر صاحب 27۔ محمد موسیٰ گجراتی صاحب 28۔ عبدالباسط فضل صاحب 29۔ مظفر اقبال چیمہ صاحب 30۔ مرزا محمود احمد صاحب درویش مرحوم 31۔ ادریس اسلم صاحب 32۔ عبدالغالب صاحب درویش مرحوم 33۔ عبدالعظیم صاحب درویش مرحوم 34۔ حافظ عبدالعزیز صاحب درویش مرحوم 35۔ سلطان احمد انجینئر صاحب 36۔ عبداللہ نابینائی صاحب درویش 37۔ بشیر الدین صاحب 38۔ ملک بشیر احمد صاحب 39۔ محمد نسیم خان صاحب ناظر امور عامہ و امور خارجہ 40۔ عبدالمومن راشد صاحب 41۔ نعیم احمد ڈار صاحب 42۔ اسحاق صاحب درویش مرحوم 43۔ مبارک احمد شیخوپوری 44۔ اکرم گجراتی صاحب 45۔ چوہدری فیض صاحب درویش 46۔ خواجہ بشیر احمد صاحب 47۔ خواجہ احمد حسین صاحب درویش 48۔ چوہدری محمد اکبر صاحب 49۔ فتح محمد گجراتی صاحب 50۔ چوہدری عارف بنگلی صاحب 51۔ نصیر احمد صاحب حافظ آبادی 52۔ ایوب ساجد صاحب۔

حضور انور باری باری ان تمام گھروں میں تشریف لے گئے اور ہر گھر میں کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔ حضور انور نے از راہ شفقت بچوں میں چاکلیٹ تقسیم فرمائیں اور اہل خانہ نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔ آج کا دن ان خاندانوں کے لئے انتہائی خوشی و مسرت اور ہمیشہ کے لئے یاد رہنے والا دن تھا۔ سبھی اپنے گھروں میں پیارے آقا کی آمد پر بہت خوش تھے۔ اور ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارک باد دیتے تھے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

ان گھروں کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک

پر دعا کے لئے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس دارالمسیح اپنے دفتر میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج ملاقات کرنے والوں میں قادیان اور ہندوستان کی جماعت Charkote سے آنے والی بعض فیملیز شامل تھیں۔ مجموعی طور پر 42 خاندانوں کے 273 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد اقصیٰ تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

10 جنوری 2006ء بروز منگل :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سوا ایک بجے حضور انور نے مسجد مبارک تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ دارالمسیح سے باہر تشریف لائے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ قادیان کے مکین آج بھی اپنے گھروں سے نکل کر بہشتی مقبرہ کی طرف جانے والے راستوں پر اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے کھڑے تھے۔ جلسہ سالانہ کے اختتام کے بعد ہزارہا کی تعداد میں مہمانوں کے واپس چلے جانے کی وجہ سے قادیان کی گلیوں میں رش کم ہوگیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود جب بھی حضور انور بہشتی مقبرہ کی طرف جانے کے لئے دارالمسیح سے باہر تشریف لاتے ہیں تو قادیان کی یہی گلیاں حضور انور کا دیدار کرنے والوں سے بھر جاتی ہیں۔ اور راستوں کے دونوں اطراف خواتین مرد بچے بوڑھے سبھی حضور انور کی آمد کے منتظر ہوتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ یکدم سارے گھر خالی ہوگئے ہیں اور ہر چھوٹا بڑا حضور انور کے دیدار کے لئے نظریں بچھائے کھڑا ہے۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

بہشتی مقبرہ سے واپسی پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پانچ بجے فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ساڑھے سات بجے تک جاری رہیں۔ آج ربوہ (پاکستان) اور بنگلہ دیش کے بعض احباب کے علاوہ ہندوستان کی 18 جماعتوں سکندرآباد، قادیان، آسنور، حیدرآباد، شملہ، Jind، کالی کٹ، کیرنگ، لکھنؤ، Medi، Manipur، Arah، گیا، Palghat، Keri، Matnor، اڑیسہ، سری نگر، ممبئی، Dangah کے 63 خاندانوں کے 493 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

11 جنوری 2006ء بروز بدھ :

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

آج عیدالاضحیہ کا مبارک دن تھا۔ اور یہ دن کئی لحاظ سے تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔ 1947ء سے ہجرت کے بعد قادیان کی سرزمین پر پہلی بار ایسی عید ہے جو خلیفۃ المسیح نے پڑھائی اور پھر قادیان میں یہ پہلی ایسی عید اور خطبہ عید ہے جو MTA کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

پھر ایک اور لحاظ سے بھی یہ دن بڑی تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ سال 1900 میں 11 جنوری کا دن عیدالاضحیہ کا وہ مبارک دن تھا جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عید کی نماز کے بعد جو خطبہ ارشاد فرمایا تھا وہ "خطبہ الہامیہ" کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس میں حضور ﷺ نے قربانیوں کا فلسفہ بیان فرمایا تھا۔

امسال بھی یہ عیدالاضحیہ 11 جنوری کو آئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قادیان کی سرزمین سے اس عید کا جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں قربانیوں کا فلسفہ اور اس کی اہمیت بتائی۔ مہینہ اور تاریخ کی مماثلت یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تقدیر کے تحت ہے۔

عیدالاضحیہ کی تقریب کا اہتمام مسجد ناصر آباد سے ملحقہ احمدیہ گراؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجے اپنی رہائشگاہ دارالمسیح سے عیدگاہ کی طرف پیدل تشریف لے گئے۔ نماز عید پڑھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔

خطبہ عیدالاضحیہ

حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورۃ الصّٰفّٰت کی آیت 103 تا 108 کی تلاوت فرمائی۔

اور فرمایا:

آج قربانی کی عید ہے جسے بڑی عید بھی کہتے ہیں عیدالضحیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ مسلمان جن کو توفیق ہے۔ جن کے راستے میں کوئی شر اور روکیں حائل نہیں ہوتیں۔ وہ مکہ مکرمہ میں حج کا فریضہ بھی ادا کرتے ہیں۔ اور یہ فریضہ جو ادا کیا جاتا ہے یہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسماعیلؑ اور ان کی بیوی حضرت ہاجرہ کی قربانی کی یاد میں ادا کیا جاتا ہے۔ جس کا ذکر ان آیات میں ہے جو میں نے تلاوت کی ہیں۔

حضور نے فرمایا: ان آیات میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کی قربانی کا ذکر ہے جس میں خود حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ تینوں نے قربانی کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو امتحان میں ڈالتا ہے تاکہ دنیا میں مثال قائم ہو۔ یہ قربانیاں اور ابتلاء اللہ تعالیٰ کے قرب میں مزید قریب کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر پہلے سے بڑھ کر پڑتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہ کی قربانی کے جو اعلیٰ معیار قائم کئے اسی کی یاد میں حج اور ظاہری قربانیاں کی جاتی ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر توکل اور تقویٰ کی عظیم الشان مثال قائم کی۔ یہی توکل اور تقویٰ ہمیں بھی اپنے اندر پیدا کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے ان کی نسل سے عظیم الشان نبی مبعوث فرمایا جو تمام نبیوں کا سردار کہلایا۔ پھر اس خاتم الانبیاء نے بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور پہلوں سے بڑھ کر اور زندگی کے آخری لمحے تک یہ معیار بڑھاتے چلے گئے۔

حضور نے فرمایا: ہمیں بھی اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ کیا ہم بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہیں۔ ایسی قربانی جو ہمیں اللہ کا مقرب بنادے۔ اگر ہماری قربانیاں اللہ سے دور لے جانے والی ہیں تو ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس ہر احمدی کو اس نظر سے اپنی عیدوں کا جائزہ لینا چاہئے کہ کس نیت سے خدا کے حضور قربانی پیش کر رہا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تمہارا تقویٰ خدا کو پہنچتا ہے۔ پس یہ تقویٰ ہے جو ہر احمدی کو حاصل کرنا چاہئے۔ اور یہ سبق یاد رکھنا چاہئے کہ ظاہری اعمال خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے بلکہ ہر عمل کے پیچھے جو روح تقویٰ اور نیت ہے وہ خدا کا مقرب بناتی ہے۔ اگر ہم اپنی جان، مال، عزت اور وقت رضاء الٰہی کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں تبھی ہم ابراہیمی قربانی اور آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی قربانیوں کی یاد کو زندہ رکھنے والے ہو سکتے ہیں۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے جب ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کر رہے ہوں گے۔

حضور انور نے والدین کو جنہوں نے اپنے بچوں کو پیدائش سے پہلے وقف کیا ہوا ہے توجہ دلائی ہے کہ یہ دعا کیا کریں کہ اے میرے اللہ مجھے نیکوکار اولاد عطا کرنا جو صالح ہو اور وقف کے تقاضوں کو پورا کرنے والی ہو۔ اور جن والدین کے بچے جو وقف نو میں شامل ہیں پیدا ہو چکے ہیں وہ ان کے لئے بھی یہ دعا کیا کریں کہ ان کے بچے خادم دین ہوں اور ان کا شمار ذریت طیبہ میں ہو۔

حضور نے واقفین بچوں کو توجہ دلائی کہ وہ ہوش کی عمر کو پہنچ کر دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں اور جماعتی نظام سے مشورہ کے بعد لائن اختیار کریں۔ ضرورت ہے کہ واقفین نو کی ایک بڑی تعداد جامعہ احمدیہ میں داخل ہو۔

حضور انور نے فرمایا: واقفین نو بچے خوش قسمت ہیں کہ جنہیں شروع سے ہی پتہ چل گیا کہ انہوں نے بڑے ہو کر کیا بننا ہے ورنہ کئی بچے آخر تک یہ فیصلہ ہی نہیں کر سکتے کہ انہوں نے بڑے ہو کر کیا بننا ہے۔ یہ صرف خدا تعالیٰ کا فضل ہے جو آج آپ کو حاصل ہے۔ خدا تعالیٰ سبھی کو قربانی کے اعلیٰ معیار پر آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ عید کے آخر پر حضور انور نے اسیران راہ مولا، شہداء احمدیت، ان کے خاندانوں، واقفین زندگی، درویشان قادیان اور ان کی نسلوں اور وہ احمدی جو آزمائشوں اور ابتلاؤں کے دور سے گزر رہے ہیں کے لئے دعا کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ یہ عید سب کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ خطبہ کے آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بہشتی مقبرہ میں دعا

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عیدگاہ سے بہشتی مقبرہ دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر دعا کے علاوہ احاطہ خاص کے اندر اور باہر بھی بعض قبور پر دعا کی۔

بہشتی مقبرہ میں دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عیدگاہ میں لجنہ کے حصہ میں کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں عید کی مبارکباد دی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

سوا ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد دارالمسیح جاتے ہوئے حضور انور نے دارالمسیح میں لفٹ (Lift) لگانے کا جائزہ لیا اور اس بارہ میں ہدایات دیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت قافلہ ممبران، بیرونی ممالک سے آنے والے مبلغین اور بعض دیگر مہمانوں اور کارکنوں کے لئے دوپہر کو دعوت طعام کا اہتمام فرمایا تھا۔ اور حضور انور نے بھی بنفس نفیس اس دعوت میں تشریف لاکر رونق بخشی۔

حلقہ مسجد مبارک کے گھروں کا وزٹ

ساڑھے تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور از راہ شفقت حلقہ مسجد مبارک کے درج ذیل گھروں میں تشریف لے گئے۔

1۔ مبارک شاہ صاحب 2۔ غلام قادر صاحب درویش 3۔ طاہر شمس صاحب 4۔ فتح محمد صاحب درویش مرحوم 5۔ ملک بشیر احمد صاحب درویش مرحوم 6۔ محمود احمد بھٹی صاحب 7۔ سید صباح الدین صاحب 8۔ مستری دین محمد صاحب درویش مرحوم 9۔ شریف احمد صاحب امینی مرحوم 10۔ منیر احمد صاحب 11۔ سلیمان دہلوی صاحب مرحوم 12۔ کے نذیر صاحب آف کیرالہ 13۔ باسط رسول صاحب مبلغ سلسلہ 14۔ حافظ مخدوم شریف صاحب 15۔ سعید محمد صاحب 16۔ برہان احمد ظفر صاحب ناظر نشر واشاعت 17۔ سید بشارت احمد صاحب 18۔ سید فیروز الدین صاحب 19۔ عبدالحق صاحب 20۔ عبدالمالک صاحب 21۔ نظام اسیر الدین صاحب 22۔ راشد حسین صاحب 23۔ مرزا ظہیر الدین صاحب 24۔ رشید الدین دہلوی صاحب 25۔ شفیع عابد صاحب درویش 26۔ منیر احمد خادم صاحب 27۔ شریف پونچھی صاحب 28۔ عبدالسلام صاحب درویش (حضور انور از راہ شفقت ان کی دوکان پر بھی تشریف لے گئے جو ان کے گھر کے ساتھ ہی واقع ہے)۔ 29۔ منگل دین صاحب 30۔ مستری منظور احمد صاحب درویش 31۔ بشیر احمد صاحب فوٹو گرافر 32۔ مستری محمد حسین صاحب درویش مرحوم۔ 33۔ یونس بہاری صاحب 34۔ خورشید احمد پربھاکر درویش 35۔ بیوہ مبرور چیمہ صاحب مرحوم 36۔ بلال احمد شمیم صاحب (ان کے والد عبدالرحمٰن عیسائی تھے اور عیسائیت سے احمدیت قبول کی تھی) 37۔ سہیل احمد سوز صاحب 38۔ مولوی کریم الدین شاہد صاحب ایڈیشنل ناظر وقف جدید بیرون 39۔ سید منصور احمد صاحب 40۔ منیر احمد صاحب حافظ آبادی وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان 41۔ قریشی سعید احمد صاحب درویش مرحوم و داؤد احمد صاحب قریشی 42۔ فرید احمد صاحب قریشی 43۔ حافظ اسلام الدین صاحب 44۔ سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید 45۔ سلطان صلاح الدین صاحب استاذ جامعۃ المبشرین قادیان 46۔ سید منظور شاہ صاحب مرحوم 47۔ غلام حسین صاحب درویش مرحوم 48۔ انور احمد صاحب حاتب 49۔ لطیف احمد صاحب سندھی 50۔ حمید احمد صاحب کوثر 51۔ محمد صادق عارف صاحب درویش مرحوم 52۔ شریف احمد صاحب حیدرآبادی 53۔ راشد احمد عارف صاحب 54۔ مظفر احمد صاحب 55۔ محمد انعام ذاکر صاحب ابن عبدالغفور صاحب درویش مرحوم۔ جب حضور انور محمد انعام صاحب کے گھر تشریف لے گئے تو یہاں بھی گھر کی بچیوں نے مل کر حضور انور کی آمد پر دعائیہ نظمیں پڑھیں اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ 56۔ خلیل الرحمٰن صاحب مرحوم کارکن صدر انجمن احمدیہ 57۔ مسعود احمد راشد صاحب 58۔ رفیق مالاباری صاحب 59۔ محمد انعام غوری صاحب ناظر اصلاح وارشاد 60۔ شمشاد احمد صاحب 61۔ حکیم محمد دین صاحب (ناظم دارالقضاء) 62۔ عبدالرؤف صاحب 63۔ ناصر ایس پی صاحب 64۔ حفیظ ڈی سی صاحب ابن

عبدالکریم صاحب درویش مرحوم ۔ 65۔ عبدالوکیل نیاز صاحب استاذ جامعہ احمدیہ 66۔ اطہر الحق صاحب انجینئر۔ ایڈیشنل ناظر تعمیرات 67 ۔ مبارک احمد بٹ صاحب 68۔ چوہدری عبدالواسع صاحب نائب ناظر امور عامہ 69۔ وسیم احمد صاحب 70 ۔ عطاء اللہ خان صاحب درویش 71۔ سید داؤد احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ 72 ۔ عبدالحق صاحب 73 ۔ بیوہ ذوالفقار علی صاحب مرحوم۔

آج دیار مہدی کے ان مکینوں کی عید کی خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔ آج ان کا پیارا آقا خود چل کر ان کے گھروں میں پہنچا۔ حضور انور باری باری ان تمام گھروں میں تشریف لے گئے اور ہر گھر میں کچھ وقت کے لئے قیام فرمایا۔ فیملی ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ حضور انور نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ بعض بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔

خوشی و مسرت کا ایک سیلاب تھا جو قادیان کی گلیوں میں اُمڈ آیا تھا۔ بچے، بچیاں، خواتین، مرد سب اپنے گھروں کے دروازوں پر پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے اور اس مبارک گھڑی کے انتظار میں تھے جب حضور انور کے مبارک قدم ان کے گھر پڑیں۔ بہت سی فیملیاں ہاتھوں میں شیرینی لئے کھڑی تھیں جو حضور انور کی خدمت میں پیش کرتیں۔

بہت سی ہندو اور سکھ فیملیاں بھی اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی تھیں۔ سبھی عقیدت کا اظہار کرتیں اور حضور انور کو اپنے گھر آنے کو دعوت دیتیں۔ حضور انور ان کے سب بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرماتے اور ان سے گفتگو فرماتے۔ حضور انور از راہ شفقت ایک ہندو فیملی کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ یہ ہندو اور سکھ فیملیاں برملا اس بات کا اظہار کرتیں کہ حضور کے آنے سے ہمارے بھاگ جاگ اٹھے ہیں۔ ہم بھی مزے لوٹ رہے ہیں۔

آج یہ 73 گھر جن میں حضور انور تشریف لے گئے اپنی خوش نصیبی پر بے حد خوش اور مسرور تھے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ دن دکھایا ہے کہ حضور انور کے مبارک قدم ہمیشہ کے لئے ان کے گھروں کو زینت اور رونق بخش گئے ہیں اور یہ چند لمحات ان کی زندگی کا سرمایہ ہیں۔ اللہ یہ سعادتیں اور یہ خوشیاں ان سب کے لئے مبارک کرے۔

تین گھنٹے کے اس وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس دار المسیح تشریف لے آئے۔

سات بجے حضور انور نے مسجد مبارک تشریف لاکر مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کی اہم تحریک اور احباب جماعت کی ذمہ داری

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقعہ پر جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں ’’ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی شکرانہ فنڈ‘‘ کے بارہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جو اہم تحریک مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008 نے پیش کی تھی اُس کا اُردو متن احباب جماعت کی خدمت میں پیش ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے الوصیت میں تحریر فرمایا ہے کہ:

’’میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کے مظہر ہوں گے‘‘

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے مطابق حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ نے 27 مئی 1908ء کو حضرت مولانا حکیم نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا جانشین اور خلیفہ چنا اور جماعت احمدیہ نے آپؓ کے ساتھ مکمل فرمانبرداری کا عہد کیا۔ نیز یہ عہد بھی کیا کہ جماعت کیلئے آپؓ کا حکم ایسے ہی ہوگا جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حکم تھا چنانچہ جماعت کے اندر خلافت کا قیام ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمانہ بزمانہ یہ خلافت مستحکم ہوتی چلی گئی اب 2008ء میں انشاء اللہ خلافت احمدیہ کے قیام پر ایک سو سال پورے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس بیش قیمت انعام اور اس انعام کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کے جو ان گنت افضال اور برکات نازل ہوئی ہیں اور ان گنت ترقیات جو جماعت نے خلافت احمدیہ کے سایہ کے نیچے کی ہیں ان کا شکر جماعت پر واجب ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اس شکر کے اظہار کیلئے سن 2008ء میں جماعت خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کو عالمگیر سطح پر منانے کا اہتمام کرے۔ اور اس غرض کیلئے ایک منصوبہ کی منظوری بھی مرحمت فرمائی جو دنیا کی سب جماعتوں کو بھجوایا جاچکا ہے۔

1939ء میں خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کا اہتمام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں کیا گیا اور آپ کے دور خلافت کے پہلے پچیس سال مکمل ہونے پر اور اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گذاری کا عملی ثبوت دینے کیلئے جماعت احمدیہ نے اپنے پیارے امام ہمام اور محبوب آقا کے حضور قریباً 3 لاکھ روپے کی رقم بطور شکرانہ پیش کی اور درخواست کی کہ حضور اسے قبول فرمائیں اور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

اب خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008ء کے موقع پر مناسب ہوگا کہ سابقہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے احسانات پر شکر گذاری کا عملی ثبوت دیتے ہوئے ہم سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک مناسب رقم بطور شکرانہ اس درخواست کے ساتھ پیش کریں کہ یہ جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور شکر کا اظہار ہے۔ حضور جس رنگ میں پسند فرمائیں اسے استعمال کریں۔

مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نے تجویز کیا ہے کہ اس شکرانہ کی رقم کم از کم دس لاکھ پاؤنڈ سٹرلنگ ہو۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے خاکسار جماعت احمدیہ عالمگیر کی خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ جماعت احمدیہ جسے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت کی عظیم الشان نعمت کا بھرپور احساس ہے۔ اور اس محبت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اسے خلافت احمدیہ سے ہے اس تحریک پر لبیک کہے گی۔ احباب جماعت انفرادی حیثیت میں بھی اور جماعتی طور پر بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ مختلف ممالک کے جو نمائندگان یہاں تشریف رکھتے ہیں ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ واپس جا کر اپنے اپنے ممالک میں اس امر کی تحریک کریں۔ (صدر مرکزی کمیٹی خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی 2008)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَدُّوا زَكٰوتَكُمْ
(اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
احباب کرام کیلئے مبارک تحفہ
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں
اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً
اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
الیس اللہ بکافٍ عبدہ

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد شہروز مسرور
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA - 700
BANI AUTOMOTIVES
BANI DISTRIBUTORS
PHONE : CITY SHOWROOM : 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE : 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE : 2236-2096, 2237-8749, FAX : 91-33-2234-7577

جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت جلسہ یوم مصلح موعود کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مقامات پر جماعتوں اور ذیلی تنظیموں نے جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کر کے اپنی تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی ہیں ان جلسوں کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی سے اور اختتام دعا کے ساتھ ہوا جلسوں میں پیشگوئی مصلح موعود اور سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلو بیان کئے گئے اور نظمیں پڑھی گئیں جلسوں کی رپورٹیں نہایت اختصار سے ہدیہ قارئین ہے۔

بھدرک: جماعت احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) نے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم عبد القادر صاحب صدر جماعت احمدیہ جلسہ کیا جس میں مکرم غلام مہدی محمود صاحب۔ عبد الاحد صاحب۔ مبارک احمد شاہ، مظفر احمد، محمد جاوید، عقیل احمد، نصر اللہ خان اور خاکسار نے تقریر کی، بچوں نے نظمیں پڑھیں، صدارتی خطاب کے بعد رات 9 بجے جلسہ ختم ہوا۔ (محمد معراج علی مبلغ سلسلہ)

برہ پورہ: جماعت احمدیہ برہ پورہ (بہار) نے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سید عبد الفہیم صاحب جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم سید ابو طاہر صاحب سید ابو القاسم صاحب قائد مجلس۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔
(سید محمد افاق معلم وقف جدید برہ پورہ)

بنگلور: جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک) نے 26 فروری کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور جلسہ کیا۔ جسمیں مکرم قریشی حمید الرحمٰن صاحب قریشی عبد الحکیم۔ مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ۔ خاکسار اور مکرم صدر صاحب نے خطاب کیا (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ)

پردا: جماعت احمدیہ پردا (چھتیس گڑھ) نے مکرم انیس احمد صاحب دانی صدر جماعت بسنہ پردا کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ مختلف موضوعات پر تقریریں ہوئیں۔ اسی طرح پر پلاڈیہ۔ بھوکیل پٹھیاپلی میں زیر صدارت مکرم محمد عزیز صاحب معلم جلسہ ہوا۔ مکرم ناصر صاحب معلم مکرم فروز علی معلم۔ عبد الحفیظ صاحب۔ طاہر احمد صاحب۔ نور احمد صاحب نے حصہ لیا۔

پنڈری پانی:: جماعت احمدیہ پنڈری پانی (چھتیس گڑھ) نے زیر صدارت مکرم منور احمد صاحب دانی معلم سلسلہ جلسہ کیا مکرم عبد السلمان صاحب و سلطان صاحب نے تقریر کی۔ (حلیم احمد مبلغ سلسلہ)

بھونیشور: جماعت احمدیہ بھونیشور (اڑیسہ) نے احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ 26 فروری کو جلسہ کیا۔ جس میں مکرم سید وثیق الدین احمد صاحب۔ مکرم سید فرید الدین احمد شاہ قادری سید نصیر احمد صاحب سید نصر احمد صاحب خاکسار اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔

اسی طرح بمقام ایس اے پی بھونیشور خاکسار کی زیر صدارت مکرم عبد الکریم صاحب کے مکان پر جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم مبارک خان صاحب کوثر بیگم صاحبہ اور خاکسار نے تقریر کی تمام احباب کی کھانے سے تواضع کی گئی۔
(فضل باری مبلغ سلسلہ)

تاپاجولی: لجنہ اماء اللہ تاپاجولی آسام نے ساڑھے گیارہ بجے زیر صدارت مکرمہ فضیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ جلسہ کیا جس میں عزیز بلقیس اختر صاحبہ۔ انوارہ خاتون۔ عاملہ خاتون۔ شبیہ یاسمین۔ رقیہ بیگم اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ جماعت احمدیہ تاپاجولی نے شام 3 بجے زیر صدارت مکرم عبد الرحیم صاحب صدر جماعت جلسہ کیا۔ اور مکرم عبد اللطیف صاحب عبد الرحیم معلم، مشتاق احمد اور عبد الجبار ملا معلم اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔
(عبد الجبار ملا معلم سلسلہ)

جموں: جماعت احمدیہ جموں نے 26 فروری کو دار التبلیغ میں زیر صدارت مکرم خورشید احمد گنائی صدر جماعت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم عطاء المنعم ٹاک قائد مجلس اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔
(عزیز احمد ناصر مبلغ سلسلہ)

جالندھر: 26 فروری کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد خاکسار اور مکرم مولوی بشارت حسین صاحب نے تقریر کی۔ جلسہ کے اختتام پر حاضرین کی تواضع کی گئی۔
(محمد سلیم مبشر سرکل انچارج جالندھر)

جے پور:: جماعت احمدیہ جے پور نے مکرم صوبائی امیر صاحب کے مکان پر مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈیشنل مشیر قانونی قادیان کی زیر صدارت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم عطاء الرب صاحب۔ مکرم شریف احمد صاحب فاروق۔ مکرم نصیر الحق صاحب سرکل انچارج بیاور خاکسار اور صدر اجلاس نے خطاب کیا آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (ناصر احمد زاہد مبلغ سلسلہ)

چک ایمرچھ:: جماعت احمدیہ چک ایمرچھ نے جامع مسجد میں زیر صدارت مکرم رفیع اللہ لون صاحب قائمقام صدر جماعت جلسہ کیا۔ جس میں مکرم بلال احمد صاحب لون۔ مکرم تسنیم احمد صاحب مبارک اور خاکسار نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ جلسہ کی کارروائی بذریعہ اسپیکر پورے گاؤں نے سنی۔ ناصرات الاحمدیہ چک ایمرچھ خانپورہ نے بھی جامع مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں سیدہ عذرا شاہین۔ فوزیہ مظفر۔ رخسانہ پروین۔ فائزہ نسیم نے تقریر کی نظموں کے علاوہ بچیوں نے ایک ترانہ پیش کیا۔ خدام الاحمدیہ چک ایمرچھ نے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ مصلح موعود منعقد کیا۔ جس میں عزیز جوہر اقبال خان۔ محمود احمد ٹاک۔ مکرم مولوی طارق احمد خان۔ وسیم احمد خان۔ آفاق نثار خان نے تقریر کی اس موقعہ پر اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے صدارتی تقریر کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ چک ایمرچھ خانپورہ میں 22 فروری کو خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا جس میں عزیز جعفر شریف۔ سید شجاعت علی۔ امتیاز رشید۔ فروز خان۔ راجہ عامر شریف خان نے تقریر کی اور خاکسار نے بعض امور کی طرف توجہ دلائی۔ (سید امداد علی معلم سلسلہ)

حیدر آباد: جماعت احمدیہ حیدر آباد نے 26 فروری کو مسجد احمدیہ افضل گنج میں زیر صدارت مکرم عارف احمد صاحب قریشی امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد جلسہ کیا۔ جس میں مکرم شیخ ابراہیم صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ مکرم غلام ناظم الدین صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر نائب وکیل المال تحریک جدید قادیان۔ اور خاکسار نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ (مقصود احمد بھٹی مبلغ سلسلہ)

دھری رلیوٹ:: جماعت احمدیہ دھری رلیوٹ نے 24 فروری کو زیر صدارت مکرم ماسٹر بابو حسین صاحب جلسہ کیا۔ جس میں مکرم اعظم صاحب زعیم انصار اللہ۔ خاکسار مکرم مولوی محمود احمد صاحب پردیسی معلم۔ مکرم مولوی نثار احمد صاحب ساجد نے تقریر کی صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ (بشارت احمد محمود مبلغ سلسلہ)

رشی نگر:: جماعت احمدیہ رشی نگر نے 20 فروری کو جلسہ کیا جس میں مکرم محمد شفیع صاحب واعظ مکرم ڈاکٹر عبد الحمید گنائی۔ ڈاکٹر مبارک احمد میر مکرم حبیب اللہ گنائی۔ مکرم ناصر احمد شیخ۔ مدثر احمد گنائی۔ وسیم احمد گنائی۔ طاہر احمد میر۔ فاروق احمد لون۔ بلال احمد ولد عبد الرزاق اور بلال احمد ولد بشیر احمد گنائی نے تقریر کی۔
(ایاز رشید میر مبلغ سلسلہ)

سیتاپور:: سرکل سیتاپور یوپی میں 20 فروری کو شاندار طریق پر جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا جس میں 41 گاؤں کے 300 سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ نے اپنے طور پر علیحدہ بھی جلسہ کیا اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کئے۔ پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔

یوم مصلح موعود کے پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور نے اس دن کی اہمیت بیان کی بعدہ خدام و اطفال نے اجتماعی وقار عمل کیا ناشتے کے بعد خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

جلسہ کا آغاز دوپہر 12 بجے مکرم سرکل انچارج سیتاپور کی زیر صدارت ہوا۔ مہمان خصوصی شعبلی وشوکرمی صدر وشوکرمی یوپی و ڈاکٹر ہری دت تھے۔ سب سے پہلے لوائے احمدیت لہرایا گیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم محمد یاسین صاحب۔ مکرم نصیر احمد صاحب۔ ڈاکٹر ہری دت صاحب۔ شعبلی صاحب۔ اور آخر پر صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ اور مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے طلبہ و طالبات کو انعامات دیئے گئے حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی اور آنے والے جرنلسٹوں کو جماعتی لٹریچر دیا گیا (شمیم احمد خان سیتاپور)

سملیہ: جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ) نے زیر صدارت مکرم جمال الدین صاحب زعیم انصار اللہ جلسہ کیا۔ خدام اطفال اور خاکسار نے تقریر کی۔ نیز انصار خدام اطفال لجنہ و ناصرات نے جلسہ میں شرکت کی۔ (فیض احمد خان معلم)

گیا:: جماعت احمدیہ گیا نے مکرم سید شمیم الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم شاہ ناصر احمد صاحب مکرم مولوی تبریز احمد صاحب ظفر نیز خاکسار کے علاوہ مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی۔ آخر پر حاضرین کی شیرینی اور ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ نومبائعین کے علاوہ زیر تبلیغ دوستوں نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔
(سیف اللہ خان معلم وقف جدید)

سورو: جماعت احمدیہ سورو نے خاکسار کی زیر صدارت مسجد میں جلسہ کیا جس میں مکرم شمس الدین خان صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن و وقف عارضی۔ مکرم عبد الودود صاحب قائد مجلس۔ مکرم شیخ عظیم الدین صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور خاکسار نے تقریر کی حاضرین میں آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ علاؤ الدین مبلغ سلسلہ)

مسکرا: جماعت احمدیہ مسکرا نے مکرم عبد الجبار خان صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت جلسہ کیا خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم صدر اجلاس نے خطاب کیا۔ آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ)

موسیٰ بنی: مجلس خدام الاحمدیہ موسیٰ بنی نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم مظفر ہدیٰ صاحب مکرم شیخ مسعود احمد صاحب مبلغ سلسلہ رانچی نے تقریر کی اور صدر اجلاس نے خطاب فرمایا جلسہ کے اختتام پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ فاروق احمد قائد مجلس)

ناصر آباد:: جماعت احمدیہ ناصر آباد (کشمیر) نے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ کیا جس میں مکرم جاوید احمد لون مکرم عبد الشکور صاحب لون۔ مکرم عبد الرحمٰن صاحب انور مکرم مبارک احمد صاحب عابد۔ مکرم عبد المنان صاحب زاہد۔ اور خاکسار نے تقریر کی دوران اجلاس حاضرین کی چائے سے تواضع کی گئی۔

(عبد السلام انور مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ سیرالیون کے

46ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

ملک کے صدر اور نائب صدر کے علاوہ متعدد وزراء و دیگر عمائدین کی شرکت۔

جلسہ میں شامل ہونے والوں کی مجموعی تعداد 12300 رہی۔

(رپورٹ: رضوان احمد فضل ۔ مبلغ سلسلہ سیرالیون)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ سیرالیون کا 46واں جلسہ سالانہ مورخہ 12 رفروری 2006ء کو نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ۔

امسال اس جلسہ میں ملک کے صدر اور نائب صدر کے علاوہ آٹھ وزراء، چار ڈپٹی وزراء، 25 پیراماؤنٹ چیفز اور 30 پیراماؤنٹ چیفس کے نمائندے، اعلیٰ گورنمنٹ افسران، قبائلی سردار اور بعض مسلمان اور عیسائی لیڈر شامل ہوئے۔

جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد 12300 رہی۔ صدر مملکت اور نائب صدر مملکت نے منسٹرز اور دیگر مہمانوں کے ہمراہ نماز جمعہ اور پھر دوپہر کے کھانے میں بھی شرکت کی۔

نائب صدر مملکت نے پہلے دن کے دوسرے سیشن میں بھی شرکت کی اور تعلیم کے میدان میں اعزاز پانے والوں میں انعامات تقسیم کئے اور خطاب بھی کیا۔

جلسہ کے پہلے دن کی کارروائی ریڈیو پر براہ راست نشر ہوئی۔ اسی طرح بعد ازاں ٹیلی ویژن اور ملک بھر کے ریڈیو سٹیشنز پر یہ کارروائی اور جماعت کا تعارف بار بار دکھایا جاتا رہا۔

جلسہ کے تینوں دن احباب جماعت نے تمام پروگرامز میں نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ جہاں جماعت کے احباب کے لئے بابرکت فرمائے وہاں ملک کے لئے بھی بابرکت فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو۔

❁❁❁❁❁❁

پوری دنیا پر تنقید کرنے والا امریکہ حقوق انسانی کی خلاف ورزی میں سرفہرست

امریکہ میں ہر سال تقریباً ۵۰ ہزار افراد قتل یا خودکشی کا شکار ہوتے ہیں اور ہر ۷ میں سے ایک امریکی شہری تشدد و جرائم سے متاثر ہوتا ہے۔ ساتھ ہی وہاں قتل کے واقعات اور جرائم کی شرح میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے اور وہاں دنیا میں سب سے زیادہ پرائیویٹ اسلحہ رکھنے والے لوگ بستے ہیں جو ان کا کھل کر استعمال کرتے ہیں۔

انسانی حقوق کے معاملے میں ہمیشہ دنیا بھر پر انگلی اٹھانے والے امریکہ پر جوابی حملہ کرتے ہوئے چین کی قومی کونسل کے محکمہ اطلاعات کی جانب سے جاری کردہ ایک رپورٹ میں یہ تفصیلات پیش کی گئی ہیں جبکہ امریکہ کسی نہ کسی رپورٹ کے ذریعے چین پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگاتا رہا ہے اور اب چین نے بھی جوابی حملہ کر کے امریکہ میں انسانی حقوق کی صورتحال کے بارے میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا ہے۔ اس رپورٹ میں کہا گیا کہ خود کو آزادی کی جنت بتانے والے امریکہ میں جیل بند قیدیوں کی تعداد اس کی آبادی کے تناسب سے دنیا میں سب سے زیادہ ہے امریکہ کی وزارت برائے انصاف کے اعداد و شمار کے مطابق ۲۰۰۴ء کے آخر تک وہاں قیدیوں کی کل تعداد ۲۲ لاکھ ۲۷ ہزار ہے نیز وہاں جیل میں قیدیوں کی حالت بدتر ہے۔ ساتھ ہی جیل کے حکام کے ہاتھوں قیدیوں کے استحصال کے واقعات بھی سامنے آتے رہتے ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کترینا طوفان کے دوران نیو اورلینس کی ایک جیل میں چھاتی تک پانی میں ڈوبے تقریباً ۶۰۰ قیدیوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیا گیا تھا۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ انسانی حقوق کے مسئلے پر پوری دنیا کا خود ساختہ منصف بننے کی کوشش کرنے والے امریکہ نے ۸ مارچ کو دنیا کے دیگر ملکوں میں انسانی حقوق کی صورتحال پر ایک رپورٹ جاری کی تھی جس میں چین سمیت ۱۹۰ ملکوں کے انسانی حقوق کی صورتحال پر انگلی تو اٹھائی گئی تھی لیکن خود اپنے یہاں انسانی حقوق کی بدتر حالت کے سلسلے میں اس نے خاموشی اختیار کی تھی۔ رپورٹ کیمطابق امریکہ میں خواتین کو سیاسی برابری کا حق حاصل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کو فوج جیل اور کام کی جگہوں پر جنسی تشدد اور اذیت کا شکار ہونا پڑتا ہے۔

اعداد و شمار کے حوالے سے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں ہر سال ۵۳ لاکھ خواتین تشدد کا شکار ہوتی ہیں اور اوسطاً ایک ہزار ۲ سو ۳۲ خواتین اپنے قریبی ساتھیوں کے ہاتھوں ماردی جاتی ہیں۔ امریکہ کے فیڈرل تفتیشی بیورو کی ایک رپورٹ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ ۲۰۰۴ء میں تقریباً ۹۴ ہزار ۶ سو ۳۵ خواتین عصمت دری کا شکار ہوئی تھیں۔

رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں پولیس اور عدالتی اداروں کے ذریعے ذاتی اختیار اور آزادی کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ امریکہ میں بغیر کوئی وجہ بتائے لوگوں کے فون ٹیپ کئے جاتے ہیں اور ان کی نجی زندگی میں خاموشی سے تاک جھانک کی جاتی ہے۔ سیاسی اختیار اور آزادی کے بارے میں رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکہ اپنی جمہوریت کو بے نظیر بتا کر تمام ممالک سے اُس پر عمل کرنے کی امید کرتا ہے جبکہ حقیقت میں امریکی جمہوریت میں صرف پیسے والوں کا غلبہ ہے اور پورا انظام محض امیروں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ میں جمہوریت کا الیکشن محض پیسے کا کھیل ہے وہاں انتخابات میں اربوں ڈالر خرچ کئے جاتے ہیں۔ امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل رائسے کلارک نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ امریکہ کو جمہوری ملک کہنا جمہوریت کی توہین ہے۔

نیپال میں جلسہ مصلح موعودؓ

مورخہ 23 فروری کو کاٹھمنڈو (نیپال) میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد ہوٹل سپانگ کی چھت پر کیا گیا جس میں 150 کے قریب یہاں اسائلم پر تشریف لائے پاکستان کے احباب نے شرکت فرمائی ان کے علاوہ مقامی احمدی بھی موجود تھے۔ پروگرام کے مطابق بعد نماز ظہر یہ جلسہ مکرم محترم خالد محمود الحسن صاحب وکیل الایوان تحریک جدید ربوہ کی صدارت میں شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی یوسف احمد پڈر صاحب مبلغ سلسلہ کاٹھمنڈو نے پیشگوئی مصلح موعود کا مکمل متن پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم محترم وکیل اعلیٰ تحریک جدید منیر احمد حافظ آبادی کی تقریر پسر موعود پر ہوئی تقریر کے بعد نظم ہوئی اور پھر صدارتی خطاب اور دعا کے بعد یہ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ حاضرین میں اور بچوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اس ملک میں اسلام و احمدیت کے مزید پھیلنے کے سامان پیدا فرمائے۔

(سعید الرحمٰن معلم نیپال کاٹھمنڈو)

پریس کی آزادی کے بارے میں اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ امریکی حکومت کئی بار اطلاعات کو روکنے اور اس کو اپنے فائدے کیلئے نشر کرنے کے تنازعات میں پھنس چکی ہے۔ رپورٹ میں لاس اینجلس ٹائمز کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ امریکی فوج اپنی مرضی کے مطابق خبریں پیش کرنے کیلئے امریکی اخبارات اور صحافیوں کو پیسے دیتی ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ میں نسلی تفریق کا سلسلہ عرصے سے جاری ہے اور عدالتی عمل میں بھی افریقی نسل کے کالے لوگوں کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ سزا دینے کے معاملے میں بھی کالے لوگوں کے ساتھ امتیاز برتا جاتا ہے وہاں کے کالے لوگوں کے سماجی اقتصادی اور سیاسی حالات گوروں کے مقابلے کافی خراب ہیں۔ رپورٹ کے مطابق امریکہ نے اپنے ملک کے باہر بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی ہے۔ عراق پر امریکی حملے میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد عراقی مارے جاچکے ہیں جن میں بیشتر خواتین اور بچے ہیں امریکی فوج نے پاکستان، افغانستان میں اپنی مہموں کے دوران سینکڑوں بے قصور شہریوں کا قتل کیا ہے۔ عراق کی ابوغریب جیل میں امریکی فوجیوں کے ہاتھوں عراقی قیدیوں کے ساتھ کئے جانے والے غیر انسانی سلوک کو ساری دنیا نے دیکھا اور اس کی شدید مذمت کی گئی۔

حقوق انسانی کی خلاف ورزی ایک نظر میں

☆...... خود کو آزادی کی جنت بتانے والے امریکہ کی جیلوں میں بند قیدیوں کی تعداد اس کی آبادی کے تناسب سے دنیا میں سب سے زیادہ ہے (کل تعداد ۲۲ لاکھ ۶۷ ہزار ۷۲۷ ہے)

☆...... یہاں خواتین کو سیاسی برابری کا حق حاصل نہیں ہے۔ اس کے علاوہ انہیں فوج جیل اور کام کی جگہوں پر جنسی تشدد اور اذیت کا شکار ہونا پڑتا ہے ہر سال ۵۳ لاکھ عورتیں تشدد کا شکار ہوتی ہیں۔

☆...... پولیس اور عدالتی اداروں کے ذریعے ذاتی اختیار اور آزادی کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ امریکہ میں بغیر کوئی وجہ بتائے لوگوں کے فون ٹیپ کئے جاتے ہیں۔

☆...... امریکی جمہوریت میں صرف امیر ترین لوگوں کا غلبہ ہے اور پورا انظام محض سرمایا داروں کے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنا ہوا ہے۔ یہاں جمہوریت کا الیکشن محض پیسے کا کھیل ہے۔

☆...... امریکہ نے اپنے ملک کے باہر بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی ہے عراق پر امریکی حملے میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد عراقی مارے جاچکے ہیں جن میں بیشتر خواتین اور بچے ہیں۔

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ محسنِ اعظم ہمارا — محمدؐ ہم کو ہے سب سے پیارا
محمدؐ ہادیٔ کامل ہمارا — محمدؐ ہم کو دیتا ہے سہارا
وہی سردار ہے اب تو ہمارا — وہی اسلام کا بانی ہمارا
محمدؐ سے سبھی کچھ ہم نے پایا — محمدؐ سے ملا ہے نور سارا
اُسی کے فیض سے آیا مسیح ہے — نہیں آئے گا اب کوئی دوبارہ
محمدؐ نے دکھایا حسن مولیٰ — کیا چہرہ خدا کا آشکارہ
کیا سب ظالموں کو معاف اس نے — کیا احسان اُس نے اُن پہ بھارہ
محبت سے دلوں کو اس نے جیتا — لیا بدلہ محبت سے ہی سارا
دعا مومن کی سن لے میرے مولیٰ — بنا مجھ کو محمدؐ کا پیارا

خواجہ عبدالمومن اوسلو ۔ ناروے

الرحیم جیولرز
خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
پروپرائٹر۔ سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:۔ خورشید کلاتھ مارکیٹ
حیدری نارتھ ناظم آباد۔ کراچی۔ فون 629443

وصایا ::منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 15871:: میں وی ایم جاسمین زوجہ ٹی کے ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن پلورتی ڈاکخانہ پلورتی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے مکان مع زمین ۲ سینٹ 200000 نمبر 20/764C ایک عدد طلائی ہار 10 گرام، کڑے دو عدد ۱۰ گرام۔ ٹاپس ۲ جوڑی 4.600 گرام۔ بالیاں ایک جوڑی 4.000 گرام ۲۱ کیرٹ قیمت -/16,000 روپے۔ حق مہر چھ ہزار روپے وصول شدہ ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خاں — الامۃ وی ایم جاسمین — گواہ ٹی کے ابوبکر

وصیت 15872:: میں رضیہ ناصر زوجہ سی ناصرالدین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن پلورتی ڈاکخانہ پلورتی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے طلائی ہار ایک عدد 32 گرام 23 کیرٹ۔ طلائی ہار ایک عدد 24 گرام۔ کڑا ایک عدد 16 گرام 3 جوڑی بالیاں 8 گرام کل قیمت 45600 حق مہر 15000 روپے وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی ناصرالدین — الامۃ رضیہ ناصر — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15873:: میں کے ایم ساجدہ زوجہ ٹی محمد منزل قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال تاریخ بیعت 6.6.01 ساکن مریانکی ڈاکخانہ تروتڑام کو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ دو عدد کڑا 14 گرام قیمت 6500 کان کی بالی دو عدد 4 گرام قیمت 2000 ایک عدد انگوٹھی 1.1/2 گرام قیمت 650 حق مہر ایک ہار 24 گرام 13000 ایک عدد نکلیس 10 گرام قیمت -/5500 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی محمد منزل — الامۃ کے ایم ساجدہ — گواہ ہدایت اللہ خان

وصیت 15874:: میں پی ایچ نوشاد ولد پی کے حنیف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن پلورتی ڈاکخانہ پلورتی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 10.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت مرے پاس نقد بیس ہزار روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد پی ایم نوشاد — گواہ محمد نجیب خاں

وصیت 15875:: میں شاہدہ بیگم زوجہ راشد احمد قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 13.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ کوئی نہیں ہے میرے خاوند کی جائیداد کل پانچ مرلہ پر مشتمل ہے۔ جس کی قیمت 55000 روپے ہے اس کے علاوہ غیر تقسیم شدہ خاندانی ایک مکان ہے۔ جس میں خاکسارہ کی رہائش ہے جو کہ اندازاً پندرہ گز ہوگی۔ میرا خرچ ماہانہ خوردونوش -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ نورالدین احمد ناصر — الامۃ شاہدہ بیگم — گواہ طاہر احمد

وصیت 15876:: میں محمد راشد ولد عبدالرشید قوم انصاری پیشہ تجارت عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن مروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع امروہہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کل جائیداد ۵ مرلہ پر مشتمل ہے جو کہ قادیان میں موجود ہے جس کی قیمت 55 ہزار ہے جو کہ دو بیٹوں کے نام تقسیم کردی گئی ہے۔ اس کے علاوہ غیر تقسیم شدہ خاندانی ایک مکان ہے جس میں خاکسار کی رہائش ہے جو کہ اندازاً پندرہ گز ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ بشارت احمد — العبد محمد راشد — گواہ ریحان احمد

وصیت 15877:: میں رضیہ بیگم زوجہ ایم اے زین العابدین قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن آنرا پورم ڈاکخانہ آنرا پورم ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ گلے کا ہار سونے کا دو عدد۔ 28 گرام قیمت 16296۔ دو عدد انگوٹھیاں سونے کی 2 گرام -/1154 ایک عدد کان کی بالیاں 4 گرام 2328 کل قیمت -/19788 میرا گزارہ آمد از خوردونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم اے زین العابدین — الامۃ رضیہ بیگم — گواہ ایم اے عبدالرحمٰن

وصیت 15878:: میں رابعہ اے زوجہ پی کے شاہ الحمید قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن آنرا پورم ڈاکخانہ آنرا پورم ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.04.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 15 سینٹ زمین مع مکان نمبر 231/3 قیمت 250000 زرعی زمین 20 سینٹ نمبر 231/25 قیمت 20000 زیور طلائی 22 کیرٹ ہے پانچ عدد 32 گرام۔ ہار ایک عدد 20 گرام۔ بالیاں 2 عدد 6 گرام۔ انگوٹھی 2 عدد 5 گرام۔ چین ایک عدد 8 گرام لاکٹ 1 عدد 8 گرام۔ کوئن 1 عدد 8 گرام۔ مہر 6 گرام وصول شدہ اس میں شامل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 1363 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے احمد کوچی — الامۃ رابعہ اے — گواہ پی کے محمد شریف

وصیت 15879:: میں پی کے شاہ الحمید ولد پی اے احمد کوچی قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 42 سال تاریخ بیعت 1986 ساکن ائرا پرم ڈاکخانہ ائرا پرم ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ کاکناڈ میں ساڑھے تین سینٹ زمین

نمبر 253/10 قیمت 250000 میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی کے محمد شریف　　العبد پی کے شاہ الحمید　　گواہ پی کے محمد بشیر

وصیت 15880:: میں خورشید احمد خادم ولد منیر احمد خادم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 4.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت اور زائد آمد ماہانہ -/3392 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منیر احمد خادم　　العبد خورشید احمد خادم　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 15881:: میں نصیرہ منصور زوجہ منصور محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ہاؤس وائف عمر 29 سال تاریخ بیعت 2.05.05 ساکن تھاوا کیرا ڈاکخانہ کنور ضلع کنور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-05-02 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 52 گرام سونے کا ہار　　چوڑیاں 21 عدد۔ ہار 4 عدد۔ نکلیس 3 عدد۔ پازیب 3 جوڑا۔ لاکٹ ایک عدد کان کی بالی 10 جوڑی انگوٹھیاں 11 عدد کل وزن 680 گرام میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/5000 روپے ہے۔ خاوند کی ماہانہ آمد 25 ہزار روپے ہے۔ وہ گلف میں کام کرتے ہیں۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل الپی　　الامۃ نصیرہ منصور　　گواہ ایم ناصر احمد

وصیت 15882:: میں اے ایم محمد سلیم ولد حاجی عمر عبداللہ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 44 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ پاوانگاڑ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری　جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/8750 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　العبد اے ایم محمد سلیم　　گواہ ایم کے ایچ کویاٹی

وصیت 15883:: میں سید سلیمان وی وی ولد وی وی سعید قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 46 سال تاریخ بیعت 1991 ساکن ایرنی پالم ڈاکخانہ ایرنی پالم ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/14000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد　　العبد سید سلیمان وی وی　　گواہ یو کے محمد یوسف

وصیت 15884:: میں ایس کے محمد ولد ایس قادر قوم احمدی پیشہ تجارت عمر 70 سال تاریخ بیعت 1976 ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ سٹی پوسٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 16.5.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 70 سینٹ اراضی مع مکان موجودہ قیمت اندازاً 3800000

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء سے واپسی پر

محبتاں دے شہزادے نوں رحمتاں والی بستی وچ
پھردا ویکھ کے ہر کوئی سی عجب سرور تے مستی وچ
ٹھاٹھاں ماردا اِک ہجوم دیدار کرن لئی آیا سی
پاکے اُس دا قرب سی ڈُبیا ہر کوئی رب دی ہستی وچ
علم و عرفان دے چشمے توں رَج پانی اساں وی پیتا سی
بیت الدعا وچ دُکھاں دا اظہار اَساں وی کیتا سی
ترہیائے ساں اسی دریاں دے پیاس تے پوری بجھی نئیں
اتھرو بھریاں اکھیاں نال دیدار اَساں دی کیتا سی
خلقت اتنی آئی سی کہ کھوے نال کھوا وجدا سی
ملاپ نویں ہوندے سن کِدرے وچھڑیا کوئی ملدا سی
دوروں دوروں آئے لوکی اک ماں دی ککھ چوں لگدے سن
اُتھے رشتہ اِک انوکھا سی او روح دا سی دل دا سی
قادیاں دے واسیاں نے اوبستی خوب سجائی سی
مسجد مینار سجایا سی تے کیتی خوب صفائی سی
مہمان داری تے اخلاق دی جیڑی ریت پائی سی مہدی نے
دن رات اُناں نے اک کرکے او ریت وی خوب نبھائی سی
پھردا ساں اُس بستی وچ تے یاد آوندی سی پیاریاں دی
جیڑے اُتھے وسدے سوندے سن اُناں چناں دی اُناں تاریاں دی
جیڑے فرش نشینی کردے سن آج عرش نشینی کردے نیں
مہدی دے صحابیاں دی تے درویشاں ساریاں دی
مزار مہدی تے دی اکثر میں کرن سلاماں جاندا ساں
اُس گھٹے مٹی وچ یارو اک عجیب سکون میں پاندا ساں
مینوں لبھیا اُوتھے او کج دے جیڑا دنیا تے مینوں لبھائیں
میں شکر گزاری کردا ہویا رب دے داری جانا ساں
مینوں بھلنے نہیں او دن یارو جیڑے اُتھے میں گذارے نیں
ساری حیاتی توں ود کے او دن تے مینوں پیارے نیں
ہُن ایس اڈیک وچ بیٹھا آں او ویلا کدوں پھیر آئے گا
جاوَن گے پھیر قادیاں نوں جیڑے مینوں جان توں پیارے نیں
(مبارک عارف، جرمنی)

نمبر 2354۔2368۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی محمد منزل مبلغ سلسلہ　　العبد ایس کے محمد　　گواہ ایس ایم بشیر الدین

وصیت 15885:: میں وی پی رلمت بی زوجہ مرحوم ای ڈی عبدالعزیز قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 67 سال پیدائشی احمدی ساکن کڑلائی ڈاکخانہ کڑلائی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات کچھ نہیں البتہ مجھے اپنی دو زمین ہے سروے نمبر 89/1 کڑلائی 51 سینٹ موجودہ قیمت 510000 روپے۔ سروے نمبر 97/1 کڑلائی 35/1/2 سینٹ قیمت -/284000 روپے ہے۔ علاوہ ازیں ایک مشترکہ زمین والدہ مرحومہ کی ہے (17 سینٹ) تقسیم ہونے پر دفتر کو اطلاع کردوں گی علاوہ ازیں زمین سے ناریل کی قیمت 18000 روپے سالانہ ملتی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وی پی عاشق　　الامۃ وی پی رلمت بی　　گواہ ای وی عبدالسلام

بقیہ صفحہ (1)

سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دو مقرر کئے ہیں یعنی ایک وہ دور ہے جس میں ہدایت کا غلبہ ہوتا ہے اور دوسرا وہ دور ہے جس میں ضلالت اور گمراہی کا غلبہ ہوتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا خدا تعالیٰ کی کتابوں میں یہ دونوں دور ہزار ہزار برس پر تقسیم کئے گئے ہیں۔ اوّل دور ہدایت کا غلبہ تھا۔ اس میں بت پرستی کا نام ونشان نہ تھا۔ جب یہ ہزار سال ختم ہوا تب دوسرے دور میں جو ہزار سال کا تھا طرح طرح کی بت پرستیاں دنیا میں شروع ہوگئیں۔ اور شرک کا بازار گرم ہوگیا۔ اور ہر ایک ملک میں بت پرستی نے جگہ لے لی۔ پھر تیسرا دور جو ہزار سال کا تھا۔ اس میں توحید کی بنیاد ڈالی گئی اور جس قدر خدا نے چاہا دنیا میں توحید پھیل گئی پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اس ہزار چہارم میں سخت درجہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ ہی خشک ہوگیا۔ اور اس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا پھر ہزار پنجم کا دور آیا جو ہدایت کا دور تھا یہ وہ ہزار ہے جس میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر توحید کو دوبارہ دنیا میں قائم کیا پس آپؐ کے منجانب اللہ ہونے پر یہی ایک زبردست دلیل ہے کہ آپ کا ظہور اس سال کے اندر ہوا جو روزِ اوّل سے ہدایت کیلئے مقرر تھا۔ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۴ تا ۶)

ہماری کامیابی آنحضرتؐ کی اتباع میں ہے

میں خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت اور ہم جو کچھ ہیں اس حال میں اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت ہمارے شامل حال ہوگی کہ ہم صراط مستقیم پر چلیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اور سچی اتباع کریں قرآن شریف کی پاک تعلیم کو اپنا دستور العمل بنادیں اور ان باتوں کو ہم اپنے عمل اور حال سے ثابت کریں۔ نہ صرف قال سے اگر ہم اس طریق کو اختیار کریں گے تو یقیناً یاد رکھو کہ ساری دنیا بھی مل کر ہم کو ہلاک کرنا چاہے تو ہم ہلاک نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ خدا ہمارے ساتھ ہوگا۔ (الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۴)

طلباء کیلئے مفید معلومات::

نیشنل ڈیفنس اکیڈمی میں داخلہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں

این ڈی اے میں داخلہ کیلئے بارہویں جماعت میں کامیابی ضروری ہے لہٰذا دسویں کے بعد آپ این ڈی اے میں داخلہ کیلئے لائق نہیں ہیں۔ این ڈی میں داخلہ کے لئے آپ کو نیشنل ڈیفنس اکاڈمی امتحان دینا ہوگا جسے یو پی ایس سی (یونین پبلک سروس کمیشن) منعقد کرتی ہے۔ اس امتحان میں کامیابی کے بعد ایس ایس بی (سروس سلیکشن بورڈ) کے ذریعہ منعقدہ انٹرویو میں شریک ہونا پڑتا ہے۔ اس انٹرویو میں کامیاب شرکاء کو طبی جانچ کیلئے میڈیکل ٹیسٹ سے گزرنا پڑتا ہے جس کے بعد آخری میرٹ لسٹ کی بنیاد پر داخلہ ہوتا ہے۔

پونے کے قریب کھڑک واسلہ میں نیشنل ڈیفنس اکادمی قائم ہے جہاں بڑے بڑے علاقے میں خوبصورت اسکول بلڈنگ ہاسٹل ورکشاپ لیباریٹری، پریڈ گراؤنڈ وغیرہ کی سہولت رکھی گئی ہے۔ اور یہاں تمام اخراجات (قیام طعام اور تربیت) حکومت برداشت کرتی ہے۔ یو پی ایس سی کے ذریعہ ہر چھ ماہ بعد داخلہ امتحان ہوتا ہے جس کیلئے بارھویں جماعت میں کامیاب طلباء جن کی عمر 19 سال ہو اور وہ ہندوستان کے شہری ہوں ضروری ہے

این ڈی اے کیڈٹ کو افسر کا درجہ حاصل ہوتا ہے تربیت مکمل کرنے کے بعد افسر کیڈٹ آرمی نیوی، ایئرفورس کسی بھی شعبے کو منتخب کر کے اپنا مستقبل روشن کرسکتا ہے۔

امتحان کا طریقہ کار اور تیاری این ڈی اے امتحان کیلئے دو تحریری امتحان ہوتے ہیں پہلا پرچہ جنرل نالج کا ہوتا ہے جس کا ایک حصہ انگریزی کی معلومات پر مشتمل ہوتا ہے جب کہ دوسرے حصے میں تاریخ، جغرافیہ سیاست فزکس کیمسٹری اور بائیولوجی کے سوالات ہوتے ہیں۔ دوسرا پرچہ میتھس کا ہوتا ہے اگر آپ نے بارھویں جماعت تک میتھس کی پڑھائی کی ہے تو یہ پرچہ آپ کیلئے زیادہ مشکل نہیں ہوگا این ڈی اے کے داخلہ امتحان کیلئے ضروری نصاب اور دیگر معلومات ویب سائٹ پر موجود ہے لہٰذا اس شعبے میں دلچسپی رکھنے والے طلبا www.upsc.gov.in پر ضرور جائیں۔ بارھویں سائنس کے طلباء جنہوں نے فزکس اور میتھس کی پڑھائی کی ہے وہ تینوں شعبوں یعنی آرمی نیوی اور ایئرفورس میں جانے کیلئے اہل ہو جاتے ہیں۔ این ڈی اے داخلہ امتحان کی تیاری کیلئے بازار میں این ڈی اے گائیڈ موجود ہے یہاں پر ایک بات اور بتادیں کہ نیشنل ڈیفنس اکیڈمی میں داخلہ مشکل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں اس شعبے میں مسلمانوں کی تعداد بھی بہت کم ہے لہٰذا گیارہویں جماعت سے ان کتابوں کا مطالعہ کریں انشاء اللہ آپ ضرور کامیاب ہوں گے۔ ہر سال اپریل اور ستمبر یا اکتوبر میں یہ امتحان ہوتا ہے جس کی مکمل تفصیلات کا اعلان روزگار سماچار، امپلائمنٹ نیوز اور دیگر قومی اخبارات میں کیا جاتا ہے۔

درخواست دُعا

مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب دیودرگی مرحوم حیدرآباد اپنی اور اپنے بچوں کی صحت وسلامتی نیک صالح خادم دین بننے کیلئے پریشانیوں کے ازالہ ومقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق ملنے کیلئے تمام احباب جماعت سے دُعا کی عاجزانہ درخواست کرتی ہیں نیز اپنے خاوند مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے بھی دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ اعانت بدر 100 روپے۔ (بشارت احمد حیدر۔ نائب وکیل المال تحریک جدید۔ قادیان)

بقیہ صفحہ (1)

کے اختتام کو صرف دو تین دن باقی رہ گئے ہیں اس لئے انتظامیہ کافی فکرمند ہے تو اس لحاظ سے احباب جماعت کو توجہ دلانے کیلئے میں یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ ویسے مجھے کامل یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعتی ضروریات کو خود ہی پوری فرماتا ہے۔ اور وہی دلوں میں مالی قربانی کی تحریک کرتا ہے۔ فرمایا آخرین کی اس جماعت کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے یہ صلاحیت عطا فرمائی ہے کہ وہ صحابہ کرام حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مالی قربانیوں کے نمونے آج پیش کر رہے ہیں فرمایا اگر ہماری فطرت میں وہ قوتیں نہ دی جاتیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کے کمالات کی پیروی کرسکیں تو ہمیں یہ حکم نہ ہوتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو اللہ تعالیٰ تو فوق الطاقت بوجھ نہیں ڈالتا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ لایکلف اللہ نفساً الا وسعھا فرمایا اس سے ان لوگوں کے بہانوں کا بھی حل نکل گیا جو یہ کہتے ہیں کہ ہم میں طاقت نہیں ہے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے استعدادوں کے مطابق قربانیاں کی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مالی قربانی اپنی استعداد کے مطابق تھی کہ انہوں نے اپنے گھر کا سارا مال راہ خدا میں پیش کردیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قربانی اپنی استعدادوں کے مطابق تھی کہ وہ اپنے گھر کا نصف مال قربان کرنے کیلئے تیار ہوگئے۔

فرمایا کم آمدنیوں والے بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیادہ قربانیاں دے رہے ہوتے ہیں اور کشائش والے قربانیوں میں پیچھے رہ جاتے ہیں فرمایا موصی ہو یا غیر موصی جب بھی اللہ تعالیٰ مال میں کشائش عطا فرمائے احمدی کو مالی قربانی میں آگے بڑھنا چاہئے تاکہ معلوم ہو کہ ہم اپنے دعویٰ بیعت میں کسقدر سچے ہیں۔

فرمایا ہر احمدی کو شرح کے مطابق چندہ دینا چاہئے جب یہ رعایت دی ہوئی ہے کہ جو اپنی مجبوری سے شرح کے مطابق چندہ نہیں دے سکتے وہ شرح کم کرالیں تو بجائے غلط بیانی کرنے کے اس اجازت سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔ فرمایا ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جس خدا نے اپنے فضل سے حالات بہتر کئے ہیں وہ ہر وقت یہ طاقت بھی رکھتا ہے کہ ایسے لوگوں کو جو غلط بیانیوں سے کام لیتے ہیں کسی مشکل میں مبتلا کردے پس خدا سے ہمیشہ معاملہ صاف رکھنا چاہئے مالی قربانی تو تربیت کا اور نفس کو پاک کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اگر آپ اصل آمد کو چھپائیں گے تو نہ صحیح تربیت ہوگی اور نہ نفس پاک ہوگا ایسی مالی قربانی تو عدم تربیت کا باعث بن جاتی ہے اس سے تو بہتر ہے کہ ایسے لوگ مکمل طور پر چندے سے رخصت حاصل کرلیں اور غلط آمد لکھوا کر گناہ کے مرتکب ہونے سے بچ جائیں۔ پس اللہ ہر احمدی کو اس سے بچائے اور ہم مالی قربانی دل کی خوشی سے کرنے والے ہوں۔ اللہ فرماتا ہے کہ مالی قربانی کر کے تم لوگ مجھ پر کوئی احسان نہیں کرتے ہو، میں تو اس کو کئی گنا بڑھا چڑھا کر دیتا ہوں اللہ فرماتا ہے میں تمہارے مالوں کو سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ بڑھاتا ہوں۔

حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مال جائز ذریعہ سے کماؤ کیونکہ جائز ذریعہ سے کمائے گئے مال میں سے چندہ دینے سے ہی اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماتا ہے۔

فرمایا مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مالی قربانیوں کا جہاد بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ اسلام کے دفاع میں لٹریچر شائع ہوسکتا ہے نہ تراجم قرآن چھپ سکتے ہیں نہ مشن کھولے جاسکتے ہیں نہ مساجد تعمیر ہوسکتی ہیں۔ نہ اسکولوں کے ذریعہ تعلیم دی جاسکتی ہے نہ ہسپتال کھولے جاسکتے ہیں۔ پس جب تک دنیا کے تمام کناروں تک اسلام کا پیغام نہیں پہنچ جاتا اور جب تک غریب کی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں اس وقت تک یہ مالی جہاد جاری رہے گا۔

آج جبکہ اسلام کے خلاف ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دلائل قاطعہ کے ذریعہ کھڑا کیا ہے۔ پس ان دلائل کو پہنچانے کیلئے ہمیں مالی قربانیوں کی شدید ضرورت ہے اگر نہیں کریں گے تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالیں گے۔

خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مالی قربانی کی اہمیت و افادیت کے تعلق سے احادیث نبوی پیش فرمائیں اور اس تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات کو بھی پیش فرمایا۔ حضور نے جرمنی کے ایک نوجوان کے لئے دُعا کی درخواست کی جنہوں نے اپنی شادی کیلئے جمع کی ہوئی پونجی میں سے ایک بڑی رقم جرمنی میں یکصد مساجد کی تعمیر کے منصوبہ میں خرچ کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ نو مبائعین کو مالی نظام میں ضرور شامل کریں جب نو مبائعین مالی نظام میں شامل ہو جائیں گے تو جماعتوں کے یہ شکوے دور ہو جائیں گے کہ رابطے نہیں ہو رہے۔

حضور انور نے ربوہ میں تعمیر ہونے والے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے ڈاکٹروں کیلئے دُعا کی تحریک کی فرمایا امریکہ کے احمدی ڈاکٹروں نے اس خرچ کی بہت بڑی ذمہ داری اپنے ہاتھ میں لی ہے اور انہوں نے اس کیلئے کافی رقم جمع بھی کرلی ہے اور وعدے بھی لئے ہیں فرمایا میں نے ان کو یہ اجازت اس شرط پر دی ہے کہ لازمی چندہ جات متاثر نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب مالی قربانی کرنے والوں کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے آمین۔ آخر پر فرمایا چند ہفتوں کیلئے بیرونی ممالک آسٹریلیا وغیرہ کے دورہ پر جا رہا ہوں دورہ کی کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعا کرتے رہیں۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Thursday 30 March 6 April Issue No.13-14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی دورۂ بھارت کی مختصر جھلکیاں

ہوشیار پور کا سفر، سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی کی طرف سے استقبالیہ میں شرکت اور خطاب،

ممبران صدر انجمن احمدیہ، مجلس تحریک جدید اور وقف جدید کی مشترکہ میٹنگ، فضل عمر پریس کا معائنہ،

بیوت الحمد کالونی، اور حلقہ مسجد مبارک کے گھروں کا وزٹ، بہشتی مقبرہ میں دعا، فیملی وانفرادی ملاقاتیں،

1947ء کے بعد قادیان کی سرزمین میں حضرت خلیفۃ المسیح کی معیت میں پہلی عید سعید۔ خطبہ عیدالاضحیہ MTA کے ذریعہ تمام عالم میں براہ راست نشر ہوا۔

(قادیان دارالامان میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

8رجنوری 2006ء بروز اتوار:

صبح چھ بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "مسجد اقصیٰ" تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔ صبح حضور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی وانفرادی ملاقاتیں

اس کے بعد دس بجے صبح فیملی وانفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج کی ملاقات میں بھوٹان اور پاکستان کے علاوہ انڈیا کی 28 جماعتوں Kaimbtore، Zeera، Kodali، Kodiathor، ہریانہ، پونچھ، Pankal، گیا، Koryl، کلکتہ، جموں، راجستھان، آسنور، Kathpura، Balarshah، Thraj، Jharkhand، ہماچل، Khudra، کیرنگ، Gagran، Kalaban، سرہند، Maki، چاند پور، Shulapur، راجوری اور قادیان کی 23 فیملیز کے 238 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا گیارہ بجے تک جاری رہا۔

ہوشیار پور کا سفر

آج پروگرام کے مطابق ہوشیار پور (Hoshiarpur) کے لئے روانگی تھی۔ دوپہر بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان سے ہوشیار پور کے لئے روانہ ہوئے۔

ہوشیار پور پنجاب کا ایک مشہور شہر ہے۔ اس شہر کو یہ فخر واعزاز حاصل ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ایک مکان میں چالیس روز عبادت کی۔ اس کے بعد آپ نے اسی شہر میں پیشگوئی مصلح موعود پر مشتمل مشہور اشتہار 20رفروری 1886ء شائع فرمایا۔

قادیان سے ہوشیار پور کا فاصلہ 70 کلومیٹر ہے۔ راستہ میں دریائے بیاس آتا ہے جسے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 22رجنوری 1886ء کو ہوشیار پور تشریف لے جاتے ہوئے بذریعہ کشتی عبور کیا تھا۔ اب اس پر پختہ پُل تعمیر ہو چکا ہے جس کی وجہ سے قادیان سے ہوشیار پور ڈیڑھ گھنٹہ میں پہنچا جاسکتا ہے۔

جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام چلّہ کشی کے لئے ہوشیار پور تشریف لے گئے تو آپؑ کے ساتھ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ، حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ اور میاں فتح خان صاحبؓ بھی تھے۔

شیخ مہر علی رئیس ہوشیار پور نے اپنا ایک مکان جو طویلہ کے نام سے مشہور تھا خالی کروا دیا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مکان کے ایک کمرہ میں چالیس دن دعائیں کیں۔ چلّہ کے بعد حضورؑ بیس دن مزید ہوشیار پور میں رہے۔ جب دو ماہ کی مدت پوری ہوئی تو حضور اسی راستہ سے واپس قادیان تشریف لائے جس راستہ سے گئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان سے روانہ ہو کر ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد ڈیڑھ بجے ہوشیار پور پہنچے۔ P.W.D.Rest House میں "سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی" کے صدر Anurag Sood صاحب نے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے ضلع ہوشیار پور کے ڈی سی، اے ایس پی اور ڈی ایس پی اور بعض دوسرے احباب بھی موجود تھے۔ قادیان سے لے کر ہوشیار پور تک کے سفر تک حضور انور کو مکمل پولیس سیکورٹی مہیا کی گئی اور پولیس کی گاڑیاں ساتھ رہیں۔ شہر کے اندر بھی مختلف راستوں پر جاتے ہوئے حضور انور کو پولیس سیکورٹی مہیا کی گئی۔ اور راستوں میں مختلف مقامات پر بھی پولیس تعینات کی گئی تھی۔

ضلع ہوشیار پور کے اس سرکاری ریسٹ ہاؤس میں استقبال کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تاریخی مکان کے لئے روانہ ہوئے جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چلّہ کشی کی تھی اور چالیس روز مسلسل دعاؤں میں گزارے تھے۔ ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس مکان پر پہنچے۔ جہاں جماعتی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مکان کے بالائی حصہ میں اس کمرہ میں تشریف لے گئے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قیام فرمایا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا۔ صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب مع اہلیہ محترمہ ھبۃ الرؤف صاحبہ، مکرم فاتح احمد خان صاحب ڈاہری مع اہلیہ امتہ الوارث فرح صاحبہ و بچے، عزیزم منصور احمد و عزیزہ بشریٰ، قادیان سے صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان، ڈاکٹر ابراہیم منیب صاحب مع اہلیہ امتہ الرؤف صاحبہ اور ان کے بچے عزیزہ ھبۃ الاعلیٰ، عزیزہ حفصہ اور عزیزم قاصد اور عزیزم حاشر، مکرم محمد احمد ناصر صاحب مع اہلیہ فرحت صاحبہ و بیٹا بھی اس کمرہ میں تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قافلہ کے ممبران کو بھی بالائی منزل پر طلب فرمایا۔ کینیا اور تنزانیہ سے آنے والے مبلغین بھی اس موقع پر مکان کے بالائی حصہ میں پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کمرہ میں کھڑے ہو کر بڑی لمبی پُرسوز دعا کروائی۔ اس کمرہ کے دو دروازے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قافلہ کے ممبران کو فرمایا کہ ایک دروازہ سے داخل ہو کر دوسرے دروازہ سے باہر نکلتے جائیں اور اس کمرہ کو دیکھ لیں۔

قافلہ کے ممبران نے اس کمرہ کے باہر حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی حاصل کی۔ الحمدللہ۔

دوپہر کا کھانا حضور انور نے یہیں تناول فرمایا۔ تین بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس گھر سے باہر تشریف لائے اور نچلی منزل میں وہ حصہ دیکھا جہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ آنے والے صحابہ کرام حضرت عبداللہ سنوری صاحبؓ، حضرت شیخ حامد علی صاحبؓ اور میاں فتح خان صاحبؓ ٹھہرے تھے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہدایت دی ہوئی تھی کہ کوئی اوپر بالا خانہ میں میرے پاس نہ آوے۔ میرا کھانا اوپر پہنچا دیا جاوے مگر اس کا انتظار نہ کیا جاوے کہ مَیں کھالوں۔ خالی برتن پھر دوسرے وقت لے جایا کریں۔ نماز میں اوپر الگ پڑھوں گا۔ تم نیچے پڑھ لیا کرو۔ جمعہ کے بارہ میں حضور نے فرمایا: کوئی ویران سی مسجد تلاش کریں جو شہر کے ایک طرف ہو جہاں ہم علیحدگی میں نماز ادا کر سکیں۔ چنانچہ شہر کے باہر ایک باغ تھا اس میں ایک مسجد تھی وہاں جمعہ کے دن حضور تشریف لے جایا کرتے تھے اور نماز پڑھاتے تھے اور خطبہ بھی خود ارشاد فرماتے تھے۔

اس مکان سے باہر وہ جگہ ہے جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے سفر ہوشیار پور کے دوران 20رفروری 1944ء کو جلسہ سے خطاب فرمایا تھا۔ یہ ایک کھلی جگہ ہے جو "پرانی دانہ منڈی" یا "کنک منڈی" کے نام سے مشہور ہے۔ پہلے یہ ایک کھلا میدان ہوا کرتا تھا۔ اب اردگرد دوکانیں اور مکان بن گئے ہیں اور درمیان میں کچھ کھلی جگہ رہ گئی ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی تقریر میں اس "مکان" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس مکان میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو جس مصلح موعود کے آنے کی خبر دی گئی تھی اس پیشگوئی کے مطابق مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اس جگہ کو بھی دیکھا جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جلسہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تھا۔

اس کے بعد حضور انور ریسٹ ہاؤس واپس تشریف لے گئے جہاں کھلے لان میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

"سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی" کی طرف سے استقبالیہ

سوا چار بجے پروگرام کے مطابق حضور انور "سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی" کے صدر انوراگ سُود کے گھر تشریف لے گئے جہاں شہر کے معززین نے حضور انور کا استقبال کیا اور حضور انور کو پھولوں کے ہار پہنائے۔

انوراگ سُود صاحب نے حضور انور کے اعزاز میں اپنے گھر کے کھلے لان میں شامیانے لگا کر اور سٹیج وغیرہ تیار کرکے ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے معززین شامل ہوئے۔

پروگرام کے شروع میں "سرودھرم سدبھاؤ کمیٹی" کے صدر انوراگ سُود صاحب نے حضور انور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں انہوں نے حضور انور کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہم آپ کے شکرگزار ہیں کہ آج

باقی صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں